3:37 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabi
البدیع

البدیع

(محسناتِ شعری کا انتقادی جائزہ)

سیّد عابد علی عابد

★

مجلسِ ترقیِ ادب
کلب روڈ۔ لاہور

1
377

3:37 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
البدیع سید عابد علی عابد

البدیع

(محسناتِ شعری کا انتقادی جائزہ)

سیّد عابد علی عابد

مجلسِ ترقیِ ادب
کلب روڈ۔ لاہور

جملہ حقوق محفوظ

طبع اول : مارچ ۱۹۸۵ء
تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : احمد ندیم قاسمی
ناظم مجلسِ ترقی ادب ، لاہور

طابع : ایس - ایم - اظہر رضوی

مطبع : اظہر سنز پرنٹرز ، ۱۰۸ - لٹن روڈ ، لاہور

قیمت : ۔ روپے

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
البدیع سید عابد علی عابد

فہرست

عنوان	صفحہ
باب اول :	
معانی ، بیان اور بدیع کا باہمی رشتہ	
اظہار اور ابلاغ	۱
معانی کی تعریفات	۱۳
مترادفات	۲۳
بیان	۳۳
بدیع	۳۸
بدیع کا منصب	۴۵
خلاصۂ کلام ...	۶۸
باب دوم :	
علم بدیع کی تدوین کی تاریخ	
(فارسی زبان میں)	
اعجاز خسروی	۷۳
عاشق صادق	۷۳
حسن	۷۴
شرف الدین حسن بن محمد رامی تبریزی	۷۵

(د)

عنوان	صفحہ
تاج الحلاوی	۷۶
حدائق البلاغت	۷۶
کنز البلاغت	۷۸
مصباح القواعد	۷۹
نسیم البلاغت	۷۹
جدید فارسی تصانیف	
(الف) ہنجار گفتار ...	۸۰
(ب) شعر و ادب فارسی	۸۱
(ج) دبیر عجم	۸۱
اہم اردو تصانیف	
(الف) بحر الفصاحت	۸۲
تسہیل البلاغت	۸۸
آئینۂ بلاغت	۸۹
معیار البلاغت	۹۰
کیفیہ	۹۰
منشورات	۹۰
مرأۃ الشعر	۹۲
فکر بلیغ	۹۲
معالمِ سخن	۹۳
محاسنِ سخن	۹۳

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

(ہ)

عنوان		صفحہ
پاری شاعری	...	۹۵
اردو پر فارسی کے اثر کا اجمالی جائزہ	...	۹۶
غزل کی ترقی	...	۹۸
واقعہ گوئی یا معاملہ بندی	...	۹۸
خیال بندی اور مضمون آفرینی	...	۱۰۷
اردو اور فارسی صنعتوں کے اشتراک کی توجیہ	...	۱۰۹
باب سوم :		
صنائع و بدائع لفظی و معنوی		
تمہیدی گزارشات	...	۱۱۰
تکرارِ الفاظ (قبیح)	...	۱۲۵
تکرارِ الفاظ (حسن)	...	۱۲۶
توالیِ اضافت	...	۱۲۷
مخالفتِ قیاسِ لغوی	...	۱۲۸
بلاغت	...	۱۲۹
صنعتوں کے ذکر کی ترتیب	...	۱۳۲
راقم السطور کا موقف	...	۱۳۸
مراعات النظیر	...	۱۵۳
تضاد یا طباق	...	۱۵۷
صنعت مراعات النظیر اور تضاد کے استعمال کی کثرت	...	۱۶۰
متقدمین	...	۱۶۱

(د)

عنوان		صفحہ
متوسطین	...	۱۶۵
متاخرین	...	۱۶۸
صدقِ محاورہ ، صفائی زبان و سادگی بیان	...	۲۰۷
ترجمۂ محاورۂ فارسی	...	۲۰۹
شوخیٔ کلام و رندیٔ مضمون	...	۲۱۱
عصرِ حاضر	...	۲۱۷
صنعتِ ایہام تناسب	...	۲۲۳
صنعتِ ایہام (توریہ)	...	۲۳۰
صنعتِ اطراد	...	۲۳۵
صنعتِ ارصاد	...	۲۳۵
صنعتِ تاکید المدح بما یشبہ الذم	...	۲۳۵
صنعتِ تاکید الذم بما یشبہ المدح	...	۲۳۶
صنعتِ تجرید	...	۲۳۶
صنعتِ مقابلہ	...	۲۳۸
صنعتِ محتمل الضدین یا صنعتِ توجیہ	...	۲۳۸
صنعتِ ہجوِ ملیح	...	۲۳۹
تجاہلِ عارف یا عارفانہ	...	۲۴۷
صنعتِ لف و نشر	...	۲۴۸
صنعتِ جمع		۲۵۲
صنعتِ تفریق	...	۲۵۵
صنعتِ تقسیم	...	۲۵۶
صنعتِ جمع و تفریق	...	۲۵۷

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
البدیع
سید عابد علی عابد

(ز)

عنوان			صفحہ
حسنِ تعلیل	...	...	۲۵۸
صنعتِ عکس	...	...	۲۶۱
صنعتِ القول بالموجب	...		۲۶۱
صنعتِ احتجاج بالدلیل	...		۲۶۹
صنعتِ ادماج	...	...	۲۶۹
صنعتِ مبالغہ	...	...	۲۶۹
اغراق	...	...	۲۷۲
غلو	...		۲۷۳
تبلیغ	...	...	۲۷۳
صنعتِ تدبیج یا تمایح	...	...	۲۷۸
صنائع لفظی	...	...	۲۹۳
صنعتِ تجنیس	...	...	۲۹۳
صنعتِ شبہ اشتقاق	...	...	۲۹۶
صنعتِ اشتقاق	...	...	۲۹۶
صنعتِ سیالۃ الاعداد	...	...	۲۹۷
صنعتِ سمط	...	...	۲۹۸
صنعتِ توشیح	...	...	۲۹۸
صنعتِ شجر	...	...	۲۹۹
صنعتِ ترصیع	...	...	۲۹۹
صنعتِ محذوف	...	...	۳۰۰
صنعتِ ذو قافیتین اور ذو القوافی	...	...	۳۰۱
صنعتِ ذو قافیتین مع الحاجب	—	...	۳۰۱

(ح)

عنوان			صفحہ
صنعتِ لزوم مالایلزم	...	...	۳۰۱
صنعتِ مہملہ	...	...	۳۰۲
صنعتِ منقوط	...	...	۳۰۲
صنعتِ معما	...	...	۳۰۲
صنعتِ تاریخ	...	...	۳۰۳
تفویف	...	...	۳۰۴
گداز	...	...	۳۰۸
زور کلام اور جوشِ بیان	...	...	۳۱۲
بدلہ سنجی ، ظرافت ، خوش طبعی ، نکتہ طرازی	...	...	۳۱۳
تصویریت	...	...	۳۲۰
تجسیم	...	...	۳۳۳
خیال افروزی	...	—	۳۳۴
انداز کی صفات جمالی	—	...	۳۵۲
ساقی نامہ	...	...	۳۶۳
نغمہ	...	...	۳۶۵

★ ★ ★

Saving screenshot...

سید عابد علی عابد | ریختہ

https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur

rekhta BOOKS | سید عابد علی البدیع
عابد

معانی ، بیان اور بدیع کا باہمی رشتہ

اظہار اور ابلاغ :

علوم شعریہ کے مطالعے کے سلسلے میں جو بات قاری کو سب سے زیادہ پریشان کرتی ہے ، وہ یہ ہے کہ اسالذۂ متقدمین کے ہاں معانی ، بیان اور بدیع سے یوں بحث کی گئی ہے گویا ان کا دائرۂ کار بالکل علیحدہ علیحدہ ہے ۔ اس کے علاوہ بہ امتداد زمان ہم خود بھی معانی ، بیان اور بدیع اور علوم شعریہ کی دوسری شاخوں کی اصطلاحات سے بیگانہ ہوتے چلے گئے ہیں ۔ اس پر یہ اضافہ کر لیجیے کہ آج کل جو شخص علوم شعریہ کی مختلف شاخوں سے بحث کرنا چاہتا ہے ، اسے مغرب کے نظریات کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا پڑتا ہے ۔

اسالذۂ متقدمین اور حال کی تحقیقات کے درمیان جو بُعد بہ ظاہر نظر آتا ہے ، غور کرنے سے کم ہو جاتا ہے ، اور مشرق و مغرب کے اصول انتقاد میں کسی حد تک تطبیق ممکن ہی نہیں ، بہت سی چیز ہو جاتی ہے[1] ۔ عصر حاضر کے کچھ بزرگ ایسے بھی ہیں جو اگرچہ مغرب کی موشگافیوں سے شخصاً آگاہ نہیں لیکن انھوں نے مسایل شعریہ مثلاً تخلیق و تخیل کے مباحث میں ایسی باتیں کہی ہیں جو بہت حد تک مغرب کے نکتہ طرازوں کے بیانات سے مشابہ ہیں[2] ۔ ان میں مولانا عبدالرحمٰن کا مقام بلند ہے اور ان کی تالیف "مرأت الشعر" کا مطالعہ ادبیات کے ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے ۔

حال ہی میں عصر حاضر کے محققوں اور نقادوں میں پروفیسر ایم ۔ ایم ۔ شریف (مرحوم) اور ڈاکٹر ہادی حسین صاحب نے علی الترتیب "بیانیات کے نئے نظریے" اور "شاعری اور تخیل" میں مشرق و مغرب کے ذخار علم سے استفادہ کیا ہے ۔ اور بدکلہاب کوشش کی ہے کہ اپنی اصطلاحات کے معانی متعین کر دیں اور پھر جب تک متن اس کے خلاف شہادت نہ دے ، ایک لفظ کو جو اصطلاحی معانی میں لوٹا جا چکا ہے ، اس کے معانی سے نہ ہٹائیں ۔

"بدیع" میں اور دوسرے علوم شعریہ سے اس کا رشتہ متعین کرنے سے پہلے کلمات کا اصطلاحی مفہوم متعین کرنے کی ضرورت ہے کہ ان کے غلط یا غیر علمی استعمال سے خلط مبحث ہوتا ہے اور سر رشتۂ کلام یوں گم ہوتا ہے کہ پھر ہاتھ نہیں آتا ۔

بادی النظر میں اظہار و ابلاغ میں فرق نہیں کیا جاتا ، لیکن یہ فرق قائم ہے اور اس کا تذکرہ اس لیے زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے کہ علوم شعریہ کی مختلف شاخوں کی جو تعریفیں کی گئی ہیں ، ان میں یہ کلمات بہت نزاع کا سبب بن سکتے ہیں ۔ عمل تخلیق کے سلسلے میں اور آرٹ کی نوعیت کے بارے میں کروچے نے جو کچھ لکھا ہے ، اس پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہمارے علوم شعریہ بیشتر ابلاغ کی نوعیت سے اور اس دوسرے مسئلے سے بحث کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں تخلیق صناع کو کن مرحلوں سے گذرنا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے ۔ (یہ بات آگے آتی ہے کہ علوم شعریہ کا منصب اس کے سوا کچھ ہے بھی نہیں) ۔

آرٹ یا فن کے متعلق کروچے کے مندرجات کی تلخیص یہ ہے کہ "حسن در حقیقت اظہار کا نام ہے (اب یہ کام ملحوظ خاطر

---

۱ ۔ دیکھیے "انتقاد" مشرق اور مغرب کے بیانوں کی تطبیق کے مباحث ۔
۲ ۔ دیکھیے مرأت الشعر ۔

Saving screenshot...

ہے) ۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ حسن ایسی صفت ہے جو اس قسم کی اشیا میں پائی جاتی ہے جیسے کوہ سار، تصاویر، مجسمے، نظمیں اور گت وغیرہ، لیکن یہ خیال غلط ہے ۔ حسن اس تاثر کے تجربات ذہنی کی ایک صفت ہے جو مندرجہ بالا اشیاء کو خوبصورت قرار دیتا ہے ۔ یہ صفت بنیادی طور پر اظہار کی ذہنی لعالیت ہے ۔"[1]

اس اجمال کی توضیح مقالہ نگار (یعنی پروفیسر ایم ۔ ایچ ۔ شریف) نے کروچے ہی کے لیالات ملحوظ خاطر رکھ کر کی ہے ۔ لیکن دیکھنا چاہیے کہ مشرق کی اس پرانی بحث سے کہ حسن لفظ میں ہوتا ہے، معانی میں اس کا کیا تعلق ہے اور علوم شعریہ اس سوال سے کس طرح تعرض کرتے ہیں ۔ مشرق کے نقاد تو اس معاملے میں اختلاف رائے رکھتے ہیں ۔ بعض کا عقیدہ یہ ہے کہ شعر کی عظمت، جو حسن کے بغیر نا ممکن ہے، الفاظ سے وابستہ ہے اور بعض کا خیال ہے کہ معانی کو بہرحال الفاظ پر تفوق حاصل ہے ۔ مولانا عبدالرحمٰن[2] نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ "الفاظ معانی کے اجسام ہیں — کہتے ہیں کہ معانی کلام کی روح ہے ۔ روح خدا جانے کتنی لطیف ہوگی . . . . عالم ملکوت ارواح مجرد، کا مسکن ہے، مگر یہ دوسرے عالم کی باتیں ہیں ۔ اس عالم میں ہم نے روح مجرد نہیں دیکھی ۔ جب کوئی ذی روح دیکھا ہے، مجسم دیکھا ہے اور روح کو ہمیشہ تصرف سے پہچانا ہے . . . ."

قاآنی کہتا ہے :

از فرق تا قدم ہمہ جان مجسّم
وز پائے تا بسر ہمہ روح مصوّرا

---

۱ ۔ جمالیات، ص ۲۰ ۔

۲ ۔ مرآت الشعر، ص ۱۰ تا ۱۲۵ ۔ اقتباسات اور تلخیص ۔

کہنے کو جان اور روح کہا مگر مجسم و مصور کہنا پڑا . . .

اس لیے معانی سے پہلے الفاظ کی بحث ناگزیر ہے ۔ سنا ہوگا کہ عاشقان معانی، حسن الفاظ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھتے اور حسن الفاظ کے دادادہ معانی کو نظر انداز کر جاتے ہیں، مگر یہ دونوں باتیں افراط و تفریط کی ہیں، ورنہ معانی بغیر الفاظ کے کہاں ۔ اور الفاظ کی ترکیب و تالیف میں اگر معانی کی روح نہیں تو وہ کس کام کے ۔ منصوبہ بالذات کلام کا معانی ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں ۔ بعض اوقات لفظ سلیس بھی ہوتا ہے اور مانوس بھی لیکن ترکیب میں ناہموار ہو جاتا ہے . . . . عرب کے نزدیک از روئے صناعت شعر کی دو قسمیں ہیں : مطبوع و مصنوع ۔ مطبوع وہ کلام کہلاتا ہے جو شاعر نے بے ساختہ اور برجستہ کہا ہو جسے ہم اپنی زبان میں "آمد" سے تعبیر کر سکتے ہیں ۔ اور مصنوع وہ کلام ہے جو شاعر نے غور و فکر کرکے ۔ لفظ لفظ پر نظر ڈالے کہ کہیں کوئی سقم تو نہیں رہ گیا ۔ جو کہنا تھا صحیح صحیح ادا ہو گیا (یہ الفاظ بہ طور خاص ملحوظ خاطر رہیں) . . . ابن رشیق نے باب اللفظ و المعنی میں لکھا ہے : بعض لوگ الفاظ کو معنی پر ترجیح دیتے ہیں ۔ وہ کئی گروہوں میں منقسم ہیں ۔ ایک جماعت عرب (جاہلیت) کے انداز پر شکوہ الفاظ بلا تکلف کی طرف مائل ہے، جیسے کسی کا قول ہے "جب ہم کو مضری[3] طیش آتا ہے تو پردۂ آفتاب پھاڑ ڈالتے ہیں، یہاں تک کہ خون برسنے لگے . . . ." دوسرا گروہ بقول ابن رشیق کے وہ ہے جو معانی

---

۱ ۔ آگے چل کر جیسا کہ میں بیان کروں گا، مرآت الشعر میں مصنف خود اپنے قول کی معناً تکذیب کریں گے ۔

۲ ۔ قبیلۂ مضر سے منسوب ۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

کو الفاظ پر ترجیح دیتا ہے ۔ اس زمرے میں متنبی اور ابن الرومی کا نام لیا گیا ہے ۔ اور متنبی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ زبان پر شاہانہ حکومت رکھتا تھا ۔ اس شاہانہ حکومت سے غالباً اس زمانے کی استبدادی حکومت مراد ہوگی ۔ الفاظ و تراکیب پر انھوں نے جو رسم ڈھایا ، کسی کی کیا مجال کہ دم مار سکے ۔ اگر عاشقانِ معانی کو یہی بات پسند ہے تو ان کو مبارک ہو ۔ یہ اس کے قائل نہیں . . . .

ابن رشیق ترجیح الفاظ و معانی کے باب میں مذکورہ بالا مختلف رائے بیان کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ آخر کی رائے یہ ہے کہ شاعری میں الفاظ و صناعت الفاظ کو معانی پر ترجیح ہے ۔ دلیل یہ کہ معانی کے لحاظ سے عالم و عامی سب برابر ہیں ۔ خیال سب کے پاس موجود ہوتے ہیں ۔ جو چیز کسی کو شعریت کا جامہ پہناتی ہے وہ الفاظ کی جودت ، بیان کی جلاست و متانت ، ترکیب و تالیف کی خوبی ہے ، اور یہ تمام باتیں تعلق رکھتی ہیں الفاظ اور صناعت لفظی سے . . . . . .

اگر شاعر معانی کو رقیق و متین ، شیرین و آبدار ، مانوس و معلوم الفاظ اور رواں و خوش نما تراکیب میں ادا نہیں کر سکتا تو معانی کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوتی . . . . اس دلیل کا ماحصل یہی ہے کہ شاعری میں معانی پر الفاظ کو ترجیح حاصل ہے ۔ میں کہتا ہوں (یعنی صاحب "مرآت الشعر" مولانا عبدالرحمٰن) کہ جب معانی عام ہیں یا خیال موجود تو شاعری غیر از صناعت لفظی نہیں ۔ بے شک یہ مسلم ہے کہ مقصود کلام ہونے کے لحاظ سے معانی مقدم ہوتے ہیں لیکن معانی کو ہر شخص اپنے کلام کے ذریعے ادا کرتا ہے ۔ اس میں کسی کی خصوصیت نہیں ۔ مگر شاعر ان کے طریقہ ادا کو کمال صناعت کے درجے تک پہنچاتا ہے اور جب یہ صنعت تمام تر لفظی ہے تو شاعری میں الفاظ کو معانی پر ترجیح ہونی ہی چاہیے ۔ دیکھ لیے اشعار میں معنی کی صناعی نہ پاؤ گے مگر دیکھو گے کہ

حسنِ الفاظ اور حسنِ ادا نے ان کو کس قدر دلکش اور دلفریب بنا دیا ہے :

پھر وضعِ احتیاط سے رکنے لگا ہے دم
برسوں ہوئے ہیں چاک گریباں کیے ہوئے

مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس
زلفِ سیاہ رخ پہ پریشاں کیے ہوئے

پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑے رہیں
سر زیرِ بارِ منتِ درباں کیے ہوئے

جی چاہتا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے

غالبؔ ہمیں نہ چھیڑ نہ پھر جوشِ اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کیے ہوئے

بعینہٖ یہی مسلک ابن خلدون کا ہے ۔ وہ لکھتا ہے کہ "ادائے معنی کے لئے لہجے انداز نکالنا اور ایک بات کو کئی کئی طرح سے ادا کرنا شاعرانہ کمال ہے ۔ گویا معانی پانی ہیں اور الفاظ کی ترکیب یہ منزلۂ کلاس ۔ کلاسوں میں کوئی سیب ہے کوئی ، طلائی کوئی خزف کا ہے کوئی صدف کا ، کوئی پتھر کا ہے کوئی کانچ کا ۔ پانی ، ی معانی بہرحال وہی ایک ہیں . . . کلاسوں کی رنگارنگی ایک لطف مزید دے جاتی ہے ۔" ابن خلدون کے اس بیان پر (عبدالرحمٰن کا کہنا ہے) مغاربۂ مستشرقین بلکہ بعض واجب الاحترام مشارقہ نے بھی اعتراض اور سخت اعتراض کیا ہے ۔ میں کہتا ہوں دنیا کا وہ کون سا شاعر ہے جس کو ایک خیال کا مکرر بلکہ بارہا اعادہ نہ کرنا پڑا ہو ، یا اور شاعروں کے باندھے ہوئے مضمون کو خود باندھنے کی ضرورت نہ پیش آئی ہو . . . جب اعادہ ناگزیر ہے تو کیا اعادۂ خیال کے وقت

Saving screenshot...

سید عابد علی عابد | ریختہ

https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur

rekhta BOOKS | سید عابد علی البدیع
عابد

ذہن پر ہوا ہوا انداز بیان کام میں لاتا اور ذہنی پتہ یا پرانا آگلا ہوا نوالہ منہ میں رکھ لینا کوئی پاکیزہ مزاجی اور غالی پختی کی بات ہے . . . . ؟ شاعر وہ ہیں جو کہتے ہیں :

"اک پھول کا مضموں ہو تو سو طرح (رنگ) سے باندھوں"

اس اقتباس میں الیس کے مصرع میں طرح، کو بعد میں بے دماغی میں 'رنگ' لکھ دیا ہے کہ یہی لفظ اصل مرثیے میں استعمال ہوا ہے - یعنی :

کہتا ہے معنی تو لئے پھرتے ہے باندھوں
اک پھول کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں

میں نے حاشیے میں عرض کیا تھا کہ صاحب مرآت الشعر عمداً اپنے قول کی خود تکذیب کریں گے - آپ نے دیکھا وہ پہلے کہہ آئے ہیں کہ الفاظ و معانی میں رشتہ متعین کرنے کے سلسلے میں افراط و تفریط سے کام نہ لینا چاہیے - کسی کو دوسرے پر تقدم یا تفوق حاصل نہیں - لیکن اب لائے جہاں ٹوٹی ہے کہ لفظ کو معنی پر ہرحال تفوق اور برتری حاصل ہے اور معانی کو ثانوی اہمیت حاصل ہے - بات وہی درست تھی جو وہ پہلے کہہ آئے ہیں - الفاظ اور معانی دراصل نفسیاتی اور ہر ایک ہی حقیقت کے دو رخ ہیں - ایک ہی تصور کے دو پہلو ہیں - معانی کو الفاظ سے اس لیے جدا نہیں کیا جاسکتا کہ معانی کا تصور ذہن میں الفاظ کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے - معانی تجریدی یعنی ایسے معانی جن کے لیے ذہن نے ابھی الفاظ کا پیرہن نہ بنا ہو، محال ہیں - ذہن معانی مجردہ کو صرف پیراہن الفاظ کے ذریعے قبول کرتا ہے - دوسری کوئی صورت ہی نہیں ہے - اگر جہ پہلے جو پیراہن پہنایا جاتا ہے، فکر اور اندیشہ اس میں ترمیم کرتے رہتے ہیں اور ابلاغ کی تمام منزلیں طے کرنے کے بعد معنی مجردہ کا لفظی پیرہن، پہلے قالب سے بالکل مختلف ہو سکتا ہے - باقی رہی یہ

بات کہ فن کار اپنی یا دوسروں کی باتوں کا اعادہ کرتے رہتے ہیں تو اس کے متعلق اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ جب اعادے میں الفاظ بدلے جائیں گے تو معنی کی صورت بدل جائے گی - حقیقت ایک ہزار پہلو تراشے ہوئے ہیرے کی طرح ہے اور فن کار بات کا اعادہ نہیں کرتا بلکہ حقیقت کے کسی دوسرے پہلو کا اظہار کرتا ہے -

حسن، لفظ اور معنی کے ارتباط و اختلاط اور مطابقت تام کے ذریعے وجود میں آتا ہے اور اسی مطابقت کو، جو آرٹ یا فن کے سلسلے میں ابلاغ کہلاتی ہے، معانی کے پہلے تصور سے، جو اظہار ہے، جدا کرنا مقصود ہے - اب کروچے کے بیان کی طرف ذرا پھر توجہ فرمالیے - اس نے کہا ہے کہ حسن اظہار کا نام ہے اور یہ صفت بنیادی طور پر اظہار کی ذہنی فعالیت ہے - لفظ و معنی کے متعلق جو بحث ہوئی اسے ملحوظ خاطر رکھیے تو معلوم ہوگا کہ کروچے کے خیال میں کتنی گہری صداقت مخفی ہے — وہ کہتا ہے : اظہار کی فعالیت کیا ہے ؟ کیا اسے ایسا علم کہا جا سکتا ہے جو دلیل پر مبنی ہو ؟ نہیں - ایسا علم احکام اور تعقلات پر مشتمل ہوتا ہے - جمالیاتی اظہار بھی . . . . علم ہی کی ایک صورت ہے - یہ وہ علم ہے جو عقل استدلالی کی فعالیت سے مقدم ہوتا ہے - انسان کلیات کی تشکیل سے پہلے تخیلی تصورات تخلیق کرتا رہتا ہے - تفکر کی منزل سے پہلے ادراک کرتا ہے - زبان کی تنظیم سے پہلے گیت گاتا رہا ہے - . . . . ذہن کے دامن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو حواس کے دائرے میں نہ آ چکی ہو . . . . شعر ذہن کی ابتدائی فعالیت کا نام ہے جسے تعقل پر تقدم زمانی حاصل ہے اور جو تفکر اور استدلال سے بے نیاز ہے . . . . گویا کہ علم حسی کو بطور واقعہ یوں پیش کیا جاتا ہے کہ وہ فن کار کے تجربے سے گھل مل جاتا ہے اور اپنی ابتدائی وحدت کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے . . . . معنی و صورت یا مواد و ہیئت جمالیاتی تجربے میں اس طرح شیر و شکر ہوتے ہیں کہ ان کی

3:38 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS | سید عابد علی البدیع عابد

تسلیم ناممکن ہے . . . فن کار کا شہود الہامی یا اس کا تخلیقی وجدان (ایک ذہنی کیفیت کی حیثیت سے) بہ ذات خود ایک کامل فنی تخلیق ہوتا ہے . . . ہوئی نظم ، ہوئی مجسمہ یا گت فن کار کے متخیلہ میں صورت پذیر ہوتے ہی مکمل ہو جاتا ہے ۔ یہ فن کار کی ذاتی ملکیت ہے اور ہو سکتا ہے کہ اوروں کو اس کی ہوا بھی نہ لگے اور وہ اس کار کے ساتھ ہی دفن ہو جائے ۔ تخلیق کے محسوس عمل کو چار مدارج میں منشکل کیا جا سکتا ہے :

(الف) تاثرات ۔

(ب) اظہار یعنی متخیلہ میں وجدانی امتزاج یا ترکیب ۔

(ج) وہ لذت' جو فن کار کو اس امتزاج سے حاصل ہوتی ہے ۔

۔ عمل تخلیق میں فن کار کو دو طرح کی پریشانی لاحق ہوتی ہے : مثلاً شعری تجربات کے سلسلے میں فن کار یا شاعر پہلے تو یہ جاننا چاہتا ہے کہ اس پر کیا بیت گئی ۔ جو تجربہ اسے حاصل ہوا ، اس کی نوعیت اور ماہیت کیا ہے ۔ دوسری پریشانی یہ ہوتی ہے کہ حسی تجربات کو متخیلہ کی حدت سے صورت پذیر کیونکر کیا جائے ۔ یعنی جو کیفیت فن کار پر بیتی ہے اور جس کا 'اظہار' اب اس پر ہو چکا ہے ، اس کا ابلاغ قاری تک کس طرح ہو ۔ وہ اپنی واردات کو دوسروں تک کس طرح پہنچائے ۔ اس عمل تخلیق میں لذت الم آلود بھی ہو سکتی ہے کہ غم ہجر کے بیان سے صدمۂ ہجراں کم نہیں ہوتا ۔

خرے زدم کہ شاید ز نوا قرارم آید
نسیر شعلہ کم نگردد ز گستن شرارہ

میں کبھی غزل نہ کہتا مجھے کیا خبر نہیں ہمدم
کہ بیانِ غم سے ہوگا غمِ آرزو دوچنداں

(د) اس جمالیاتی حقیقت کی مادی صورت پذیری مثلاً آوازوں ، خطوں اور رنگوں وغیرہ کے امتزاج سے فن پارے کی تعمیر ۔ لیکن ان مدارج میں سے جس کی نوعیت اصل میں جمالیاتی ہے ، وہ 'ب' ہے 'ج' اور 'د' محض تتمہ ہیں . . . . . پس مجسمہ سازی اور نقاشی کے وہ نمونے جنہیں عرف عام میں فن پارے کہا جاتا ہے، صحیح معنوں میں فن پارے نہیں ۔ دراصل یہ چیزیں حقیقی فن پاروں کی خارجی ترجمہ ہیں (فن کار نے مجسمہ یا تصویر بنانا مکمل کر لی تھی اور متخیلہ کی مدد سے اسے صورت پذیر کرنے کا مرحلہ آن لگ تھا) ۔ یوں سمجھ لیجیے کہ فن کار نے جمالیاتی حقیقت کو مادی وسایل سے خارجی شکل دے دی ہے ۔ یہ فن کار کی عملی فعالیت کی ذرفرسائیاں ہیں ۔ فنکار نے اپنی کیفیات کی خارجی ترجمانی اس لیے کرنا چاہی ہے کہ انہیں اپنے حافظے میں محفوظ رکھ سکے اور اس لیے بھی کہ بعض عملی، اخلاقی یا اقتصادی مفاد کی خاطر اپنی کیفیات دوسروں تک منتقل کر سکے ۔ وہ اس طرح دوسروں تک جو کچھ منتقل کرتا ہے وہ اس کے حقیقی فن پاروں ، اس کے تصورات ، اس کے وجدان، اس کے حسی علم اور متخیلہ کے ذریعے اس کی شخصیت کے اظہار ، اس کی ذاتی ملکیت ، اس کے خزانے جو چاہے کہہ لیجیے،ان کا انتخاب ہوتا ہے . . . . الفاظ کے وہ مجموعے جنہیں ہم شعر . . . . کہتے ہیں . . . . ان سب کا منصب یہ ہے کہ ان کے وسیلے سے وجدانی کیفیات ذہن میں محفوظ رہیں اور ہم جب چاہیں انہیں پھر وجود میں لا سکیں ۔ لیکن یہ تمام چیزیں یاد کے لیے خارجی وسایل ہیں اور جمالیاتی فعالیت کے جوہر سے عاری ہوتی ہیں . . . . . یہ چیزیں یعنی کیفیاتِ ذہنی کی مادی صورتیں فن کار کے اظہارِ ذات کی

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سید عابد علی البدیع

عابد

Saving screenshot...

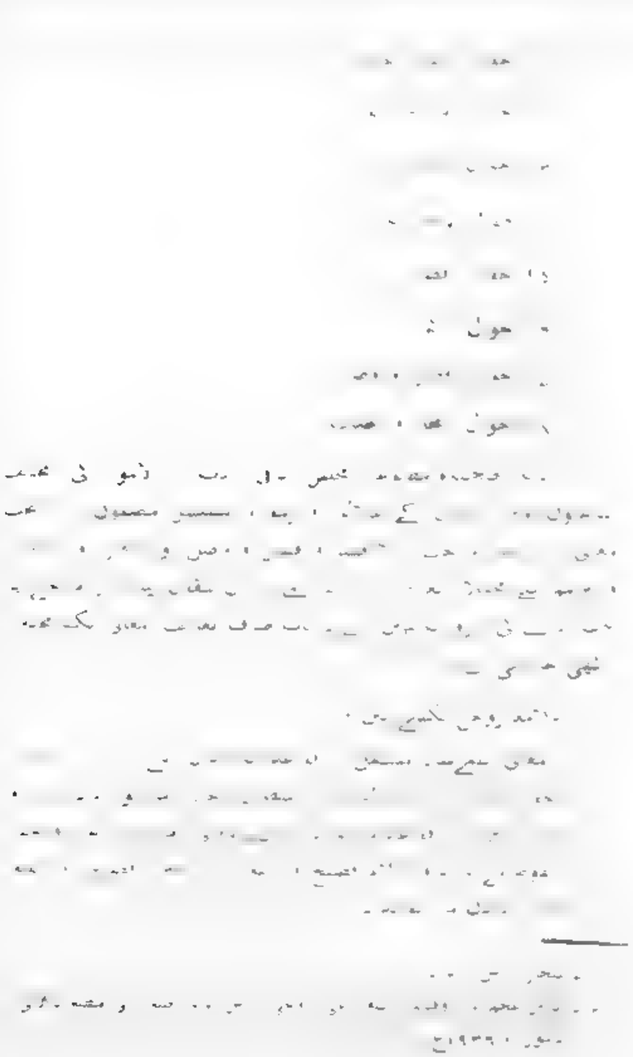

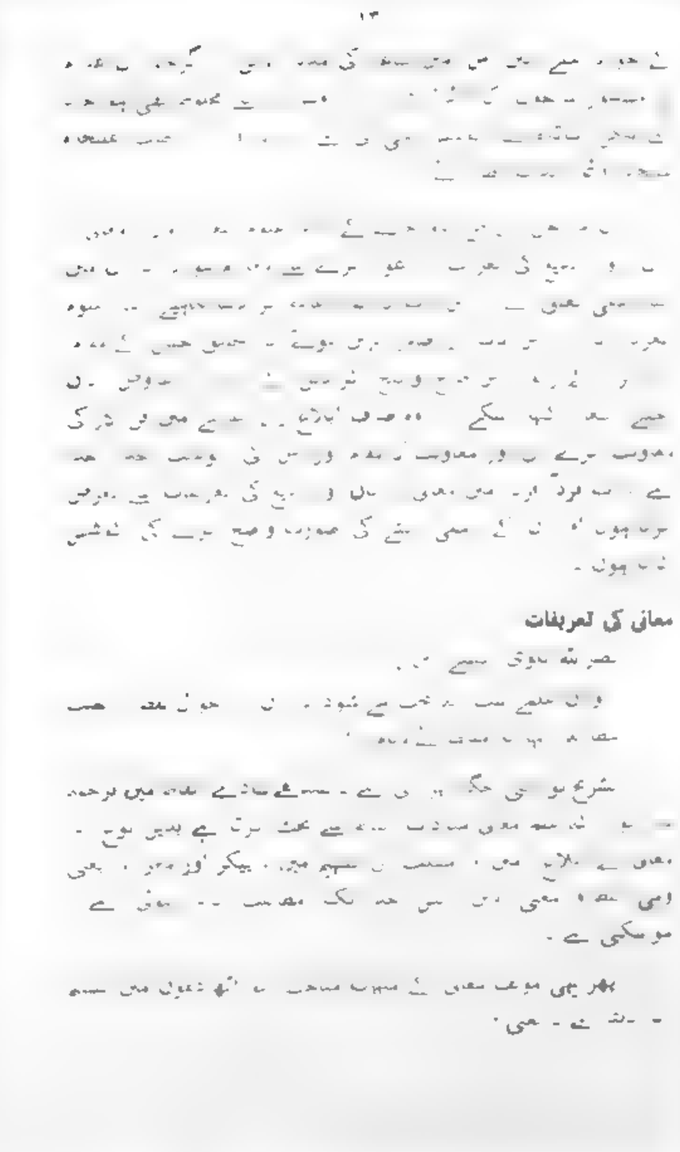

Saving screenshot...

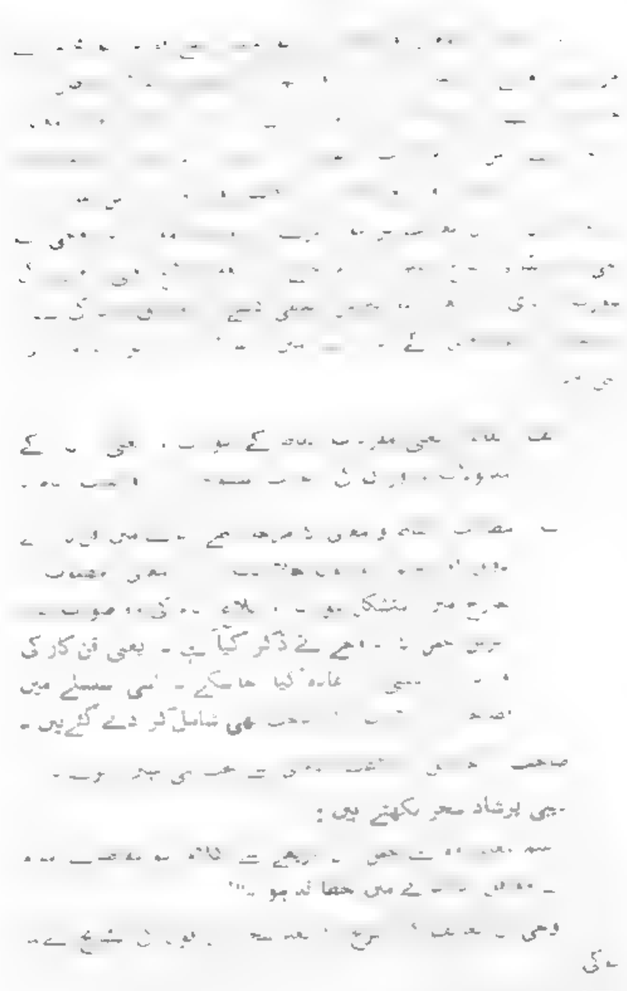

Saving screenshot...

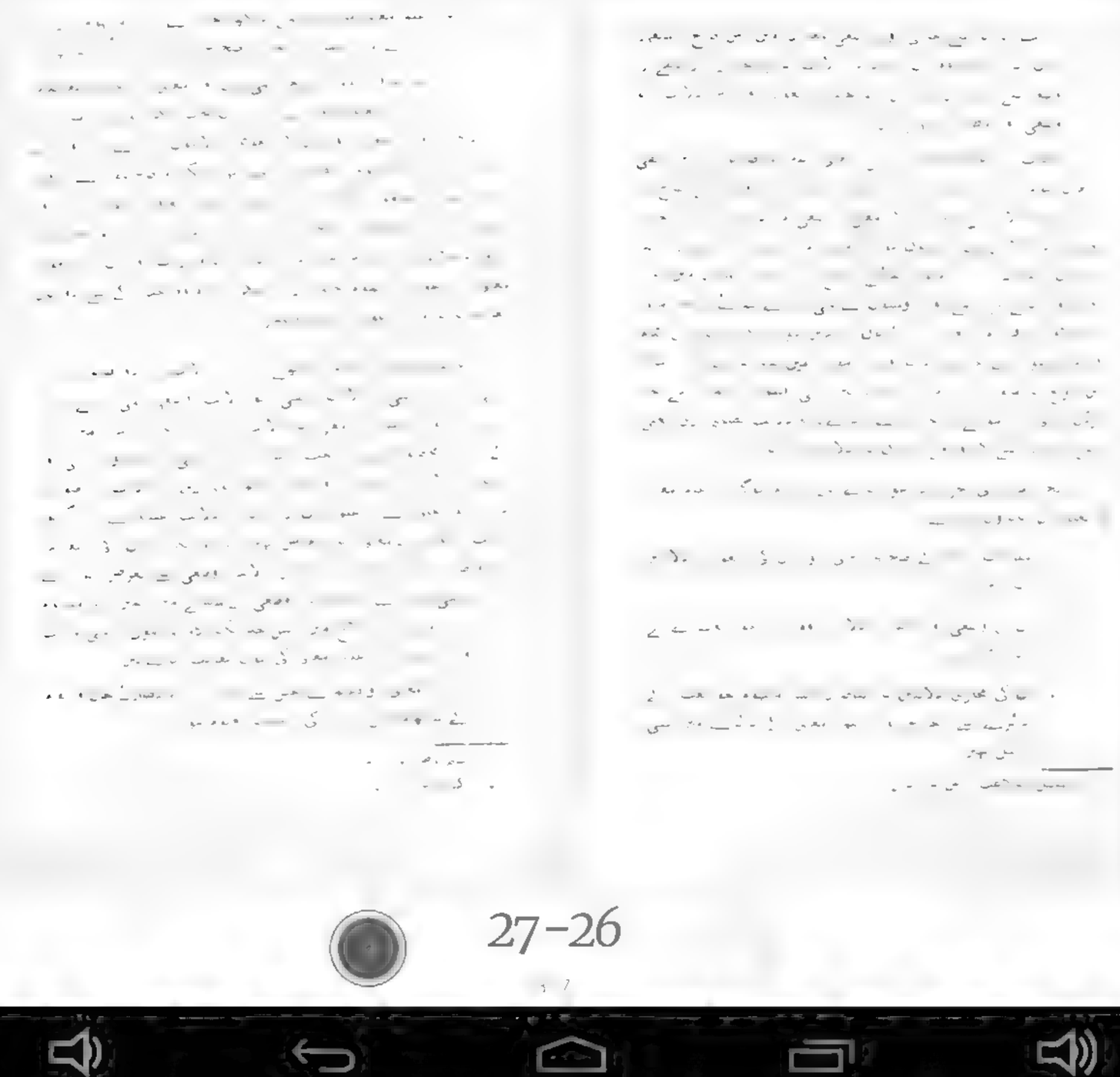

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

Saving screenshot...

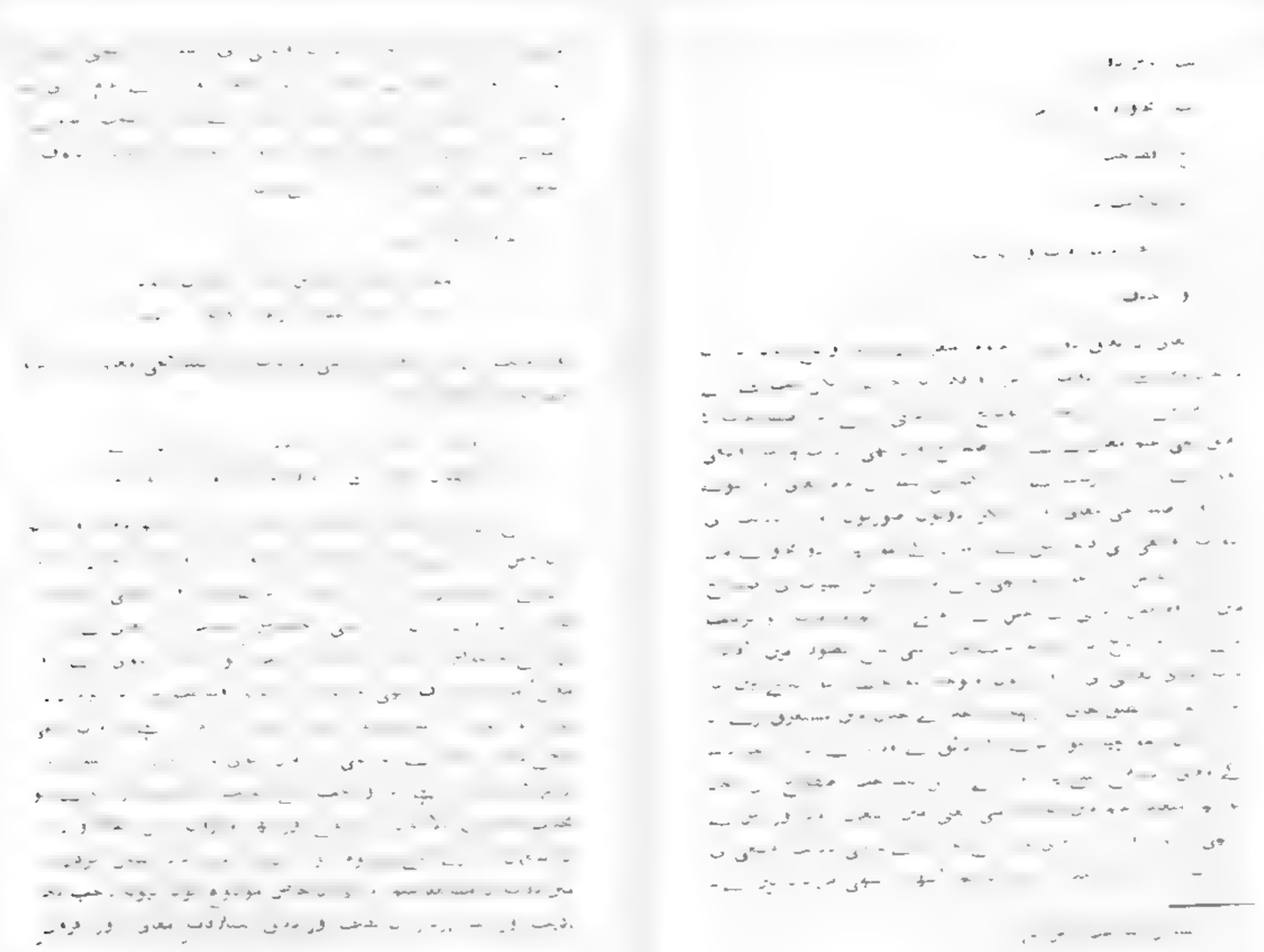

Saving screenshot...

مترادفات

1 Collocation of Subsidiary with Expression

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

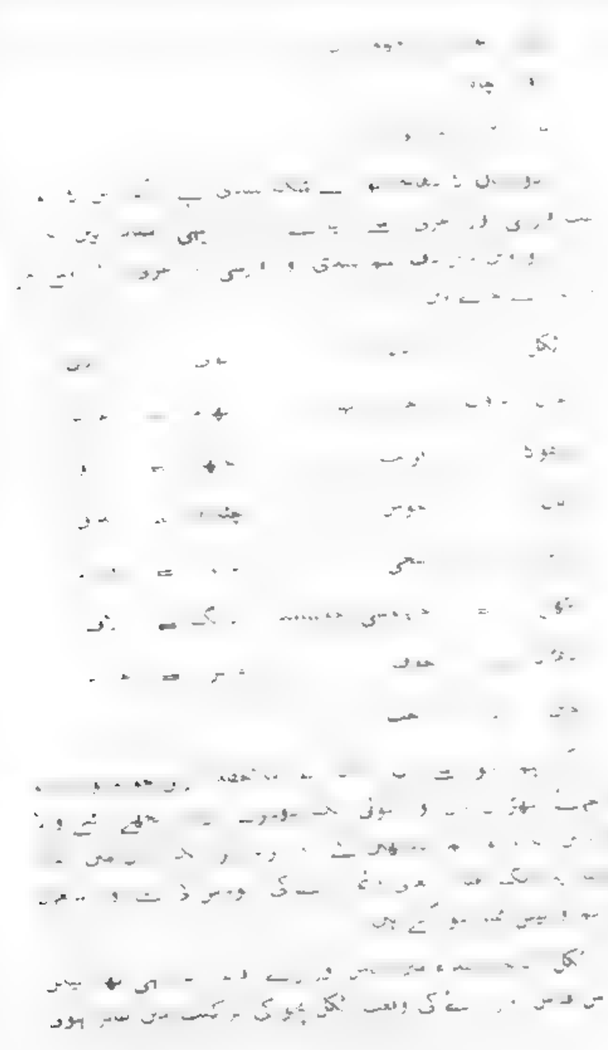

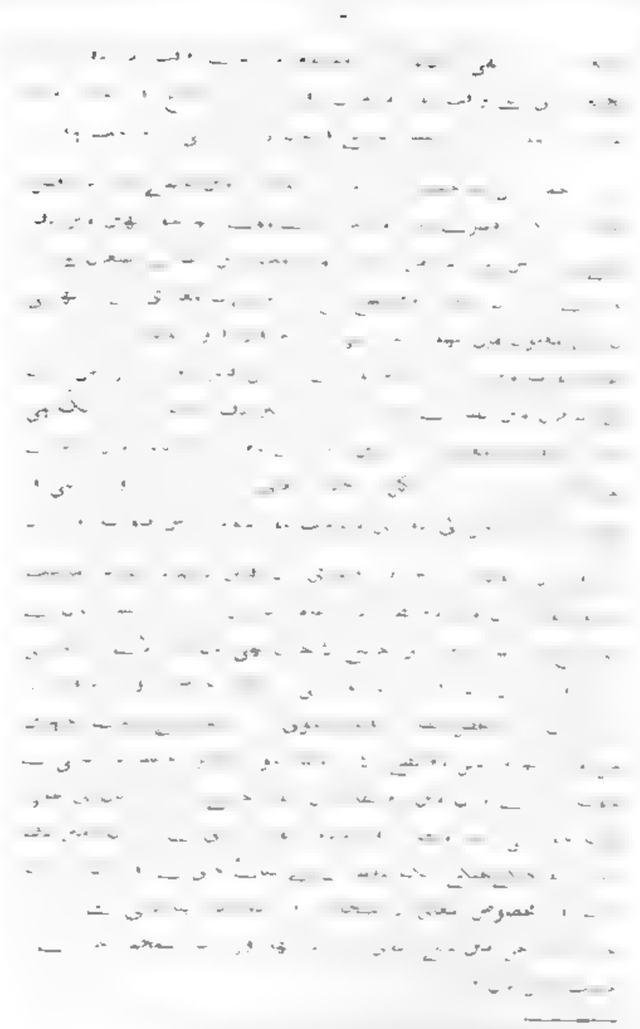

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

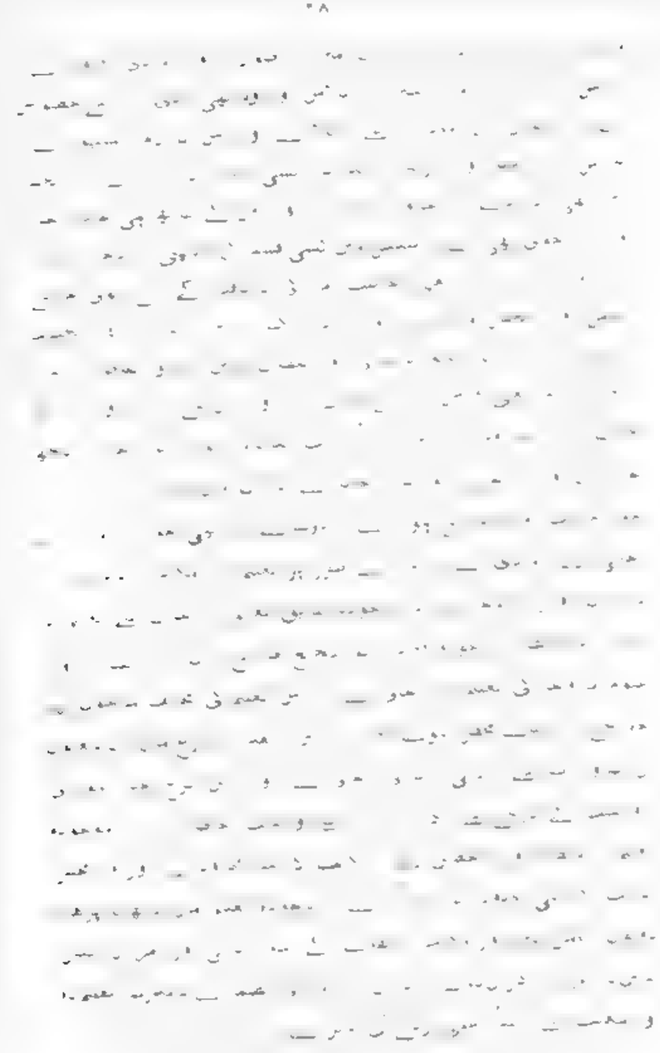

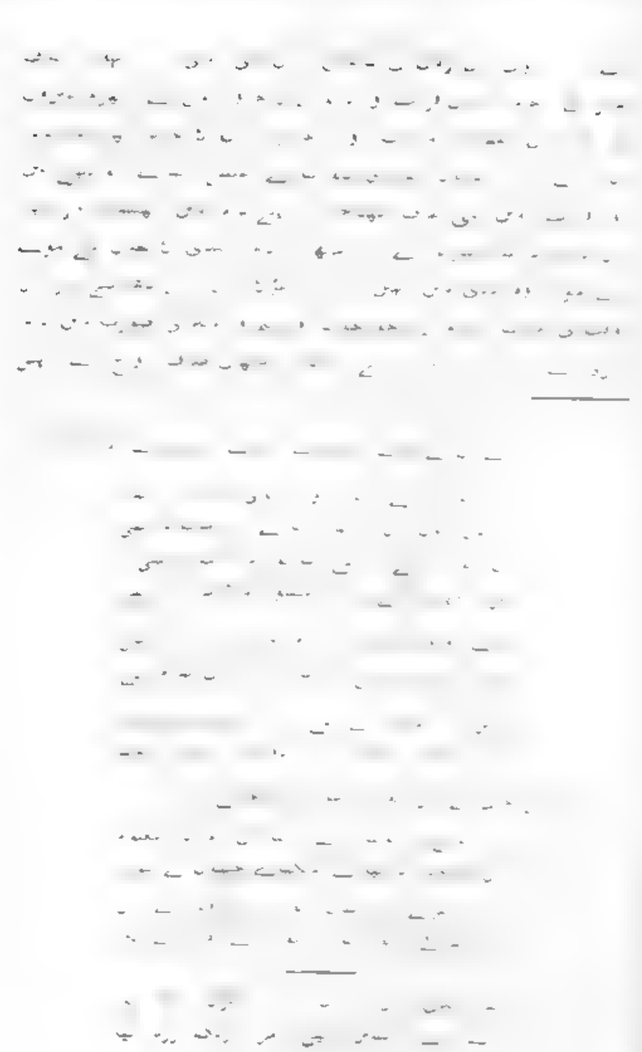

Saving screenshot...

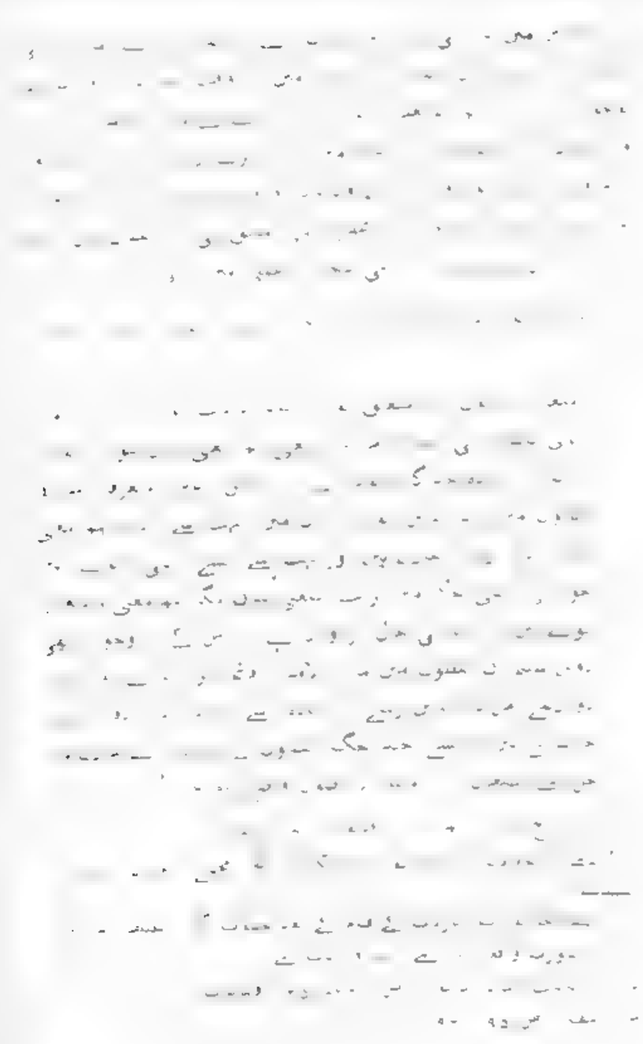

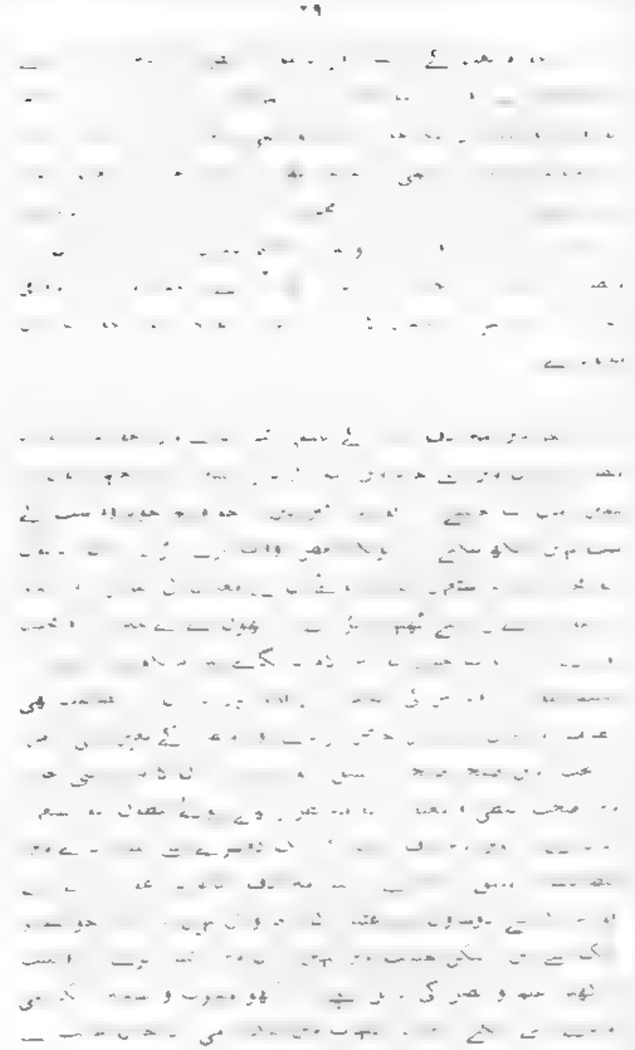

Saving screenshot...

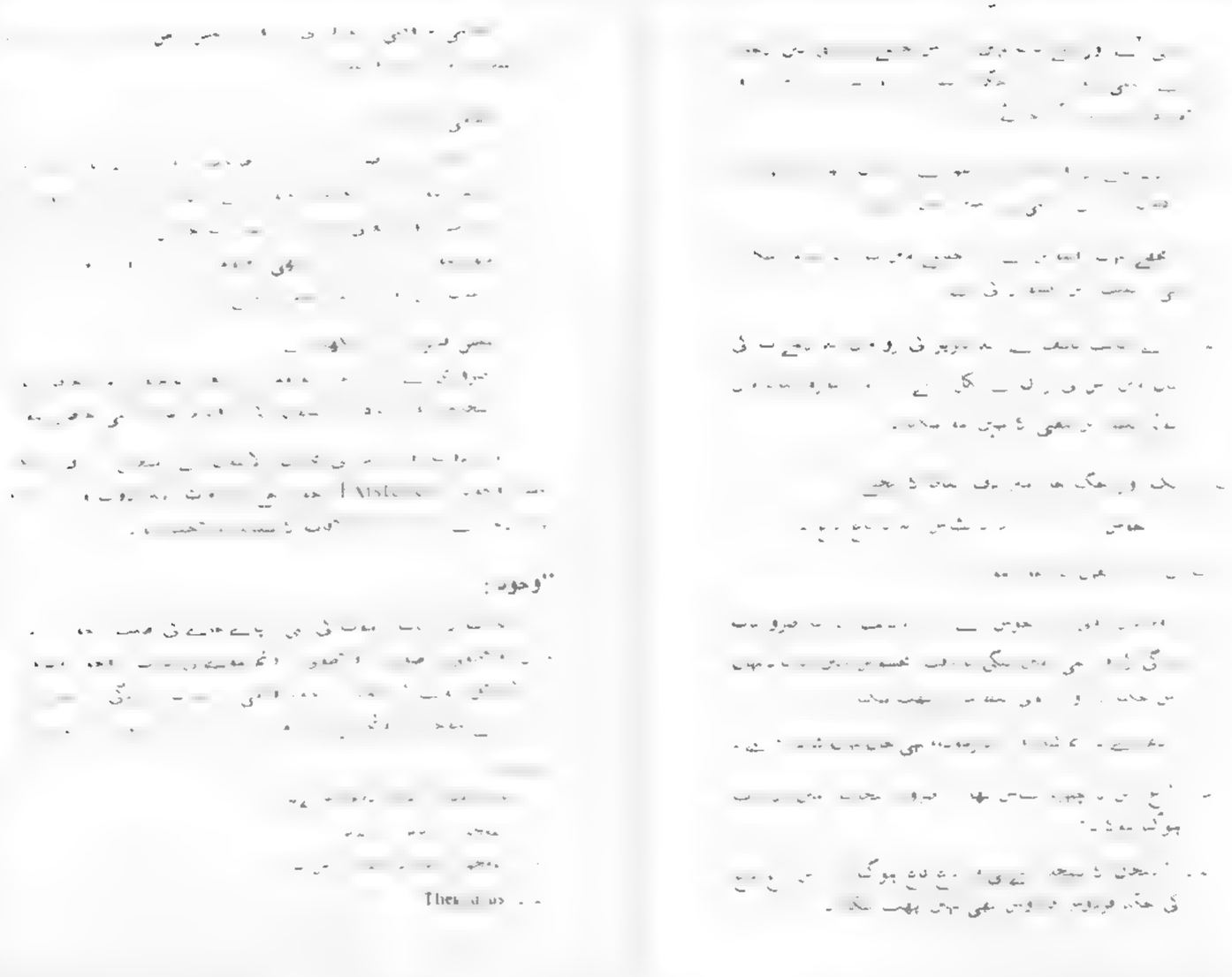

Saving screenshot...

بیان :

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

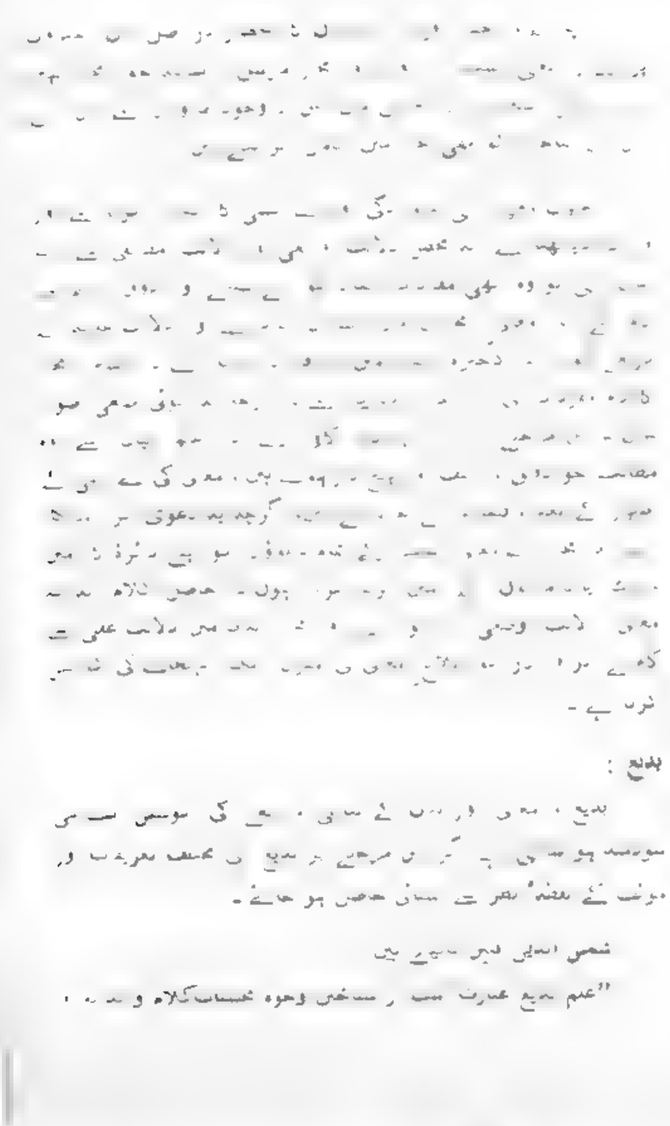

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

Saving screenshot...

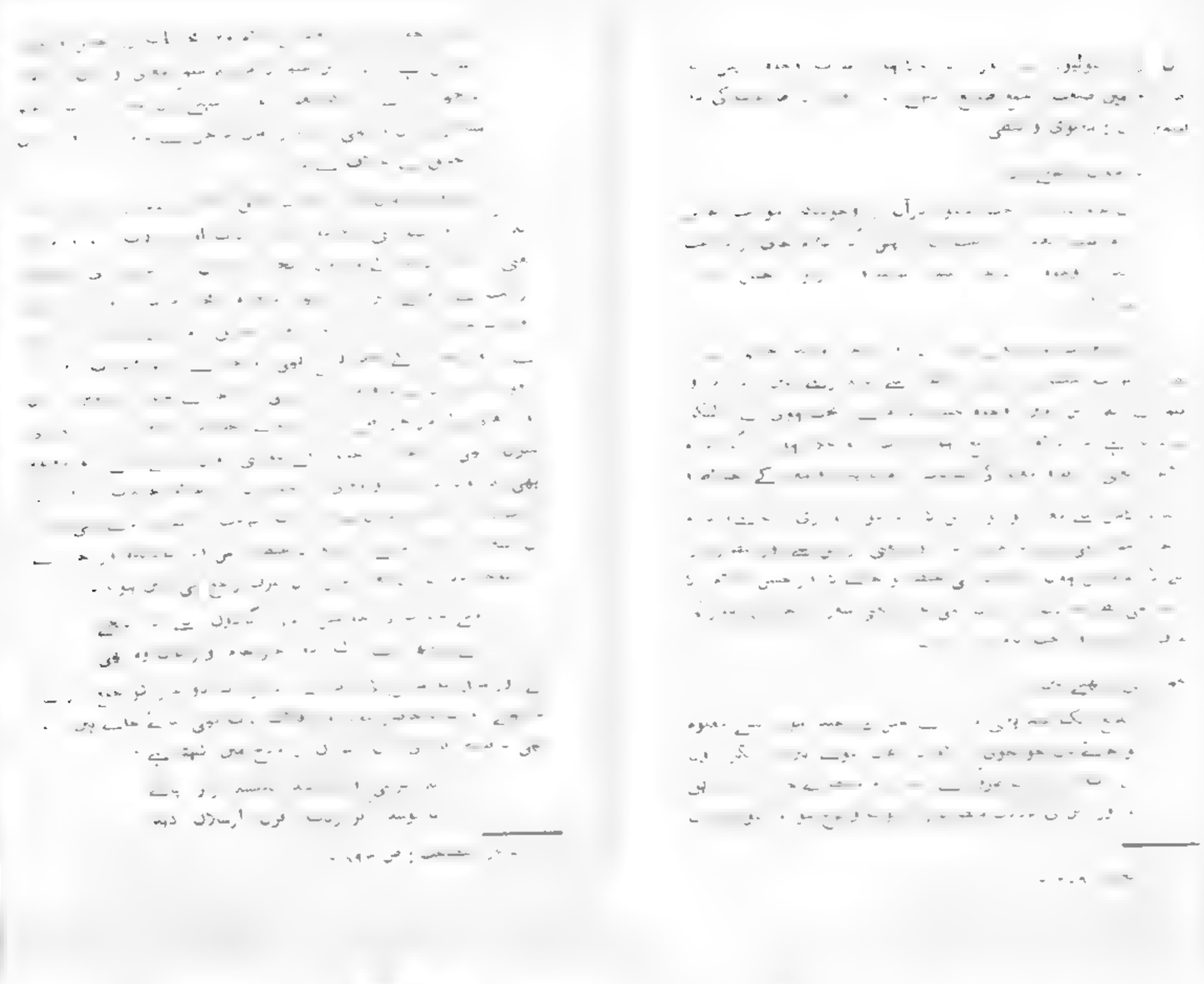

Saving screenshot...

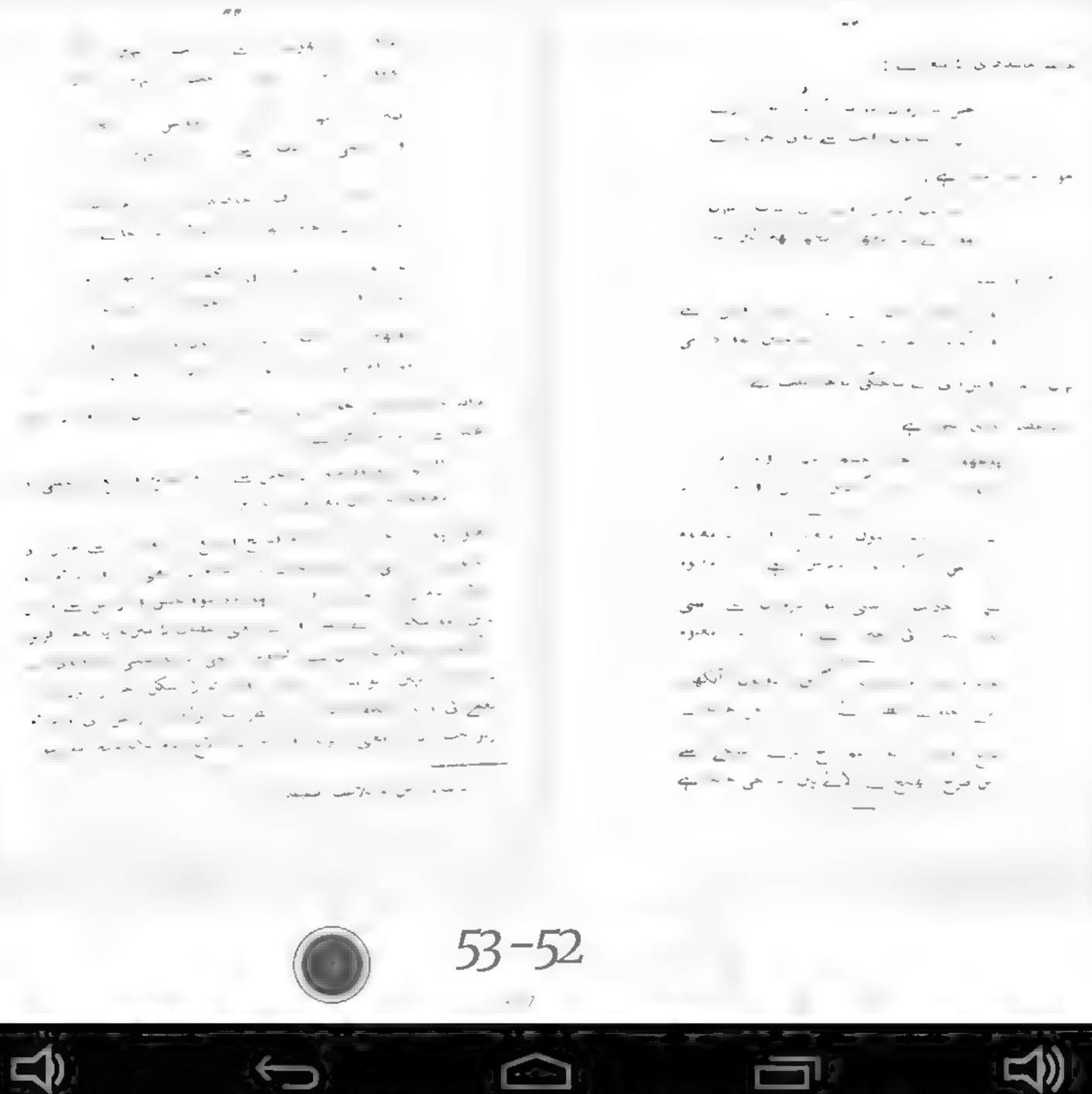

Saving screenshot...

بدیع کا منصب :

Art of exposition : منصب

Art of Signification :

(الف) بدیع = Figures of Speech

Figures of speech کی

Exposition, Description

Rhetoric

Rhetorical

Highly flowery & ornamental Style

Signification معانی

Rhetoric

Rhetorical

Figures of Speech

figurative

Euphism, Art of

1979

'Taphaes'

Saving screenshot...

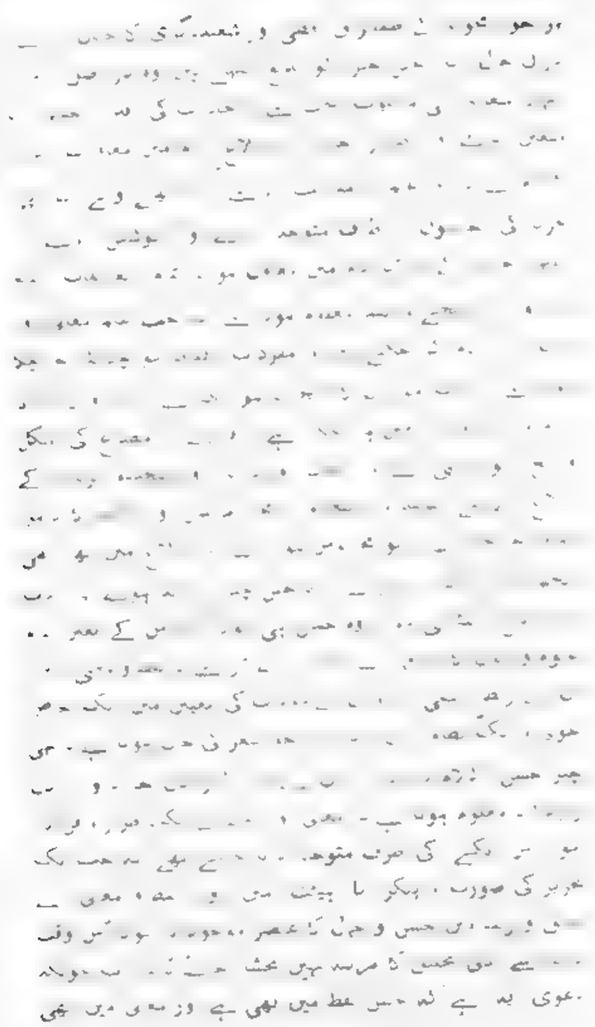

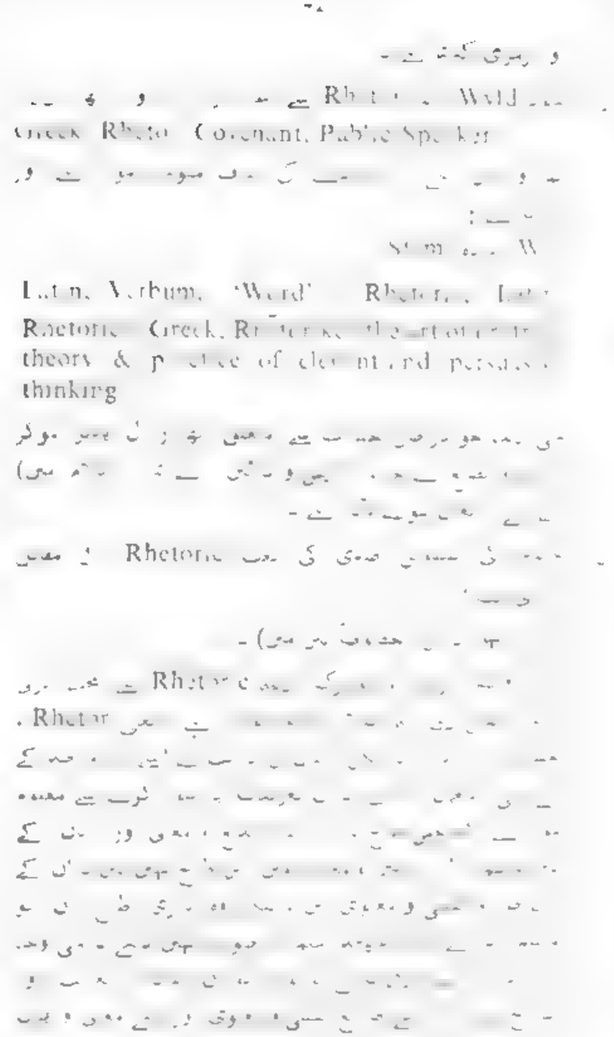

3:40 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۵۸

۵۹

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

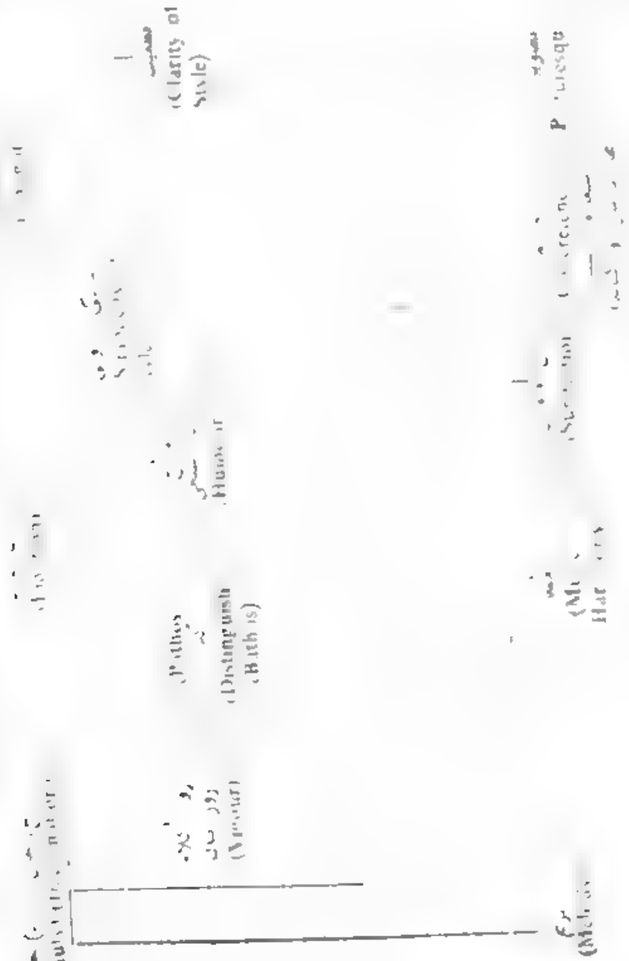

Saving screenshot...

ریت بھری سیپ کا سرمایۂ فطرت
[illegible]

دور ہری دہر میں نقّادِ خیر و شر
ہروز، جگ توز، جگر سوز، سنہ در

اول وہ کی نظر محرّفوں ہو
ہرگشتہ وہ میں مرا سر قول ہو

[illegible] کی مشین زندہ پیکر ہیں [illegible] حروف علت اور حروف صحیح کے ایسے امتزاج سے کہ لیا جاتا ہے کہ دونوں سلسلوں سے ان کا حصہ نکلتا ہے۔ فرماتے ہیں:

شودی زیف فعر، بیں حسن و فزوں تردی
بودی چہر سیر، ایں رمی را آساں کردی

ذرا، دہرا، بدرا، دل ارا، وفادارا
عجل رہی ناسہا بادی کہ مارا بے نشاں کردی

[illegible] صنائع لفظی میں ایسی صنعتیں بھی ہیں جو [illegible] کے ایک سلسلے کی بنا پر ہے۔ اس میں حرف علت بھی [illegible] ہیں۔ ترجیع اور شبہ اسعدی کی یہی صورت ہے۔ تجنیس اور اشتقاق اور شبہ اشتقاق میں ترنم کی صورت یکساں ہے۔

[illegible] شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

[illegible] صنائع لفظی میں ایسی صنعتیں بھی ہیں جو [illegible] کے ایک سلسلے کی بنا پر ہے۔ اس میں حرف علت بھی [illegible] ہیں۔ ترجیع اور شبہ اسعدی کی یہی صورت ہے۔ تجنیس اور اشتقاق اور شبہ اشتقاق میں ترنم کی صورت یکساں ہے۔

[illegible] سے ایک [illegible] بھی وصف
[illegible]

[illegible] میں گلشن گل پائے سخن کا لے
نہ ہوں گرمی سے اس کی دست نازک گلبدن کا لے

[illegible] ہو [illegible] سے بالا
[illegible] کی [illegible] پر سخن کا لے

یہ شعر یوں ہی سن لیجیے

[illegible] شعر [illegible] سنے [illegible] ہوں
[illegible] کے چارہ گر [illegible] کے [illegible]

[illegible] کہن [illegible] کہوں
[illegible] ہجر کی کالی کہوں

صنائع معنوی پر [illegible] سے معلومات ہوئی۔ [illegible] کی [illegible] ہی۔ شاعر [illegible] کا اظہار ہو سکتا ہے۔ صنائع معنوی کی طرف ہونے [illegible] دلائی گئی ہے۔ [illegible] صنعت گری کی طرف مائل ہوتا ہے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] ہوتا ہے۔ اس [illegible] ہے کہ الفاظ کی وہ خاص ترتیب [illegible] ہو [illegible] معنی [illegible] کے [illegible] ہو چلی ہے۔ ہو سکتا ہے صنائع معنوی تخیلی عمل کی گرمی رفتار کو روکنے کے بہانے [illegible] [illegible] کی [illegible] ہو [illegible] کی [illegible] دونوں ہو [illegible] ہے۔ صنائع معنوی میں مرعات النظیر اور [illegible] خاص طور پر جیسی ترور صنعتیں ہیں ان کے [illegible] [illegible] کی توضیح میں

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ہوں

3:40 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سید عابد علی البدیع

عابد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

3:40 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

... محض ہونے سے مصرعے کا پھبن بڑھ جاتا ہے ۔ تاہید
... ہونے فلک ہے اور رقصۂ سیماں بھی یہی ہے ۔

مصحفی کہتا ہے :

... ی بزاکت گستر ہے جس کا مدار صنایع و بدایع لفظی و معنوی
... صحیح مفہوم پر ہوتا ہے ۔ یوسف حسین خاں لکھتے ہیں ۔

... ہے ۔ صنعتوں ... بدیعہ ، مقابلہ ، ...

... ۱۹۶۳ء ، مطبوعہ ... گڑھ ۔

... ہو ۔ ... صنعت کی حاضر ضمنت ہوتی گئی
... اور معنوی ... ہو جائے گی ۔ صنایع
... بلاغت سے بے نیاز نہیں ہو سکتیں ۔ ضروری ہے کہ ان
... معنوی تاثیر میں اضافہ ہو ، نہ کہ کمی ۔

عابد کی ہوئی غزل انھا لنجیر ۔ میں نے اپنے ... پروفیسر محمد ... سے ... فارسی ، اسلامیہ کالج
... آباد) سے فرمایش کی کہ وہ کہیں سے دیوان غائب ڈھونڈ کر
... ہوئے و ... کا تجربہ ہوا
... ہوئی ۔ ... صنعت ... ہوئی ۔

... جا ... ہو ... دو طغرا لکھ
... صنعت ...

(۲) ... غائب میں تا ہے ... مٹے و انگلیں کی لاگ
... روح میں ... دو نونی لے تو ہشت کو

(۳) ... ہوں منحرف ...
لڑھ ... ہشت کو

(۴) غائب لجھ ابھی سنی سے سہا نہیں مجھے
حرمن جلے اگر نہ مغ کھائے نشت کو

صنایع و بدایع معنوی و لفظی کی تعریفات تو آگے آتی ہیں ، ... میں صنعتوں کا صناعانہ استعمال دیکھیے :

(۱) ... لفظے میں ... نشست میں نقطہ ہے اور رعد ہو غائب نے پہلے
لیا ہے وہ اس واقعے پر مبنی ہے کہ رسول پاکؐ نے لفظے کو
نقطوں سے پاک کر دیا ۔ مراد یہ ہے کہ لفظے میں کشت (کہ
یہاں ... کہنے کے معانی میں استعمال ہوا ہے) کا یاد آنا اور

3:40 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible]

[illegible]

مضمون سوئی بدیع کہ تھا۔ کہنا یہ مقصود ہے کہ میری [illegible] کی اصل ابتدا سے روز ہی ہو چکی تھی۔ پہلے قلم [illegible] کو قط ٹیڑھا لگایا گیا۔ اس کے بعد "تا ٹرنا سے زوہ [illegible] کی [illegible] میں [illegible] پر بہت [illegible] پڑا ہے، جیسا یہیں نے مضمونوں نے اپنے فنڈ کے فرمودات [illegible] پر عمل کر کے آزادی حاصل کی۔ منحرف (انحراف) اور ٹیڑھا [illegible] صحیح [illegible] ہے۔ لیکن رہ و رسم کوتاہ سے انحراف کی یہ وجہ بھی جائز ہوں ہے کہ لوح پر جو نقطۂ اول لکھا گیا وہ قلم کو ٹیڑھا قط لگا کے لکھا گیا۔ اس مخمصے سے [illegible] ہے۔ خود غالب ہی کہا ہے اور [illegible] سے پہلے کہا ہے:

[illegible]
[illegible]

اقبال نے بھی شکایت کی تھی:

مرا بگر نہ در ہندوستان دیگر نمی بینی
برہمن زادۂ رمز آشنائے روم و تبریز است

صنائع و بدائع لفظی و معنوی کے استعمال کی ایک رمز ہے پہلے پہچان لینی چاہیے۔ کلام پہلے فصیح و بلیغ ہو [illegible] ہے۔ [illegible] معنی [illegible] ہے۔ پھر [illegible] اور تکلف معنی پر [illegible] حاصل کرنے کے لیے [illegible] تھاما جاتا ہے۔ اس سلسلے کی میری پہلی تالیف "اسلوب [illegible] یعنی اسعارہ، مجاز مرسل اور کنایہ [illegible] تشبیہ کو میں مجاز کے دائرے سے بالکل خارج سمجھتا ہوں اور "اسلوب" میں اس کا مکمل بیان دیا جا چکا ہے۔

[illegible] راقم السطور کا عقیدہ یہ ہے اور اس معاملے میں [illegible] میں مستشرقین کی تائید حاصل ہے کہ شعر کا [illegible] کہ [illegible] عمل ہے۔ جب اس سے شاعر کا حظ آگہ ہو گیا، جو حس کا [illegible] ہو چکا۔ صرف ابلاغ کا مرحلہ باقی ہے اور یہیں بڑے بڑے [illegible] ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ بدیع کو تحسینِ حسن کا ضامن سمجھ کر وہ اس قسم کے شعر کہتے ہیں:

زخم کھا کے وہ جس سمت گیا وار چلا
ہر طرف شور اٹھا مار چلا مار چلا

دشمن کے پاس بیٹھے ہیں بارہ دری میں وہ
معلوم ہو گیا مجھے شعر بنانے کے

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

لڑ نہ رقیب یار کے گھر سے نکل گیا
مرغ اجل برج قفس سے نکل گیا

میں سانحۂ قتل و حملہ اور سحر طرازیِ مسیحا و ساحر کے کلام سے بحث نہیں کرتا ہوں۔ ان کی صورت بھی یہی ہے کہ وہ ان حرفوں سے نہیں گئے وہاں بھی عرب سے شعر بھی ضرور لے گئے جو صنائع لفظی و معنوی سے آراستہ دیباچے بن گئے تھے۔ کلام نے اس پہلو سے نکل بگڑ ہی ہوتی جا رہی ہے۔

[illegible]
[illegible]

[illegible] سے وہ اس معمے میں ٹوٹ کر بھی بہت زور سے ٹکرائے ہیں ان کی غزل ہے:

[illegible]
جس میں [illegible] ایک بیضۂ مور ابھی ہے

اس شعر میں پھیکے میٹھے مضامین کے سوا کچھ نہیں ہے

[illegible]
آوے نہ کیوں پسند نہ ٹھہرے ہوں ہیں

صرف گرمی اور ٹھنڈک میں تضاد ظاہر کرنے کے لیے شعر کہا گیا ہے۔ اسی غزل کا یہ مصرع ہے:

فرماں روائے کشور ہندوستاں ہے

یہ مصرع مدتوں اعلانوں کے مسئلے میں موضوعِ رد و قدح رہا۔

خلاصۂ کلام:

[illegible]

[illegible]

دوسری بات یہ ہے [illegible] جیسے [illegible] کی حقیقت سے [illegible] ایک دوسری دنیا میں پہنچا دیتے ہیں [illegible] سے لفظ تو وہی رہتے ہیں [illegible] ان کی ہیئت [illegible] ہو جاتی ہے۔ وہ [illegible] صرف [illegible] کی ذات، وصفی [illegible] مقصد یہ دلاسہ دینا ہے کہ [illegible] اس کے ہر اشعار [illegible] اعتبار [illegible] ہے [illegible] کے ان معنوں سے بحث [illegible] جن کا تعلق [illegible] سے ہوتی ہے۔ دلاسہ دینے کی چیز کو کہتے ہیں [illegible] اور تصورات [illegible] جذبات سے [illegible] تعلق ہو [illegible]

3:40 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ہے بلکہ مدار اعتبار عقل کو ٹھہرایا جائے۔ مختصراً معانی
[illegible] ہوتی ہے [illegible] معنی
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] سبب،
[illegible] ہیں اور
ہیں [illegible]"

[illegible] ہے [illegible] معنی اور
[illegible] ہے [illegible] معلوم ہوگا کہ
[illegible] ہے، جس کی بصیرت کی داد دیے بغیر انسان نہیں رہ سکتا،
[illegible] کہ [illegible] ہوں،
[illegible] ہوتی ہے، [illegible] تک شعر
میں [illegible] کا عنصر پیدا نہیں ہوتا، شعر اچھا کہلانے کا
تو [illegible] کہلانے کا [illegible] ہیں۔ [illegible] سے [illegible] گیا
[illegible] کا [illegible] شروع ہوتا ہے جہاں معانی اور بیان کی حدود
ختم ہو جاتی ہیں۔ مختصراً بدیع وہ علم ہے جو فصیح و بلیغ کلام کو
[illegible] کے مرحلے سے گزار کر حسن کی لسان دہی کرتا ہے۔

جہاں یہ بات پھر واضح کر دینی چاہیے کہ شعر میں جو بات
[illegible] ہے وہ حسن [illegible] کے نظریے کے مطابق
جو بھی شعر سے دنیا علم مکمل کر لی اصطلاح ہو گیا۔ یعنی حسن اور
زیبا وجود میں آ گئے۔ معنی [illegible] بدیع یہ ان نوشتوں سے
عبارت ہیں کہ اظہار کو ابلاغ تک کس طرح پہنچایا جائے۔ علم بدیع
اس سلسلے میں مدد دیتا ہے اور افکار تجربہ کے پہلے پیراہن میں
ترمیم کرتا ہوا آخر کاری اور فکار کا درمیانی فاصلہ پاٹ دیتا ہے
تاکہ ان واردات اور تجربات کا اعادہ ہو سکے جن سے شاعر منکیف

ہوا تھا۔ اگر یہ اعادہ کامیاب ہے تو معانی، بیان اور بدیع نے اپنا
منصب ادا کر دیا ہے اور اگر شعر ناقص ہے، یعنی ہزواً سمجھ میں
[illegible] ہے [illegible] بلاغ کی ضروری پر دلالت کرتا ہے۔

علامہ اقبال مرحوم کے متعلق کہوں کہ کہ وہ صنعتوں کے
دلدادہ تھے۔ وہ تو بے آپ کو سرتاپے شاعر کہنے ہی سے گریز
کرتے تھے۔ لیکن شعر گوئی ان کے حق میں جب سے عبارت تھی۔ اس
انہیں ودیعت ہوا [illegible] ہی وجہ ہے کہ شعری صور پر شاعر پر
معلوم بھی نہ ہوا ہو لیکن ان کے اشعار میں صنائع و بدائع
لفظی و معنوی یا محسنات شعر ہر جگہ کام کرتے دکھائی دیتے ہیں۔
"شکوہ" کا پہلا بند ملاحظہ فرمائیے:

کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں
فکرِ فردا نہ کروں، محوِ غمِ دوش رہوں

نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں
ہمنوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں

جرأت آموز مری تابِ سخن ہے مجھ کو
شکوہ اللہ سے، خاکم بدہن، ہے مجھ کو

اس بند میں صنائع تلمیح اور الفاظ کی مناسب معجزے کی حد تک
پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ ردیف میں "و" معروف ہے، اس لیے
موسیقی کی دھنوں کے لیے یہ ٹکڑا بہت موزوں ہے۔ پھر معنوی تضاد
کے اعتبار سے اگر ردیف میں "و" معروف ہے تو کلمے میں "و"
مجہول ہے۔ پھر الف کہ حرف علت ہے، برابر دہرایا جا رہا ہے اور
واؤ کے مقابلے سے "مد" رکھتا ہے۔ تین مصرعوں تو الف میں

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] ہے کہ [illegible] ایک دوسرے کی نسبت سے
[illegible] ٹکڑوں میں منقسم ہو گئے ہیں :

(۱) [illegible]

(۲) فکرِ فردا نہ کروں

(۳) [illegible]

[illegible] ٹکڑوں سے [illegible] ایک [illegible] ہے۔ [illegible] ہوں۔ خود [illegible] کا [illegible] ہوں۔ [illegible] کی ترکیب [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] ایک دوسرے کی [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] کی

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

علمِ بدیع کی تدوین کی تاریخ

(فارسی زبان میں)

اعجاز خسروی[1] :

"ہندوستان کے مشہور فارسی گو شاعر حس [illegible] ور استادی کے ایرانی بھی معترف ہیں ، موسیقی کے بھی ماہر تھے ۔ شاعری میں میر تصانیف ہیں ۔ میر حسن نے معیار حسروی تین جلدوں میں لکھی ۔ یہ ۱۹۰۰ء میں تالیف ہوئی ۔ اس کتاب میں علم بدیع پر بہت زور صرف کیا ہے ۔ اس کی دو جلدیں صنعتیں کی طرف سے بحث کی ہیں بہت مفید ہے ۔ اس میں فارسی شعرا کے کلام سے مثالیں دی ہیں ۔ تقریباً ۹ ہزار شعر ہیں ۔"

عاشق صادق :

یہ ایک مجہول الحال ہندوستانی مصنف ہے ۔ امیر حسرو [illegible] معاصر تھا ۔ اس کی تصنیف کا نام "جامع الصنائع" ہے جو عروض اور بدیع دونوں پر مشتمل ہے ۔ مؤلف "حدائق البلاغہ" سے اس کا

---

۱ ۔ مجلہ علوم اسلامیہ ، جلد ۵ ، نمبر ۱ ، ۲۰۰۱ ، دہلی ۔ دسمبر ۱۹۶۵ء ۔ ادارۂ علوم اسلامیہ ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ، مضمون از اسعدی علی خاں ۔

ذکر کیا ہے ۔ اس کے الفاظ یہ ہیں ۔

"[illegible] معاصر امیر خسرو دہلوی کے ہمعصر تھے ۔ [illegible] عروض و صنائع تالیف نمودہ و آں را جامع الصنائع نام نہادہ و در [illegible] دیگر مخترع نمودہ و باختصار خود [illegible] ساختہ ۔"

[illegible] اس سے اس عروضی ایجاد کا تخصص حاصل ہوتا ہے [illegible] اس کے سوا کوئی اور بات میں اس مصنف یا اس کی تصنیف کا ذکر نہیں ملا ۔

اس کی جس عروضی ایجاد سے قیاس ہوتا ہے کہ علم بدیع میں [illegible] کس طرح کے گل کھلائے ہوں گے ۔ [illegible] یہاں اس مصنف کے بارہ کا جو ہے یا صاحب "حدائق البلاغت" نے عروض کی رعایت سے مزاحفہ کر دیا ہے ۔ لیکن یہ اس زمانے کے [illegible] مصنف سے بالکل بطور تخصص اختلاف کیا ہو ۔

حسن :

اس مصنف کا نام اور تخلص دونوں حسن ہیں ۔ اس نے علم بدیع پر ایک کتاب "انوار الصنائع" لکھی تھی ۔ یہ کتاب مفقود ہے ۔ یہ ۱۳۰۰ھ میں تصنیف ہوئی ۔ اس میں صنعتوں کی تعریف اور مثالیں دونوں قسم کی ہیں ۔ مصنف نے مثال میں اکثر شعروں پیش کیے ہیں جو سعدی اور امیر ساؤجی کے اشعار بھی ہیں جو اس کی تصنیف کے وقت ۲۲ سال سے زیادہ کے نہ تھے ۔

اس کتاب کی علمی حیثیت اور اثر بے مزہ اور زرکیب ہے ۔ اس کی ابتدا میں مصنف نے بڑے بڑے دعوے کیے ہیں ۔ اس نے لکھا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کے لیے اس نے بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا ۔ وہ اس کا بھی مدعی ہے کہ اس نے اس میں

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

...ب ...ے کام لیا ہے ۔ رشید وطواط اور اس کی کتاب
"حدائق السحر" کا ذکر کر کے وطواط پر اپنی تنقید ...ں ...
ں ہے ۔ چنانچہ لکھتا ہے :

شبی در خلوتی بودم ...ک
...ن فکر در معنی مذکر
...م ...ویح ...یف
بطر کردم باصناف تصانیف

...می چیدم گل از باغ قدیمان
...می جستم نوا از عندلیبان

...ر آں ...ت ...ستانِ ریختی
شنیدم بانگ مرغِ ...س بریدی

...ہ در ...ہ حدائق سحر باشد
...و سعدی بر عروساں بر باشد

چہادم دست دں را بر حدائق
بطر بردہ بدں باغِ دقائق

چو شاخی ہزاراں دست دیدم
زہر مرغی ہزار آوا شنیدم

شرف الدین حسن بن محمد رامی تبریزی :

...ع البدیع پر اس مصنف کی تصنیف کا نام "حدائق الحدائق" ہے ۔
...مصنف ...ہر خاں امیر شیخ اویس ایلکانی (۷۵۷ھ—۷۷۶ھ) کا

---

۱ ۔ کذا ۔

ملازم تھا اور اسی کے حکم سے یہ کتاب لکھی ۔ یہ کتاب رشید ...
کی "حدائق السحر" کی شرح ہے ۔ اس مقدمے کے ذیل میں ...
شعر و سخن کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ ...

تاج الحلاوی :

"اس مصنف کا نام علی بن محمد ہے ، تاج حلاوی ...
مشہور ہے ۔ ...ں کا شمار آٹھویں صدی ہجری کے شعرا میں ہوتا ہے ۔
صنعتِ بدیع پر اس کی کتاب کا نام "دقائق الشعر" ہے ۔ اس میں
علمائے بدیع کے علاوہ چند قصائد شعرا کے بھی ...ہیں جو فن
زینت پر لکھی گئی ہیں ۔ اس نے کتاب کے مقدمے میں "حدائق السحر"
ذکر کیا ہے اور مثال میں اکثر اشعار "حدائق السحر" سے ...

حدائق البلاغت :

...میں علوم شعر پر جو سب سے مبسوط کتاب لکھی گئی ہے
...ں میر ...میر ...ی کی تصنیف "حدائق البلاغت" ہے ۔
...ں محمد عبدالاحد مخلص نے حاشیہ لکھا ہے اور
...ی محمد ...ہ لکھنوی نے متن اور حاشیہ کی تصحیح کی ہے ۔
...موسوم "حدائق البلاغت" دو حصے میں لکھی جا چکی ہیں ۔
...ں سے پہلے علوم ...ں اور بدیع نے مفرد مستقل حیثیت سے
لکھا ہوں ۔ لیکن اس کتاب کی جامعیت پر بحیثیت مجموعہ ...ل ہے اور
...ں ...ہ عبور حاصل ہے ، مناسب یہی سمجھ گیا کہ ایک
مبسوط ترین کتاب کے فنون بلاغت پر حاوی ہو ۔ اس ...ے کا

---

۱ ۔ ...ں مذکور کے اقتباسات ختم ہوئے ۔ دیکھیے حاشیہ نمبر ۱ ۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

م[illegible] ی صلاحت" رہا گ[illegible] ور اس کے بع[illegible] صنعتیں
ہے کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

...ت کی ہے ۔ یعنی لفظی ، معنوی اور ترکیبی ۔ سرقہ اور مورد سو... بھی ہوئے ہے اپنے دائرۂ علم کے اندر رکھا ہے ۔ مختصر سہ مختصر ... ہے لیکن بہت مفید ہے اور درسی اعتبار سے مفید تر ہے ... بعض علماء نے لیے بھی جگہ جگہ شرحے لکھے ہیں لیکن ... و ... ہیں سہ علم کے رموز کی بات شروع ہوئی تو اب میں سے ... ہی گئی ۔

مصباح القواعد :

مولوی ... دی کی اس کتاب میں گروہ بشیر صرف و نحو ... ہے ... کی گئی ہے لیکن صنائع محسنات بدیعی اور بیانی ... ۔ ... ترکیب بسیطی و مرکب بیتدرہ ، وہاں رہ گئے اپنے جوہر کے ... ہے میں بھی اثر دکھائے ہیں ۔

"مصباح القواعد" درسی حلقہ دوم کے ... حافظ سید جلال الدین جعفری سے بھی ایک بلیغ مراسلت کی ہے ۔ اس مختصر سی ... میں حافظ صاحب نے قاسم نظم اور صاف نثر کے نمونے ... ہی بحث کی ہے ۔ مذکورہ بین حقیقی اور مجازی معنی کے اختلاف کی صورتیں اور توجیہیں بیان کی ہیں ۔ کنایہ سے بھی بحث کی ہے ... کے موانع کا بھی ذکر کیا ہے لیکن بلیغ حصہ ... کے ساتھ ۔

نسیم البلاغت :

... بھی حافظ جلال الدین احمد کی تالیف ہے ۔ علم بیان ، علم بدیع اور اصناف سخن سے مختصراً بحث کی گئی ہے[۵] ۔

۱ - تالیف مولوی محمد حسین آزاد ، طبع کردہ نادی تعلیمی بورڈ لاہور ۔
۲ - مصباح : ۳ تا ۵۰ ۔
۳ - ایضاً : ۶۹ ۔
۴ - ایضاً ... ہے بعد ۔
۵ - نسیم : ۴۹ سے بعد ، ۹۰ سے بعد ، ۱۰۰ سے بعد ۔

جدید فارسی تصانیف

(الف) بہار کفتار :

... ی ... ں ... ں ... ں

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

(ب) شعر و ادب فارسی :

[illegible]

(ج) دبیر عجم :

[illegible]

۱ - سخن، ۲۲۹ تا ۲۳۹
۲ - دبیر: ۲۹۹ تا ۲۸۷ بہ بعد۔

[illegible]

دبی دبیر عجم" آج کل بہت نایاب ہوتی ہے۔ اس کی لوح پر مؤلف کے چار بیاض عجم و عربی نثر شعر درج ہیں جو یوں شروع ہوتے ہیں :

[illegible]

اور یوں ختم ہوتے ہیں :

[illegible]

اہم اردو تصانیف

الف بحر الفصاحت

[illegible]

3:41 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سید عابد علی البدیع

عابد

رجیسٹر میں ہر مصنف کا نام، سنہ پیدائش، سنہ وفات، مقامِ سکونت، تعلیم، پیشہ، تصانیف اور ان کی تعداد درج کی گئی ہے۔ ہر مصنف کے نام کے ساتھ ایک نمبر لکھا گیا ہے جو اس کی تصانیف کے رجسٹر کے صفحے کا نمبر ہے۔ اس رجسٹر میں مصنفین کی تصانیف کا اندراج ان کے سنہ وفات کی ترتیب سے کیا گیا ہے۔ جس مصنف کا سنہ وفات معلوم نہیں اس کا اندراج اس کے سنہ پیدائش کی ترتیب سے کیا گیا ہے۔ جس مصنف کا سنہ پیدائش اور سنہ وفات دونوں معلوم نہیں اس کا اندراج اس کے نام کی ترتیب سے کیا گیا ہے۔

رجسٹر میں ہر مصنف کا نام اس کی تصانیف کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ ہر تصنیف کے نام کے ساتھ اس کی ضخامت، سنہ تصنیف، سنہ طباعت، مقامِ طباعت اور مطبع کا نام درج کیا گیا ہے۔ ضخامت کا اندراج صفحوں کی تعداد کے لحاظ سے کیا گیا ہے۔ اگر کسی تصنیف کا کوئی قلمی نسخہ کسی کتب خانے میں موجود ہے تو اس کا نام اور اس کتب خانے کا نام بھی درج کیا گیا ہے۔

رجسٹر میں ہر مصنف کا نام اس کی تصانیف کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ ہر تصنیف کے نام کے ساتھ اس کی ضخامت، سنہ تصنیف، سنہ طباعت، مقامِ طباعت اور مطبع کا نام درج کیا گیا ہے۔ ضخامت کا اندراج صفحوں کی تعداد کے لحاظ سے کیا گیا ہے۔ اگر کسی تصنیف کا کوئی قلمی نسخہ کسی کتب خانے میں موجود ہے تو اس کا نام اور اس کتب خانے کا نام بھی درج کیا گیا ہے۔

[رجسٹر کے ابتدائی صفحوں پر مصنفین کی تصانیف کی تعداد کے لحاظ سے ان کی فہرست ہے۔ اس فہرست کے بعد مصنفین کے نام اور ان کی تصانیف کا اندراج

3:41 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

حروفِ قافیہ کی حرکتوں کے ذکر میں ۔

اس میں دو چمن ہیں :

چمن اول : مصنفے کے موافق میں ۔

چمن دوم : مصنفے کے خلاف میں ۔

تیسرا باغ : مصنف کے احوال میں ۔

چوتھا باغ : مصنف کے فعل کے بیان میں ۔

پانچواں باغ : قصر کے بیان میں ۔

چھٹا باغ : شہر کے حسن میں ۔

ساتواں باغ : فصل و وصل کے حال میں ۔

آٹھواں باغ : ایجاز و اطناب و مساوات کے بیان میں ۔

دوسرا شہر علمِ بیان کے ذکر میں ۔ اس میں چار باغ ہیں :

پہلا باغ تشبیہ کے بیان میں ۔ اس باغ میں چھ چمن ہیں :

پہلا چمن : طرفین تشبیہ کے بیان میں ۔

دوسرا چمن : وجہِ تشبیہ کے بیان میں ۔

تیسرا چمن : [illegible] کے بیان میں ۔

چوتھا چمن : [illegible] کے بیان میں ۔

پانچواں چمن : [illegible] کے بیان میں ۔

چھٹا چمن : [illegible] اوں و دعف
[illegible] ہیں ۔

دوسرا باغ : [illegible] کے ذکر میں ۔ اس میں پانچ چمن ہیں ۔

پہلا چمن : [illegible] کے بیان میں ۔

دوسرا چمن : وجہِ جامع کے بیان میں ۔

تیسرا چمن : استعارے کے بیان میں [illegible] اور استعارہ
اور وجہِ جامع کے ۔

چوتھا چمن : [illegible] کے قسموں کے بیان میں ۔

پانچواں چمن : استعارے کے حسن و خوبی کے شرائط میں ۔

چھٹا باغ : [illegible] کے بیان میں ۔

چوتھا باغ : کنایے کی تصریح میں ۔

تیسرا شہر علم بدیع کے احوال میں ۔ اس میں دو باغ ہیں :

پہلا باغ : صنایع لفظی کے بیان میں ۔

دوسرا باغ : صنایع معنوی کے ذکر میں ۔

چوتھے جزیرے میں ایک شہرِ لطافت خیز اور دو صحرائے

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

وحشت بگیر ہیں شہر اسم بتر مرتبے اور اس میں دو
ع ہیں :

ع : ش کی قسموں میں ہ عسر اسقاط کے ۔

ع : ر کی قسموں میں ہ عسر معنی کے ۔

ح نے کہا : عیوب بلاغت ۔

ح نے کہا : سوداؔ ، شعری کے دن میں ا ۔

ع کے حوالے میں ا کے قصہ سے و بہت ضروری ہے
ہ ہ مناسب موقع پ صاحب بلاغت میں کوئی بحث یا تسہیل نہ پیدا
ہو ۔ وہ لکھتے ہیں :

"ع" ایک علم بھی ہے جس سے چند امور پیدا معلوم
ہوتے ہیں ہو خوبی کلام سے بحث ہوتے ہیں ۔ مگر ان میں اس
بات کی رعایت ضرور ہے کہ کلام بمقتضائے حال کے مطابق ہو
اور اس کی دلالت مقصود پر جہت و صحیح ہو تاکہ ان دونوں
خوبیوں کے بعد ہی کلام میں بحسب سے حسن و خوبی آ سکتی
ہے ورنہ بغیر ان امور کی رعایت کے علم بدیع پر عمر ضائع

۱ - عمر : ہ ن م ۔
۲ - بعد : ۸۹۲ ۔

ایسا ہے جیسے کہ شکل خوبصورت کو عمدہ لباس اور زیبا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

آلہ بلاغت :

۱ - آئینہ : صفحہ ۱ تا ۲۸ -

معیار البلاغت :

کفیہ :

مشورات :

یہ بھی پنڈت کرپا رام کی تصنیف ہے اور اس میں تین مضمون

۱ - معیار البلاغت : صفحات ۲ تا ۹۹ ، مطبع منشی نول کشور لکھنؤ ۱۸۸۵ء -

۲ - کفیہ : ۱۲۸ تا ۹۳ بہ طور خاص -

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta

سب معرکے کے ہیں۔ یعنی اردو لسانیات، مباحثِ فصاحت اور شعر۔

مرأۃ الشعر :

حضرت مولانا عبدالرحمٰن (شمس العلماء) کی تصنیف ہے اور ۱۹۱۰ء میں لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ اس تصنیف میں بہت سے مباحث ہیں جو پڑھنے والے کو نئے ہیں، اچھوتے ہیں اور بیش قیمت ہیں۔ علمی ہے جواہر کون محفوظ رہ سکے ہیں، لیکن مقدمہ فصاحت کے مباحث میں سے ایک بحث (اور مقدمہ) ہے۔ مرتب کی [illegible] ہیں۔ بہت بھی تائید ہے اور شنید و استفادہ۔ مقدمہ و [illegible] ہے، دل حقیقی و غیرحقیقی تک، مقدمہ صانع [illegible] ہے مباحث سے معرض گزری ہے۔ کلام کا اسلوب، مولانا محمد حسین [illegible] کی صحبت ہیں رنگین اور جیں فروریوں سے معمور ہے [illegible] حسن ترجمہ کے رد کی اسمعی شہید نہیں کی، اور نہ نتیجہ ظاہر ہے کہ [illegible] ہوا۔ جہاں ممکن ہو سکا ہے، ان کے رنگ میں [illegible] مقدمہ لکھے گئے ہیں اور یہی غنیمت ہے ورنہ آج کل [illegible] اسلوب کی رعنائی کی کون پروا کرتا ہے۔ مولانا نے معارف [illegible] چھی بحث کی ہے۔ بدیع سے بہ ظاہر اس کا کوئی تعلق نہیں، لیکن [illegible] بدیع کی نہ ہیں دیتے وقت معارف والے اسمعی اصطلاحیں نہیں لا سکتے ہیں۔ [illegible] نے مقدمہ سے بھی تھوڑے سے بہت اچھی بحث کی ہے۔ بعض و معنی [illegible] ہیں۔ جھگڑا چکانے ہوئے وہ اس طرف [illegible] ہیں اور پھر [illegible] ہیں مضمون تو پیش نظر رہا ہے لیکن بدیع کے مقدمہ سے تعرض [illegible] ہو گیا ہے[۳]۔

۱۔ مقدمہ : ۵ - ۳۲-۹۸۔
۲۔ مرأۃ : ۱۱۷ تا ۱۳۱۔
۳۔ ایضاً : ۷۹ ببعد۔

فکر بلیغ :

[illegible] مولانا علی محمد شاد۔ اس کتاب میں مؤلف نے [illegible] فصاحت و بلاغت کے بعض پہلوؤں سے بحث کی ہے اور [illegible] [illegible] ہے۔ عیوب کلام گنوانے [illegible] کی صاف صاف نشان دہی کر گئی ہے اور [illegible] [illegible] اصول میں مغرب اصالت سے کی ہے [illegible] [illegible] ہیں۔ مولانا [illegible] [illegible] ہیں۔ [illegible] [illegible] [illegible]

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] اصول
[illegible] ہو گیا ۔ مناسب موقع پر مزید بحث ممکن ہو سکے گی ۔

نکات سخن :

[illegible] مولانا حسرت موہانی کی مشہور تالیف ہے ۔ میں نے معائب
[illegible] ہے کہ واضحہ انھی کے مناسب ہے
[illegible] ہے ۔ حسرت نے
[illegible] ہے اور بدیع سے ن
[illegible] موجود ہوں گے تو صنائع و ص
[illegible] موجودگی سخن [illegible]

معائبِ سخن

۱ [illegible]
۲ [illegible]
۳ [illegible] ہائے مخلصی ۔
۴ [illegible]
۵ [illegible] حروف مثل [illegible] وغیرہ ۔
۶ [illegible]
۷ [illegible]
۸ [illegible]
۹) [illegible] قسم اول (عمومی) ۔
۱۰ [illegible] قسم دوم (خصوصی) موسوم بہ صعف حاکمہ ۔
۱۱) [illegible] ہائے معروف بہ حالت اضافت ۔
۱۲) [illegible] معروف و مجہول ۔
۱۳ [illegible] بون بہ ترکیب فارسی ۔
۱۴ [illegible] ۔

۱۵ [illegible] مخصوص بہ زنان و مردان ۔
(۱۶) توالی اضافات ۔
(۱۷) ترکیب صفت بلا موصوف ۔
(۱۸) عطف درمیان الفاظ ہندی و فارسی
(۱۹) ابہام اشکال معنوی ۔
۲۰ [illegible] بیر [illegible]
(۲۱) عیوب ایطا و دیگر عیوب قافیہ ۔
۲۲ [illegible] وغیرہ ۔
۲۳ [illegible]
۲۴ [illegible]
۲۵ حشو و زوائد ۔
(۲۶) در معنی مشتقات مصدر کا استعمال ۔

محاسنِ سخن

(۱) تکرارِ الفاظِ حسین ۔
(۲) صدقِ محاورہ ، صفائیِ بیان ، سادگیِ زبان ۔
(۳) ترجمۂ محورۂ فارسی ۔
(۴) شوخیِ کلام و رندیِ مضمون ۔
(۵) متانتِ بیان و ندرتِ مضمون ۔
(۶) خوبیِ ترکیب ، حسنِ استعارہ و لطفِ تشبیہ ۔
(۷) حسنِ استعمالِ الفاظِ جمع مخصوص بہ خاندانِ مومن ۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۷ ... و ... ، ... نگاری ، معاملہ بندی ۔
۸ ... و ہندی ... ، مسائلِ تصوف ۔
۹ ... مضامینِ نعت و منقبت ۔
۱۰ ... ں کی تاریخ ۔
۱۱ ... ۔
۱۲ ... ۔
۱۳ ... ۵ مصرعوں کے مسائل ۔
۱۴ ... ہجرِ یہ ۔
۱۵ ... و قرب ... ۔
۱۶ ... ۔

... ہے ... ہے ... ہے

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] صاحب [illegible] ہے۔ [illegible] ہے [illegible] صاحب [illegible] ہے۔ [illegible] صاحب [illegible] ہے۔ [illegible] صاحب [illegible] ہے۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] مستقل صنف بن گئی جس کا
[illegible] صرف [illegible] ہے جو سادہ صاحب صاحبی
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

جوں توپ سخن سنجی یہ میرزا اشرف جہاں رسید طبع او
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]"

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے بیانات کا جائزہ لے لینا چاہیے۔
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۰۱

چو حسن سرو و گل عارضت نگہدارد
چہ مقدور است کہ دامن ز گل نگہدارد

اگر چہ وقف ریاضت ہمیشہ شد ہ
و گرچہ رام شرعہ ہا ہمہ کرد ہ

نظیری ہمہ ز خاکدان ہستی پیر
کجا بہ روی ہمہ شاہدان نگہ دارد

عزا کا ذکر ہو گا جب قصیدے میں [illegible] تو اس کی
مناسبت سے [illegible] شعر بھی لکھ دیتے
تھے قصیدے کی شروعات کی ہے :

[illegible] گریستن
[illegible] گریستن

[illegible] چار یار
[illegible] گریستن

[illegible] گریستن
[illegible] گریستن

[illegible] گریستن
[illegible] گریستن

[illegible] گریستن
[illegible] گریستن

۱ ۔ ۲ ۔ موسیقی کی اصطلاحیں ہیں ۔

۱۰۲

گر کار دل و گریہ [illegible]
[illegible] گریستن

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

عشق [illegible]
عود [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

۱ ۔ عود اور عجم میں مراعات النظیر ہے اور یہ صنعت ہے کہ ایسی
[illegible] ہوں جو ہے منظر ہو گی
حسرت کہتے ہے :

نکہت گیسوئے یار آئے گی
[illegible]

۲ ۔ ۔ ۔ مراعات النظیر ، یعنی کسی چیز کے [illegible] کہ مرغ چمن کی
ہر آرے کی احباب ہوں ۔
۳ [illegible] ہے ۔ صد ، [illegible] کسی کو [illegible] ۔
سبحان اللہ !

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۰۳

[illegible]

[illegible] ۱۹۳۵ء میں [illegible] شعر کہے تھے وہ مجموعہ [illegible] ۱۹۳۶ء میں [illegible] شعر میں [illegible] کی اجمیر [illegible] ۱۹۳۷ء [illegible] ان کی عمر ۱۹ سال [illegible] ۔

[illegible] لکھتے ہیں :

"[illegible] کا دیوان ہمارے کتب خانے میں ہے ۔ ہم اس سے [illegible] چوتھے حصے میں [illegible] کے

---

۱ ۔ [illegible] تضاد ۔

۲ ۔ [illegible] "گوشہ" ہوسکتا ہے [illegible] کے [illegible] ہے ۔

۳ ۔ شکست [illegible] کے [illegible] کس [illegible] میں گئی ہے ۔

۴ ۔ ۵ ۔ حوض [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ہیں ۔

۶ ۔ شعر نمبر ۱ حصہ سوم ، صفحات ۲۰۲ ۔ ۲۱۰ ۔

۱۰۴

[illegible] شعر [illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] کوئی [illegible] مقصد [illegible] ہے ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] "[illegible] ظہیر [illegible] کے [illegible] موضوع [illegible] ۔ وہ [illegible] ہے ۔ [illegible] ۔ وحشی [illegible] اور [illegible] صریح [illegible] اور [illegible] [illegible] میں [illegible] ۔ [illegible] [illegible] [illegible]

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] سے سنی نے تو متصوفانہ مضامین اور فلسفانہ مضامین کے [illegible] بدل کے خاص طور پر "نیم" کو ملاحظہ [illegible] رنگین مضامین پیدا کیے۔ پھر حال، مستقبل کے [illegible] ان کی مثال بھی ملاحظہ فرمائیے [illegible] سے پہلے سنی نے متاثر کیا تھا:

[illegible] درین محفل تأمل بر بساط حال ریخت
[illegible] ماضی بہ گردش رنگ استقبال ریخت

[illegible] حال تو، مستقبل و ماضی ہمہ
[illegible] وہمے ست کز میانۂ قیل و قال ریخت

[illegible] عدم ناوردہ فنواں بوئے ہستی یافتی
[illegible] جا رخت و ایں جا طرحِ ماہ و سال ریخت

[illegible] عمر ما تو قدح زدیم و نہ رفت رنجِ خمارِ ما
[illegible] نہ کمے رسی و کنارِ ما بہ کنارِ ما

[illegible] شعر کہتے ہیں:

[illegible] یعنی کوئی دعویٰ کرنا اور اس پر شاعرانہ دلیل [illegible] اس طرز کے وہی کلیم، علی قلی سلیم، مرزا صائب [illegible] ہیں۔ یہ طرز نہایت مقبول ہوا، یہاں تک کہ شاعری [illegible] تک قائم رہا۔"

[illegible] سے یہ مراد ہے کہ عشق و عاشقی کے جدید مؤثر انداز

۱۔ شعر العجم، حصہ سوم، ص ۲۱ تا ۲۲۔

[illegible] میں ادا کیے جائیں۔ یہ وصف اگرچہ لازمۂ غزل [illegible] شعری پیشرو ہی۔ حکیم شمائی [illegible] اس [illegible] محسوس کیا۔ ان لوگوں میں اور وقوع گو ہیں [illegible] وقوع گو شعرا، ہوس پرست اور [illegible] معشوق [illegible] ہوئے ہیں اور اسی قسم کے واقعات [illegible] بہ خلاف اس کے متقدمین کا معشوق [illegible] اور [illegible] عشق [illegible] ہوتے ہے"

[illegible] میں یہ سہولت [illegible] ہوئی [illegible] [illegible] ہوتی [illegible] [illegible] ہوتا ہے [illegible] [illegible] وہ شعر کہتے ہیں:

تم تو بیزار شرم سے ہو گئے حسن
[illegible] وہ راز ہے کہ جو بتایا نہ جائے۔

[illegible] بات بات پہ کیوں، کہتے ہیں وہ
ہم وہ نہیں کہ ہم کو منایا نہ جائے گا

کچھ میری بے خودی سے تمہارا زیاں نہیں
تم جانتا کہ بزم میں اک خستہ جاں نہ تھا

رات ان کو بات بات پہ سو سو دیے جواب
مجھ کو خود اپنی ذات پہ ایسا گماں نہ تھا

تھا افتخار حسن اس کا بدار یوں داری
ہم جی کے کہاں جاتے گر تیر خطا ہوتا

3:42 PM
Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur

[illegible]

جمال ندی اور مضمون آفرینی :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

3:42 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

شب ہوئی ابھرا حمر رخشندہ ، منصر کھلا
س محفل سے نہ گونا لکدے کا در کھلا

ہاں مہ لو سنیں ہم اس کا نام
جس کو تو جھک کے کر رہا ہے سلام

وہ بھی ہوئی ت سمعا کی سی نمود
صبح ہو رہی تھی و حشر کھلا

ن ہو سب مجھ سے ہیں مجھ
ڈے ہیں دھوکا یہ ہماری گر کھلا

ہے ہیں ہے ہے کہ شاعت فارسی شعر نے اردو شعر میں ہوئی ہے تو شعر عموم معنویہ سے خوب آگاہ تھے ۔ سنعت تضاد ، صنعت تلمیح ، صنعت ایہام و تدبیج لفظی و معنوی سے خوب واقف تھے اور اکثر یہ ان صنعتوں کا استعمال کرتے تھے ۔

اردو اور فارسی صنعتوں کے اشتراک کی توجیہ :

اردو اور فارسی میں صنعتوں کے اشتراک کی توجیہ یہ ہے کہ اردو شاعری نے ۔ جس نے اردو شاعری کو متاثر کیا ، خود صنائع و بدائع لفظی و معنوی سے متاثر تھا ۔ دوسرے اردو میں نئی صنعتوں کی ایجاد ماشاء اللہ ہوتی ہی رہیں ۔ پس فارسی میں جو صنعتیں اور ہیئتیں رائج تھیں انھی کو سامنے رکھ کر یہ تو اردو نے ہیئتیں بھی ہیں یا کچھ نہیں یا کسی شاعر سے کچھوا لیں کیونکہ ایسی بہت سی پیوندہ مثالیں نظر آتی ہیں کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس خاص موقع کے لیے لکھوائی گئی ہیں ۔

★★★

صنائع و بدائع لفظی و معنوی

تمہیدی گزارشات :

ن ب کی خصوص کی جا چکی ہے کہ جب کلام فصاحت
موزوں صنائع لفظی و معنوی کی موجودگی صاف اور
ے ہو جاتی ہے ۔ جس طرح ہلکی پھلکی مضحک شکل
ر ن ہیں ۔

ن عناصر سے کلام کی فصاحت و سلاست اور موزونی سے
خصوصیات ہیں ان سب سے تعرض کرنا ہوں کہ مشرقی
صنائع لفظی و معنوی کی بڑی تعداد پیش نظر ہے کہ اردو تو کیا سے
میں موجود ہے) فصاحت و بلاغت سے لکھتے ہیں ۔

علم بھی لکھتے ہیں :

"فصاحت لفظ اور کلام دونوں میں پائی جاتی ہے ۔ لفظ
لفظ ہی فصیح ہوتا ہے اور کلام بھی ۔ جس کی فصاحت
ہونے کے لیے اس میں حسب ذیل باتیں ضروری ہیں ۔ ان میں تنافر حروف
تعقید لفظی و معنوی اور غرابت لفظی سے پاک ہو ۔ اور مستعمل
ہو ۔ ان کے سمجھنے سے یہ امر معلوم ہو ۔ اور کلام فصیح
وہ ہے جو ضعف تالیف ، تنافر کلمات ، تعقید لفظی و معنوی
غرابت ، کراہت ، بے ترتیبی اصالت ، ابتذال ، تکرار ، تعقید اور

---

۱ ۔ ہر : ص ۳۸۲ ۔

119 –118

3:42 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] عیوب نہ رکھتا ہو۔ بلاغت سے [illegible] مراد ہے [illegible] ہو۔ یعنی [illegible] ہے جو فصیح ہو۔ یعنی [illegible] ہے اور مقتضائے حال کے بھی مطابق ہو۔ مطابقت حال کے معنی ہوا یہ جامع عقلہ ہے جس میں [illegible] کے لحاظ ہوتے [illegible] ہیں۔"

[illegible] ہیں کہ: "بعض الفصیح وہ ہے جس [illegible] ہو۔ [illegible] ہی [illegible] ہو۔ [illegible] ہوں (یعنی شعر محض [illegible] ہوں) [illegible] ہو۔ [illegible] ہو جائے ہیں شعرا محض بھی [illegible] ہو۔ [illegible] ہو۔ [illegible] ہو۔

3:44 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سید عابد علی البدیع

عابد

شکل حسن کی ہے۔ دانش ۵ یوں مصرع کی توقیف میں وہی کام
ہے جو یاں میں ہوا ہے۔ اگر دانش یا [illegible]
ہے تو یہ توقیف [illegible] محسوس ہوتا ہے
[illegible]

ہے [illegible]
ہے [illegible] دو سطحہ مخرج حرف یا قریب [illegible]
حرف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

3:44 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

3:46 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ں باری کی مکمل [illegible] مسئلے میں فن کار تو ہی سرخرو ، مرحوں
[illegible] کے خون رائیگاں سے گزرنا پڑتا ہے ۔ ان کی طرف
[illegible] ہی راشارہ کیا ہے :

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] ہے خونِ جگر سے نمود" و [illegible] ،
[illegible] اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] [illegible] ہے کہ ہوتے ہیں [illegible] اور [illegible]
[illegible] [illegible] کے [illegible] ہیں ۔

[illegible] معنوی سے مراد یہ ہے کہ :

" [illegible] میں جانے سے بعید لوازم اور [illegible] واسطے ہوں لیکن وہ
[illegible] میں [illegible] نہ ہوں اور [illegible] کے سمجھنے کے لیے ہمت
غور و [illegible] کرنا پڑتا ہو ۔ "

[illegible] اس قسم کے اشعار تو ضرور تعقید معنوی کے
[illegible] میں داخل ہو جائیں گے کہ :

[illegible]
[illegible]

[illegible] ہوگا لیکن مشکل یہ ہے کہ [illegible] اور [illegible] کے
[illegible] میں [illegible] بہت [illegible] مثالیں میں گی ہم ان [illegible] کے

۱ ۔ [illegible] ، بحث فصاحت و بلاغت ، ص ۱۹۹ ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱ ۔ [illegible] ، ص ۱۹۸ تا ۲۰۰ ۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۲۲

ہو رہا ہے ۔ ہو رہا ہے ۔ ہو رہا ہے ۔

3:47 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۲۲

حسن :

مسند ہر گز نہیں آساں تو ممکن ہے
بشر تو ہو ہی ہے مہ دشور بھی نہیں

مسند

بگڑتی بات ہے رہتی ہے شور جنوں ق
ہو بے حدۂ الفت عجب حسن و ذہن میں

مسند

رہبر جنوں لڑی نہ پڑو
ٹوٹے کا پاؤں ذرہیں ہے[1]

عشق :

یک قدم وحشت سے درس دفتر امکاں کھلا
جادہ جزائے دو عالم دشت کا شیرازہ تھا

بشارت :

صبح ہرو کا تری جب کہ مجھے یاد آیا
پھر لب محراب حرم پر دل ناشاد آیا

صبر :

سوتوں غم صبر کہ شب ہو چکی ہم دم
گل رت تو پھر باقی یہ افسانہ کہیں گے

---

[1] اس شعر میں بہت سی صنعتیں یکجا ہوگئی ہیں۔ مثلاً مراعات النظیر کہ دیوانہ، رہبر، جنوں کا ذکر ہے۔ ایہام بھی ہے۔ ٹوٹے کا پاؤں ذرہیں ہے۔ مراعات النظیر کا ایک پہلو ہے۔ مسند، رہبر، گڑی، پاؤں، ذرہیں کا ایہام مناسب بھی بہتی ہے کہ ٹوٹے کا پاؤں مسند نہیں ہوتا ہے اور اس معنی میں ذرہیں ہے قید مفید تو ہے ہی۔

۱۲۳

عشق :

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مرے جو دل کی
اگر شہ کہے مانگ کیا اثر ہے

(ہم سے ہو کھیل عشق ۔۔۔)

دعا :

ہمیں سوں کی حسرت ہے
تجھے کی خدا ہووے

عذاب :

روئے سخن کسی کی طرف ہو تو رو سیاہ
سودا ہیں ہم خراب، وحشت ہیں ہم کھلے

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

یہ تن و توش اور یہ رفتار
ہمی رفتار پر خدا کی مار

تکرارِ الفاظ (قبیح) :

ش : شراب پینے کی کرتی ہے فصلِ گل تکلیف
میں آئے ہیں تھے کے مدرسے کے

سے یار کے کمرے کے بنایا کمرا
ہو ہوا تو اسی در نے مقابل ہوا

سرے مصرعے میں تکرار حسن ہے)

ے کے لانے میں اگر چوک صبا نے دیر کی
ہے غضب آنے میں کیوں چوک قضا نے دیر کی

حسن ہے جو گرہ نیرے کی قسمت میں ہے
جس کی قسمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا

جس رحمہ کی ہو سکتی ہو [illegible]
[illegible] قسمت میں ہو کی

تکرارِ الفاظ (حسین) :

مودا : اشک آلس و خوں آلس و ہر لخت دل میں
[illegible] ہے پڑی مفلس میں

میر حسن :

میری میں [illegible] ی ہے فریاد و فغاں سر میں
نفس کو خوں فشاں کرلیں، قفس کو ہوستاں کر لیں

شاد عظیم آبادی :

کہاں گلوں کے وہ تختے، وہ [illegible] کہاں
بہار کو تو نظر لگ گئی، بہار کہاں

میر سوز :

سر پر اٹھائے پھرتے ہو دنیا کو تم سے ہم
اپنے میں کم نہیں ہو جو اپنے میں ہم نہیں

وحشت لکھنوی :

نوائے بلبلاں ہے یا ہوئی ہے لالہ کار آتش
گل آتش، غنچہ آتش، گلستاں آتش، بہار آتش

---

۱ - لکھنؤ : ۷۰-۶۹ -

3:47 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] :

[illegible] مجھ کو رائگاں نہ سمجھ
[illegible] ہے میرے دم کا [illegible]

[illegible] :

[illegible] ہے وہ روشنی
[illegible] میں بھی

[illegible]
[illegible] ہی جو اس پیرہن میں تھی

[illegible] ہوں میرا گزر
[illegible] تک ہے

[illegible] جیے ہم تو گزند پہنچے
[illegible] پہنچے، سب ڈھب پہنچے

[illegible] ہوں یہاں مری سب بیارمندی
[illegible] دل ربائی، یہ یہیں دل پسندی

توالیِ اضافات :

[illegible] ہے خط سو چکی ہے اور گزر اس پر ہو چلا ہے [illegible] عیب کی رمز عیانی یا صوتی ہے۔ محض کثرتِ اضافات سے کوئی عیب وجود میں نہیں آتا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے مشکل پسند

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مخالفت الیاس لغوی :

"[illegible] اردو کی صرف [illegible] طرح [illegible] جائز نہیں ہے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو جاتا ہے اور یہ محض دعوے صرف بڑا شاعر بن جاتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

راقم السطور [illegible]

[illegible]

[illegible] : [illegible]، ص ۲۵۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

فصاحت سے مراد یہ تھی کہ انشا پرداز ابلاغ معانی کے لیے موزوں ترین الفاظ و تراکیب کا انتخاب کرے اور اس معاملے میں احتیاط برتے تاکہ ذہنی تخلیقت کا جمالیاتی عنصر، جس کا تعلق اصلاً اظہار سے ہے، نمایاں ہو سکے . . . اگر یوں کہا جائے کہ فصاحت موزوں الفاظ کے انتخاب کا نام ہے تو بھی نادرست نہ ہوگا۔

بلاغت :

بلاغت کی یہ ہے کہ بلاغت کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا ہے۔ [illegible] موضوع پر بہت تفصیل سے بحث کی ہے، [illegible] جو خلاصہ کیا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے کہ کلام کا خوبصورت [illegible] فصاحت کی بدولت ہو [illegible] (بشرطیکہ زبان فصیح ہو) بلاغت ہے۔ [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاغت کس وقت وجود میں آتی ہے جب مقتضائے حال و معنی کا مسئلہ پیدا ہو جائے اور فن کار اسے [illegible] پردۂ اظہار و اخفا کے مسئلے میں جو بھی سجھوہ حد رکھے تھے قریب ترین راستوں سے پڑھے والے [illegible] ہے، اور اس کے بعد اس طرح قائم کرے کہ پڑھنے والے محسوس کریں کہ جو کچھ سمجھا جا رہا ہے [illegible] ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر ڈراموں اور فلموں کے ڈراموں میں مقتضائے حال و معنی کا مسئلہ پیدا ہو جائے تو یہ [illegible] پردہ نگاری اور مختلف افراد قصہ کے تشخص میں فرق چیزوں کا لحاظ رکھنا ہوتا ہے۔ مثلاً شاعر اور فن کار مختلف ہیں معنی اور موضوع کے مسئلے میں ہے ڈراموں سے وہ [illegible] ہوتا ہے کہ جو بھی ذہنی ہیں۔ اسے انگریزی میں Speaking in Character کہتے ہیں . . . مثلاً کوئی جوان جب

۱ - صنائع بدائع : تالیف سید عابد علی عابد، ص ۲۱۵—۲۱۰۔
ناشر مجلس ترقی ادب، لاہور۔
۲ - فکر ہنر : (جلد اول)۔

[illegible] کی [illegible] ہے تو [illegible] نے کہا کہ [illegible] ہوگی حد [illegible] بلکہ بھی اس کے [illegible] میں رچی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ پھر وہ ایسی زبان میں بات کرتا ہے جو لگے والے کو [illegible] کی طرح وہ [illegible] نسل میں داخل ہوتی [illegible] دیگر بلاغت کی [illegible] [illegible] [illegible]

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

کی مثال ت ... سے لفظوں کی اس کو شوار ہوری ہوں ؟
... ہیں ... شعر ہیں ... مثلاً :

... معنی کا قسمہ اس کو سمجھے
جو ... عب ... مرے شعر میں آوے

صنعوں کے ذکر کی ترتیب :

... چلا ... مسوق ... ہوں ...
... معنی ... حصہ ہے ...
... ہے ... کی ... ہے ...
... ہے ... ہے ...
... ہے ...

علامہ ... میں لکھتے ہیں :

... معنی ... ہیں
جس طرح ... ہیں

... گروہ ... ہیں رکھتے ہو ... و
معنی ... ہے ۔ ہم یہ دیکھ ... ہیں
(علامہ ... صاحب مراۃ ... ہے ... میں ...
طراری ... ہے ... ہے ۔ مگر افسوس ہے ... ہے
... بھی ... کے ... ہیں ... ہے) وزحدف ... ہے ...
... ہیں ... و معنی ... ہے ... معنی ... ہے
... ہوئے ... ہم صاحب مراۃ ... پر
بڑی مفصل بحث ... ہے ... کلام ... ہے ... معنی ... ہیں
... ہے ... ہے ... ہے ... ہیں
چاہیے ... ہے ... ہیں ... ہے ... ہیں
ترتیب ... ہے ... ہے ... ہیں ... کر دوں

3:47 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

البدیع

سید عابد علی عابد

... معنی جان کلام ہیں یا لفظ ۔ میں قسماً مستند تر کتابوں ... صنائع کی تشبیہ یا حوالہ ہے ... سب سے پہلے "معجم" سے تعرض ... اور ... میں کا ہوا ہیں ... صنائع ... یا مقصد ذکر ہی ہیں ہے ... اس ہے میں چہار ... فارسی کی ... معیار گفتار" کا ذکر کرتا ہوں ۔ فاضل مؤلف نے صدہا لفظی ... صنائع ... ہیں ... ہیں رکھا اور ان کی ترتیب میں ہجے حروف ... کو ... کر ... حروف تہجی ... ہے ... کا ... اس کا مقصد یہ ہے کہ فاضل مؤلف یہ رکھ صنائع ... و ... ہوئی میں کسی کو دوسرے پر کسی عنصر سے امتیاز نہیں ... ہے ... کے بعد ... صنائع کے سلسلے میں بھی روبہ ... ہے ۔ میں ہوں "معجم" اور "معیار گفتار" دونوں ... سے ... ہوں گا ۔

... پر لسان ... صدی کی وہ فارسی کتابیں جن میں علم بدیع ... وجود ہے ، تعداد میں ... ہیں ہیں ... کی ... کے اعتبار سے شعر العجم شبلی کی "الحدیقۃ سلاغب" ... صفر علی راہی کی "نادر عجم" یہی دو کتابیں ہیں

... صنائع میں ... کا ذکر کیا گیا ہے ... بہت سی ... ہیں ... ہو علم معنی میں ... ہیں ۔ علاوہ ازیں ... صنائع لفظی و معنوی ، معنی ... اور ... ہیں ، ان کا ... ہیں ہیں گی ہے ۔ ترصیع و تحسین وغیرہ ہے بحث کچھ ... ہیں ۔ در اصل "معجم" سے ... شعر سے بحث کی ہے اور اس میں صنائع لفظی کا ... کر کیا ہے ۔ ... ہے ... کا ... ہے ... حروف ... ہیں ... ہو علوم ... کی ... ہیں ... بعض صنعتیں ہیں ۔ ... ، بعد ... ہیں ۔ مصنفین اس طرح گڈمڈ ہو گئے ہیں کہ ... کو علیحدہ کرنا کتاب کی ... ہوگا ، کیونکہ مؤلف ... شعر سے بحث کر رہا ہے ، صنائع لفظی و معنوی سے ہیں ۔

... ہیں ... دوسری ... ہیں ... صاحب ... ہے ... ہیں ... ہیں ... ہیں

3:47 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible]

[illegible]

[illegible]

3:47 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ن تعریف پر غور کرنے سے معلوم ہوگا یا اس تصرف کی وجہ
ہ ہوجائے گی کہ علم معنی کی نظر میں صنع کا ہ
مناسب رہے کہ اظہار لال بھی میں بھی سادہ بیان سے
ہ ہر ہ ہے ۔ اپنی صاف منشا سے بیگانہ ہ
جاتا ہے ۔ پھر مزید شرح کی گنجائش نہ ہو گویا وہ
ہ ہی نہ ہو جائے ۔ یہ علم بدیع یا مصنف علم معنی کی غیر
ہ ہے ۔ ہ ہ ہ

3:47 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] ہے کہ اولاً و عرضاً مصرعے کی وہی صورت [illegible] ہے۔ پہلا مصرع پڑھ لے تو لاً پڑھا:

[illegible] ہے

عرضاً بھی [illegible] کی یہی صورت ہے۔ اسی طرح دوسرا مصرع طولاً ہے

آں دیدہ کہ عشق را دردم و بیدارم

اور عرضاً بھی یہی صورت ہے۔ طول میں سے دوسرے مربع سے شروع کیجیے اور نیچے اتر آئیے۔ یہی نسخہ اور چوتھے مصرع کا ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ محسن قیس رازی جیسا صاحب [illegible] اس دعوے میں کیسے گرفتار ہوگیا کہ یہ جیسی صنعتیں [illegible] کلام کے حسن میں اضافہ کرتی ہیں۔ بات وہی معلوم ہوتی ہے جو اوپر کہی جا چکی ہے کہ متوسطین کے زمانے تک [illegible] یہی صورت اختیار کر چکی تھی کہ وہاں حسن نظر آنے [illegible] صرف ذوق موجود ہوتی تھی۔

راقم سطور کے خیال میں صنائع لفظی کو بہت اہمیت نہیں دینی چاہیے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ہر صنعت کا مقصد یہی ہے کہ وہ شعر کے جمالی عنصر کی تشکیل کرے۔ اور جس صنعت میں یہ حسن ظہور و حسن ابلاغ میں معاون ہو تو پھر صنائع لفظی ہی [illegible] معنی سے ہوں ہی لڑنے بھڑنے ہوتے ہے، اس حد تک اس عنوان کے مقصد کو پورا کرتی ہوں گی۔

اب رہا صنائع معنوی کا مسئلہ تو اس میں راقم سطور نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جو صنعتیں جمالی عناصر کی تشکیل کرتی ہیں وہ ابھر کر دکھائی دیں، انہیں اسی سطح سے لیکر دوسرے پر ترجیح دی جائے کہ وہ مقصد نمود حسن کو کس طرح پورا کرتی ہیں۔ بعض جگہ شعر میں صنعت کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ صنعت کی موجودگی کا احساس ہونے سے ہوتا ہے اور ایسی صنعت بہت ہوں تو ہے مقصد کو پورا کرتی ہے جو نمود حسن ہے۔ شاد کہتا ہے:

[illegible]
[illegible]

3:48 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ے مصرع میں 'پوچھو نہ حال' اور دوسرے مصرع میں 'کھو ہ
ک حاص آہنگ پیدا کرتے ہیں۔ 'چشم دل آویز ہے' اور
گریس جہاز' میں جو مشابہت ہے وہ بھی مراعات نظیر دکھائی گئی
ے وہ بھی خوب ہے۔ اس میں جو بہ ضمنی بات پیدا ہوئی ہے
س و ہوا پنچیوں کی گردش ہے وہ علاوہ بریں ہے، اور اس
ے سیر و شکار کا لطف اور بھی خوبصورت ہے کہ دونوں میں
علاوہ اس کے بات بھی اپنی جگہ پر قائم ہے کہ ان کی
ں اس قسم کی مشابہت بھی بہت موثر ہوتی ہے۔ غالب
ہی ہے۔ اس شعر میں رنگ کے دونوں اشتراکی
شمہ دونوں سے گرچہ ذہن میں سطر میں یہ
ے شعر نے بلاشبہ دس میں عجیب و غریب لطف
ہیں۔

میں محسنات بدیع کا نہ صنائع معنوی سے پہلے بحث کروں گا نہ
محسنات صنعتیں کس گوشے میں موجود ہیں اور ترتیب میں کس
سے مقدم رکھوں گا کہ صنعت کی اہمیت پیش نظر رہے۔ صنعتوں
میں سے صرف وہ صنعتیں بحث کے لیے انتخاب کروں گا جو تمام حسن
کلام بدیع کے مقصد کو پورا کرتی ہیں اور محض برائے نام
ان صنعتوں کی ایک فہرست مرتب کر دینا بے معنی ہے۔ استشہاد
کے لیے شعر ایسے تلاش کروں گا جو اچھے، خوبصورت اور جامع
ہوں۔ یہ بھی کروں گا کہ محض صنعت کی مثال دینے کے لیے شعر
پیش ہی کیوں نہ ہو، نقل نہ کروں۔ اس مقصد کے لیے
مجھے دیوان ٹٹولنے پڑیں۔ جو صنعتیں زیادہ پُرسوز، معنی خیز
اور بدیع کے مقصد کو صحیح طور پر پورا کرنے والی ہیں، ان سے
زیادہ مقصد سے بحث کروں گا اور ان کی مثالیں بھی زیادہ دوں گا۔
تاکہ بات زیادہ روشن ہو جائے۔ اچھے اشعار کے انتخاب کی وجہ
یہ بھی ہے کہ پڑھنے والوں کا ذوق سلیم ٹھہرے گا اور وہ بدیع کو

ے متعلق کوئی بیان قائم نہ کر سکیں گے جب
گری کی مثالیں دیکھیں گے تو محض صنعت کا نام
ہے وہاں اس کی طرف سے
نہ صنعت تو محض تکلف صنعت دکھائی دیتی ہے
ن میں تعداد قوافی کی پابندی ہوتی ہے
میر کے اشعار
ی ان کی پوری وسعت
ہی ہوں۔ کسی مقام
ہی کیوں نہ ہو، نقل
ی کے ساتھ

کلام میں حسن و لطافت کا لحاظ رکھا ہے۔ ان کے
ہیں۔ ان کے

3:48 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

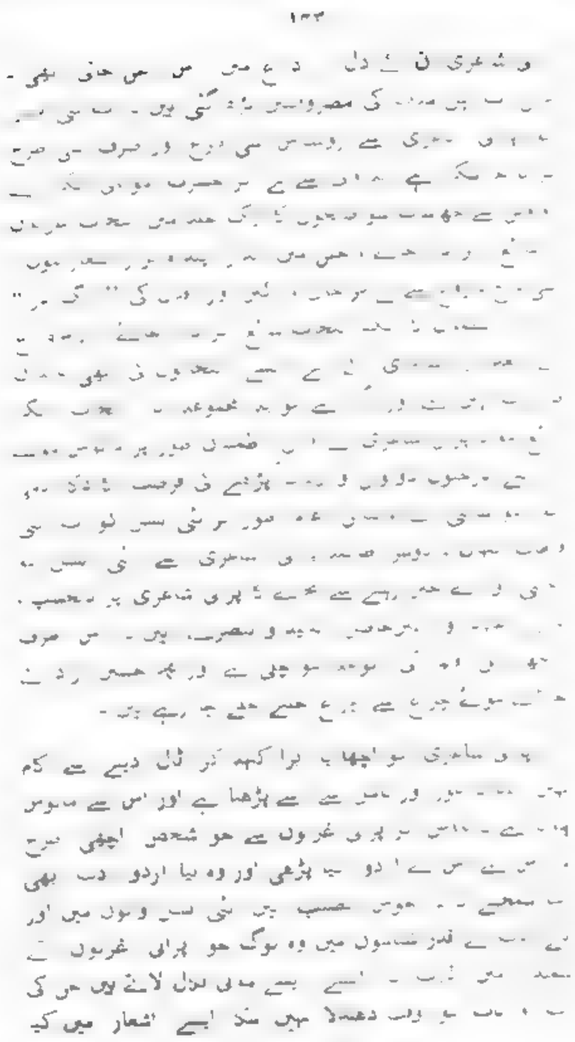

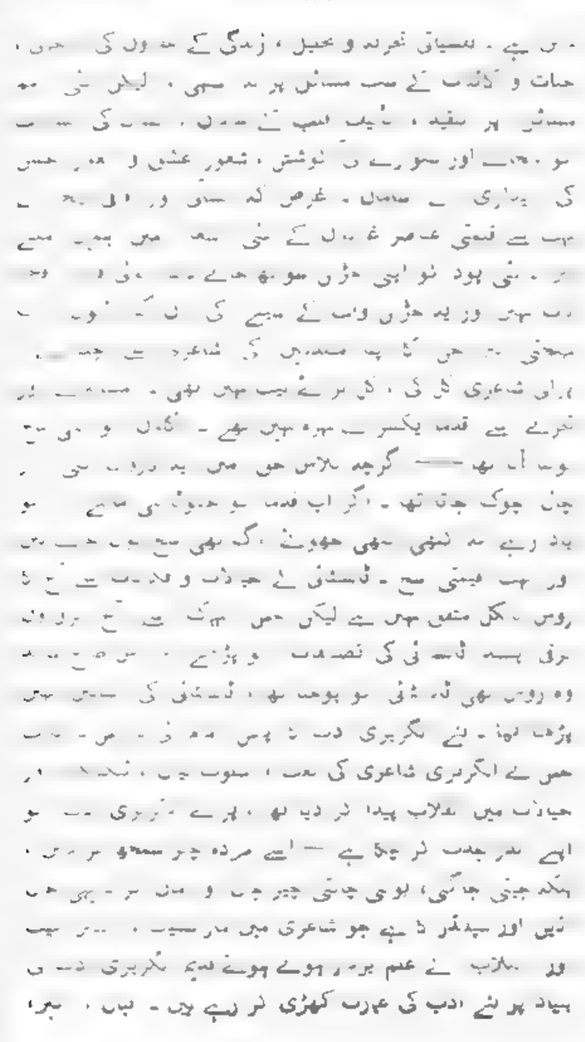

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur

حوس ، مجر ، ریدی ، حمی اور ہوری نئی شاعری کے نئی اور
ے سے ہاری قدیم شاعری سے کم مستفید نہیں ہیں ۔"

یوسف حسین خاں ریو ہوں ان لکھتے ہیں :

غ ت حمی سے بھی ر شعر کی رمزی اور ایمائی کیفیت
ی تکلف کے اڑھ جائے تو سامع اس سے نصف اندوز
ہوتا ، اور ے حسن پ ہو ہے سے
اور بصع سے قدم لیا ہے تو ضیف اس کی صرف ذہی سے
ہ ں حس ہ ت ہوتے ہوئے واب اور سے بھی
ہ ہ ہ

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] لکھنؤ ہی [illegible] بھی [illegible]
[illegible] میر صاحب (سید [illegible] مرثیوں [illegible]
مولانا سید علی حیدر [illegible] میر صاحب
شاعر معنی ہیں اور [illegible] مضمون گو ہیں۔ لیکن جب [illegible]
اور [illegible] کی طرف جھکتے ہیں تو امانت لکھنؤی اور شاہ نصیر [illegible]
[illegible]

[illegible] صنائع [illegible]
مراعاۃ النظیر، تضاد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی صورتیں اب [illegible]

ہی کی زبان سے [illegible] وہ ان مضمون کی اچھی صورتوں [illegible]
کہا کہتے ہیں:

"[illegible] مثالوں کے خلاف اسی مثالیں بھی ہیں جن میں [illegible]
لفظی جدت ادا میں جان ڈال دیتی ہے اور شعر کا مفہوم [illegible]
زمری اثر نہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے۔ یہاں صرف چند [illegible]
[illegible] ہے:

چھیڑ مت باد بہاری کہ میں جوں نکہت گل
[illegible] ہی گھر سے نکل جاؤں گا — امانت

کرے ہے رنگ آیا قید قفس سے شاید
خوں ہو گیا جگر میں اب دیکھتا ہوں کا — میر

زلفیں اس کی ہوا کریں برہم
ہم کو بھی پیچ و تاب سے سو ہے — میر

ترجمہ آوارہ جوں صبا ہیں ہم
ایک لگ چلے میں بلا ہیں ہم — میر

سحر برچید کہ ہے برق حرم
دل کے خوں کرنے کی فرصت ہی سہی (غالب)

کہ ہے [illegible] ہو [illegible]
بڑی [illegible] ہے [illegible]
(امانت لکھنؤی)

[illegible] ہے [illegible]
[illegible]
(شیخ [illegible])

جو گھر خاک ڈالو اب حنا کا خون ہوتا ہے
[illegible]
(نسیم لکھنوی)

صبیح جگت نے مصحفی کمال کی "تجھ ایاں مجھے بھی یاد ہیں"
ترجمہ کے مضامین سے [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دہوی شعراء کے ہاں
صبیح جگت اور بعض معاصر گویوں نے مضمون بہت کم لیے ہیں وہ ان
کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ رقم مستور کی تصنیف "تذکرہ
مضامین" سے رجوع فرمائیں۔

صاحب "شعر بھم" نے [illegible] لکھنؤ والوں کے متعلق یہ
لکھا ہے کہ وہ [illegible] بہت مستعمل طریقے سے استعمال

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۵۹

لکھتے رہے جنوں کی حکایاتِ خوں چکاں
(عبد)

(غالب)

(عابد)

(عابد)

۱ - اردو غزل : ص ۲۳۵-۲۳۶ -

۱۵۰

3:48 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] کا
[illegible] رنگ و نکہت
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

غمِ رو کا حسرت سب اور ذ[illegible]وں
مری [illegible]وں کی پتی، مرے [illegible] کی سی

حسرت کے [illegible] شعر [illegible] ہے [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے اور [illegible] [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible] [illegible]
[illegible] ہے [illegible] [illegible]
[illegible] ہے [illegible] [illegible]

مراعاۃ النظیر :

[illegible] ہے [illegible] [illegible]
[illegible] ہے [illegible] [illegible]
[illegible] ہے [illegible] [illegible]

[illegible] ہے [illegible] [illegible]

۱ - المعجم : ص ۲۸۳ -

[illegible] ہے [illegible] [illegible]

ارغوں [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

اور اسی [illegible]

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

---

۱ - [illegible] ہے [illegible]

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] جس میں اور کوئی سبب ہوتے بغیر [illegible] ہو۔ جیسے [illegible] گل، [illegible] سرو، نسرین، نسترن وغیرہ کا شمس، ماہ، چرخ، فلک، [illegible] وغیرہ۔

[illegible] کا شعر ہے:

[illegible] نسبتی ہے [illegible] سے [illegible] حظوہ
[illegible] ہوں مہ و خور، وہ ہے [illegible] سے [illegible]"

[illegible] بھی صنعت کی بہتی بیکار مثال کا کہ [illegible] وہ [illegible] اس صنعت سے بھی ہو وہ بھی ہوئے

[illegible] صعر علی روحی یکونے میں [illegible] سے [illegible] ہی [illegible] [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کلام میں [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] ہوں۔ مثلاً میں [illegible] کہا ہے:

چمن [illegible] میں گردد صعب تیر و پرش
شود [illegible] وجود [illegible] صعب [illegible]

[illegible] [illegible] اس [illegible] صنعت کی اس [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہو سکتی ہے[2]۔ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] صنعت مراعاۃ النظیر[1] اس کو [illegible] اور توفیق و [illegible] [illegible] و [illegible] بھی کہتے ہیں، یعنی جسے [illegible] استعمال [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] ایک دوسرے کے ساتھ سوائے [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] رکھتے ہوں۔ جیسے چمن کے ذکر کے ساتھ گل و [illegible] و غنچہ و سرو و صنوبر وغیرہ کا ذکر کرنا۔ اور [illegible] کسی چیز کے ذکر میں اس کے متعلقات کو بیان کرنا۔"

۱۔ [illegible] البلاغت، ص [illegible]۔
۲۔ دیکھیے: ص ۲۸۹۔

مثالیں جو دی ہیں وہ کم و بیش سب، وقف کی ہے دونوں ہی [illegible] کرتی ہیں۔ مثلاً یہ شعر بھی مثالوں میں درج ہے:

[illegible] بھرت ہے [illegible]، [illegible] [illegible]
لکی کی صبح دنیا [illegible] سے [illegible]

اس میں مراعاۃ النظیر کی اچھی مثالیں پیش کرنے [illegible] [illegible] کہ فنکاروں نے اس صنعت سے [illegible] [illegible] [illegible] جہاں ضرورت ہوگی وہاں [illegible] و صنائع بھی [illegible] چلیں گے۔

عرض کیا جا چکا ہے [illegible] مراعات النظیر میں کسی [illegible] متعلقات یا متعلقہ کوائف ہوں جمع کیے جاتے ہیں [illegible] [illegible] یا قصرے کا ذہن آسمان ہو جاتا ہے جو فطرتی صنع کے [illegible] ہے۔ لیکن مراعات النظیر کی [illegible] سے [illegible] [illegible] کر دیا گیا تھا۔

مراعات النظیر:

آپ کو یاد ہوگا کہ اس صنعت کی تعریف میں [illegible] الفاظ و معنی کا ذکر تھا۔ نسبتِ تضاد خارج کر دی گئی تھی۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ در حقیقت، جیسا کہ ہمارے [illegible] بزرگوں نے کہا ہے، کہ "تعرف الاشیاء باضدادہا" کے مطابق [illegible] آج کل کے نظریہ[1] اضافیت کے پس منظر چیزوں کی [illegible] ان کی نوعیتوں کے اختلاف سے بھی پہچانی جاتی ہیں۔ اس میں [illegible] [illegible] کہ گورا ایک تعقل پیدا کرتا ہے جو کالے کی نسبت سے سمجھ میں آتا ہے اور بڑا، چھوٹے کی نسبت سے، اور یہ تعلقات تمام اضافی ہیں۔ رسل نے ایک جگہ آئن سٹائن کے نظریے کی تائید کرتے ہوئے اور اضافیت کی تعریف کے ضمن میں یہ کہا ہے کہ حقیقت اشیاء کی

۱۔ بصر: ص ۱۰۲۸۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سید عابد علی البدیع

عابد

...ہے اور تعیبِ اضافیت کے استفسار کے لیے دو چیزوں سے ... ضرورت ہے - وہ مسائل جنہیں ہیں نہ اگر علائے عصر میں ... ہوں اور ایک ... ہو جو آپ کے سر پر منڈلا رہی ہو یا ... ہو جو آپ کے ہے یا شہہ مشکل ہوگا ... چکر میں ... آپ دیکھ رہے ہیں - ہماری چیز کی سست سے حرکت اور ... - مضمون نگار ہونے ... صنعت تضاد کے بغیر در اصل ... ہیں ہوں اور ہی دو صنعتیں ایسی ... عصر حاضر کے شعر ... شعوری - غیر شعوری طور پر کام لیے ہیں - تضاد کا ... معنوں سے ... میں ... جائے تو مختلف قسم کے اشعار ... جائیں تاکہ ... دو صنعتیں مراعات نظیر اور تضاد یا طباق ... واقع ہوئی ہیں ، اور تخلیقی صناع ایسے فقرے کے ... جو محفوظ رکھے نے ہے (... کے بعد میں) ان کا ... صحیح ہے ... طور کا دفتر لیا جا چکا ہے - یہ ... سے ... میں ... ایک نمایاں رخ ضرور پیش ... - ... ہے تضاد کی تعریف اور مثالیں دیکھ لیجیے - پھر ... کی عربوں میں مراعات نظیر اور تضاد کے استعمال کی ... بار دیکھیے گا :

تضاد یا طباق :

... تنوی لکھتے ہیں : طبق ، مطابقت ، تطبیق ، تضاد اور ... اس صنعت کو کہتے ہیں کہ معانیٔ متضاد کو جمع کر دیا ... - وہ اس کی دو قسمیں بتاتے ہیں : حقیقی اور مجازی - جہاں معانیٔ متضاد ... میں حقیقی معنی میں استعمال کیے جاتے ہیں ، وہاں

---

۱ - بحار ، ص ۲۲۸-۲۲۵ -

... ہے :

... ہے اور موسم کی شدت کی تصویر کھینچی ہے :

... کا کچھ چرس گوری کے عنصر کی صرف ... کرنے سے جیسے ... گوری ، گورو روی ، گورہ موشی ، گورہ ہوں وغیرہ - ہندوستان میں ... ہے کہ معاملہ برعکس ہے - یہاں بہار تو ہار ہے ہی ،

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۵۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۶۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ضعف مراعات النظیر اور تضاد کے استعمال کی کثرت :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] صرف حروفاً تہجی و رسائی کی طرف اشارہ کرتا ہے بلکہ دونوں مصرعوں کی معنی کی طرف بھی متوجہ ہوتا ہے جو مضمون سے متاثر ہوتے بنتے ہوئے شعر کی فضا پر چھا جاتے [illegible] ہوئے ہیں۔ [illegible] ہے اور [illegible] وعدہ، غصب کہ یوں [illegible] ہے جو غزلیں [illegible] گی ہیں، غزلوں کے جو اشعار [illegible] ہوکہ مرعات نظیر، [illegible] کے صورت پیدا ہوتی ہے وزن بر عہد کے [illegible] سے جس قدر نے مصرعوں میں [illegible] زمزمہ سے جس طرح ڈھل گیا ہے:

مقدمیں :

میر تقی میر کی :

[illegible] پری رہی
[illegible] ہو رہی سو تمہاری رہی

[illegible] ہوگی
[illegible] کی تہ داری رہی

[illegible] ہو [illegible] ہوں گی
[illegible] سو بری رہی

[illegible] کس [illegible] ہوں
[illegible] ہو [illegible] ہی رہی

[illegible] ہوگی کہ جس گھڑی [illegible] عشق کا
[illegible] ہو [illegible] ہی رہی

---

(۲) اشرف علی خاں فغاں :

کہتے ہیں فصلِ گل تو چمن سے گزر گئی
اے عندلیب تو نہ قفس بیچ مر گئی

شکوہ تو یوں کرے ہے مرے شکِ سرخ کا
تیری لب [illegible] سو لہو سے بھر گئی

[illegible] تو میں [illegible] یوں کہوں
[illegible] جھوٹ [illegible] کر گئی

[illegible] جو پوچھے ہو [illegible]
یوں ہی گزر گئی مری، دوں بھی گزر گئی

اخر فغاں وہی ہے تمہیں بھلا دیا
وہ نہ ہوئے تو وہ التفت نہ سہی گئی

---

(۳) میر اسمٰعیل خاں حادں :

ہم سے کی ہے تو نہ اور دھومیں مچی ہے بہار
ہائے بس چلتا نہیں کیا مفت جاتی ہے بہار

لالہ و گل نے پھری طاق پہ ڈالا ہے شور
کہ قیامت ہے، موؤں کو بھی ستاتی ہے بہار

برگِ گل کی نہیں جاتی ہیں نظریں دیکھو سب
پھر انہی خوابیدہ فتنوں کو جگاتی ہے بہار

ہم گرفتاروں کو اب کیا کام ہے گلشن میں لیک
جی نکل جاتا ہے جب سنتے ہیں آتی ہے بہار

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

(۴) [illegible] چندپوری :

ن ہو کوئی نہ بدہوش شکستِ رنگ
سنتے ہیں گوش ہاں سے خروشِ شکستِ رنگ

[illegible] شفق کوں تو چار ور
کب ہوگی او شبِ خموشِ شکستِ رنگ

[illegible] ے مرے درد سے اسے
نیوکر نہ ہوں میں حلقہ بگوشِ شکستِ رنگ

[illegible] کے ضعف پہ گر تھ دل سے قبول
جانے نہ دست بدوشِ شکستِ رنگ

[illegible] حشاں سے میرے حذر نہ کر
جوں برق ہوں شعلہ فروشِ شکستِ رنگ

[illegible] ے بھی دوانہ ہوں میں نہ واں
ے غمِ بے خودی ہے، نہ ہوشِ شکستِ رنگ

[illegible] ہو پہنچے کہ وہ ترے
سمجھے ہے جو زبانِ خموشِ شکستِ رنگ

---

(۵) میر :

[illegible] نہیں اس بحر سے تھے جائے ن
چھاتیاں سلگی ہیں یسی کہ جلے جاتے ہیں

گوہرِ نوس [illegible] جی سے جاتا
[illegible] سوں سے مرے مد پہ ڈھلے جاتے ہیں

[illegible] ہے بھلا راہ وا ورنہ ہم
[illegible] ہیں [illegible] لیتم جیے جاتے ہیں

[illegible] حرماں و گلہ [illegible]
[illegible] وفا بھولے ہمیں [illegible]

[illegible] ہاں [illegible] میر ہمیں
گلہ [illegible] ہے کہ ہمی ہیں [illegible]

(۶) سودا :

[illegible] اس کو [illegible] لہو
[illegible] تسو کا مرا [illegible] لہو

[illegible] نگہ [illegible] ہے دل کا ہوں
تم ہی گر ہو [illegible] ہریہ لکھ لہو

[illegible] تجھی تو [illegible] ہو ناصحو
[illegible] تم سے جی تو کہ [illegible] لہو

[illegible] کی گفتگو سے تو [illegible] ہے لوٹے ہوں
[illegible] ہے اک نگہ کا گھیکر لکھ لہو

سودا موافق کا [illegible] ہے یار
سمجھیں مخالف اس کو لکھ اعتبار لکھ لہو

[illegible] ہے دل سے عشق کی وہ
[illegible] مہرباں پڑی ہے

[illegible] ہے تو ہندوستاں
[illegible] سوئے اصفہاں پڑی ہے

[illegible] خواب خور و خیز کا ہے
[illegible] نے خرماں پڑی ہے

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

متوسط :

۱ - مصحفی :

یہ خبر لو لے سی ہوگی کہ اس کوچے میں رات
داد رونے کی ہم اے ابر بہاری دے گئے

آپ تو جاتے رہے باتیں بنا کر مجھ کو آہ
بے خودی ، بے اختیاری ، بے قراری دے گئے

سب ہے عزم سفر ان کا سحر ہو مصحفی
وقت رخصت تو مجھے بیقراری دے گئے

خوب تھا یا خیال تھا کیا تھا
بحر تھا یا وصال تھا کیا تھا

مصحفی شب جو چپ سو بیٹھا تھا
کیا تجھے کچھ ملال تھا کیا تھا

جی لبھی جا حرص غنچہ کی سا نہ نسیم
نہیں تو قدمہ نوبہار ٹھہرے گا

آج کچھ سینے میں دل ہے بے خود و بے تاب سا
تر رہا ہے بے قراری پارۂ سیماب سا

حوض گل تر کیا ہی اس سے جھلکے ہے اس کا بدن
وہ جو پیر ہن گئے میں اس کے ہے اک آب سا

کیا کہوں حسن و لطافت جامۂ شبنم سے ہائے
نکلا ہی پڑتا ہے وہ گورا بدن مہتاب سا

مصحفی کیوں اجنت دل روے کا کہاں ہے قسم
ہے نہاں سحر تو آنکھوں میں بری ہوں دل سا

ٹکڑے سے ابر سب کٹھے
کٹا کلیجہ یاں کسی کا

جز آہ وہاں کوئی کرے کیا
تجھ بس نہ چلے جہاں کسی کا

تا فصل دگر رہا نہ ہرگز
اس باغ میں آشیاں کسی کا

۲ - حسن :

دل غم سے ترے لگا گئے ہم
کس آگ سے گھر جلا گئے ہم

ماتم کدۂ جہاں میں ہوں شمع
رو رو کے جگر سا گئے ہم

مانند حباب اس جہان میں
کیا آئے تھے اور کیا گئے ہم

کھویا گیا اس میں گو دل اپنا
پر ہار تجھے تو پا گئے ہم

تھا ہم میں اور اس میں وہ جو پردہ
سو اس کو حسن اٹھا گئے ہم

ہم نہ نکہت ہیں نہ گل ہیں جو مہکتے جاویں
آگ کی طرح جدھر جاویں دہکتے جاویں

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

جو کوئی آوے ہے نزدیک ہی بیٹھے ہے ترے
ہم نہاں تک ترے پہلو سے سرکنے جاویں
غیر تو راہ ہو گھر میں ترے مسجد اللہ
اور ہم دور سے در تو ترے تکتے جاویں
وقت ب وہ ہے کہ ابدؔ حس ہو کے بیٹھ
صبر و تاب و خرد و ہوش ٹھسکتے جاویں

(۵) جرأت :

ہے غضب ہی صنعت اس پہ ہے ای ہوئی
جس پہ پڑی ہے نگہ ہر ک کی لبھائی ہوئی
یاد آ جاتی ہے تو روتا ہوں کیا مند ڈھانپ ڈھانپ
بھولی بھولی صورت اور آنکھیں وہ شرمائی ہوئی

شب تصور میں کسی مہرو کی آنکھوں کے حضور
چار سو اک نور کی چادر تھی پھیلائی ہوئی
یا برہنہ ، مو پریشاں ، آہ بر لب ، رنگ زرد
دست بر سینہ ہے اور صورت ہے گھبرائی ہوئی
دوڑ دوڑ آنے سے جرأت کے رکو مت کیا کرے
اس بچارے کی طبیعت تم پہ ہے آئی ہوئی

بڑھے ہے بزم میں جس شخص پر نگاہ تری
وہ دل کو تھام کے کہتا ہے اف پناہ تری

(۶) انشا :

پرتو سے چاندنی کے ہے صحن باغ ٹھنڈا
پھولوں کی سیج پر آ کردے چراغ ٹھنڈا[1]

۱ - تصاد مجازی کا رنگ دیکھیے ۔

[illegible] درد کی [illegible]
[illegible] ہوں [illegible]

[illegible] کہیں [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible]

[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible]

[illegible] کیا [illegible] ہو در [illegible] پر
[illegible] ہی ہو [illegible] اور [illegible] ہیں

[illegible] "[illegible]
[illegible] ہوئی [illegible] ہیں

[illegible] [illegible] سے آنکھیں لڑا
[illegible] [illegible] ہیں شاید ٹوٹ جائیں

متاخرین :

(۱) نسیم (اصغر علی خاں) :

دل سمجھ نہ پاس عزیز و نگاہ فرض
عاشق کے واسطے نہیں رسم زمانہ فرض

صدیے اٹھا رہا ہوں وہ تارک دسع ہوں
کر رہا ہوں موج نکہت گل کا نذرانہ فرض

۱ - پرانی کہانیوں کا زندہ الو ۔

۲ - دل : زاہد کا دل نہ خطر میخوار توڑیے
سو بار توبہ کیجیے ، سو بار توڑیے

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

مصحفی نے بھی [illegible] ہوں تو حوف یہ
لطف ہو نہیں گئی غزلِ عاشقانہ فرض

جو قابلِ شنید نہ ہو داستانِ غم
کہنے [illegible] سنے [illegible] فرض

(۱) ص. لکھنوی :

[illegible] نہیں عشق میں نہیں
سوں بزم غیر سے تمہیں کیسا اٹھا لیا

[illegible]
جب بادہ میں شراب کا شیشا اٹھا لیا
سوس نے دس ورق کا رسالا اٹھا لیا

بہار نے الٰہی چمن پری ہو جائے
یہ زرد زرد ہر اک سے ہری ہری ہو جائے

چھوے جو وہ بط مے کو تو جاں پڑ جائے
وہ مسہ لگائے تو بت لعبت پری بہ جائے

---

(۲) ذوق :

ترسے ہے مانگنے ہی پھیرنے چتون کو لگے
پھرے کیا لعل لبِ غیرتِ گلشن کو لگے

ہاں تاسا دم ناک فگنی خوب نہیں
بھی چھاتی مری تیروں سے چھی خوب نہیں

بزم میں تو دُرِ دندان نہ دکھا ہنس ہنس کر
کوئی کھا جائے جو ہیرے کی کنی خوب نہیں

اس روئے تابناک پہ ہر قطرۂ عرق
گویا کہ اک ستارہ ہے صبحِ بہار کا

موت ہی سے کچھ علاجِ دردِ فرقت ہو تو ہو
غسلِ میت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو

دستِ محشر سے ہے دامن گیر مرتضیٰ کا
پست ہمت یہ نہ ہووے پست دامن ہو تو ہو

ہو تو ہو آباد کیوں کر یہ خراب آباد دل
عشق غارت گر اگر دنیا سے غارت ہو تو ہو

تلخ کامی ہی میں گزری زندگی عمر بھر
جانِ شیریں کے دیے سے کچھ حلاوت ہو تو ہو

کل جو اک پگڑی ہوئی تھی میکدے میں رہن مے
ذوق وہ تیری ہی دستارِ فضیلت ہو تو ہو

---

(۳) مومن :

دفن جب خاک میں ہم سوختہ ساماں ہوں گے
فلس ماہی کے گلِ شمعِ شبستاں ہوں گے

---

۱ - دیوان ذوق مرتبہ مجلس ترقی ادب (ن : آدمیت ہے ہے بالا) -

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۸۱

خاوک انداز حذر ہر دیدۂ حیراں ہوں گے
ہم بسمل کئی ہوں گے ، کئی بے جاں ہوں گے

ہم نکالیں گے سر اے موجِ ہوا بس تیرا
اُس کی زلفوں کے اگر بال پریشاں ہوں گے

تاب نظارہ نہیں آئنہ کیا دیکھنے دوں
اور بن جائیں گے تصویر جو حیراں ہوں گے

یاد ہم ہیں تو ہوئے ایسے فراموش کہ ہم
تجھ کو یاں بھی جفا کے نہ پشیماں ہوں گے

عمر ساری تو کٹی عشق بتاں میں مومن
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

مومن مقطع میں اپنے تخلص سے بہت خوب صورت کام لیتے اور اس کا بھی یہی انداز ہے ۔ مثلاً بعض اوقات تخلص مقطع میں یہ کہتے ہیں :

دوڑ میں ڈال خدا کو کوئے بتاں نہ چھوڑ
مومن خدا کے واسطے اتنا مکاں نہ چھوڑ

پھر مصرع ہے :

مومن نہ ہوں جو کام رکھیں لدعتی سے ہم

مقطع ہے :

دل ایسے شوخ کو مومن نے دے دیا کہ ہے وہ
محب حسین کا اور دل رکھے شعر کا سا

۱۸۲

غالب نے متعدد عام طور پر کہی جانے والی غزلوں کا جواب دیا ہے۔ وہ غزلیں اور کاریگر شعروں میں سے ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ صنائع و بدائع لفظی و معنوی پر [illegible] پڑھنے والے کی [illegible] طبع جھوم سے اس غزل کی شرح لکھی ہے [illegible] کے [illegible] ہوئے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ [illegible] ہے [illegible] مصرع شاعر کے ذہن کو [illegible] ہوئے ہے۔ اس غزل میں [illegible] اور مسعود حسن رضوی شرح کرتے ہیں :

شکوئے کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے
یہ بھی مت کہہ کہ جو کہیے تو گلا ہوتا ہے

(۱) حسن مرا کہ وہ ہے بارہ برم سخن
شاہ کی مدح میں یوں نعمہ سرا ہوں ہے

(یہ قطعہ بند ہے لیکن اسی شعر کے متعلق ہے جو مولانا کا زد عمل پہلے شعر میں درج کردہ مقصود ہے ۔)

اس قطعے کا مقطع ظاہر ہے ۔ پہلے شعر میں لفظ بارہ ایسا دلکش ہے جیسے تار و رباب پر نغمہ ۔ ہمسے نے نغمہ مطرب و نوسنج

---

۱ ۔ شرح دیوان غالب ، طبع لکھنؤ ۱۹۵۸ء ، صفحات ۲۱۳ - ۲۱۴ ۔

3:49 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سید عابد علی البدیع

عابد

وجہ تھے - انھی مصنف نے چھوڑ د اور 'ہاتھ' کو استعمال
کہ نہ دیکھو مجر میں حقیقت سے زیادہ حسن ہے -"

[illegible] :

[illegible]

[illegible] مضمون دوسر [illegible]

[illegible] اس شعر کو [illegible]

[illegible] قصیدہ

[illegible]

[illegible] شعر [illegible]

[illegible] کی

[illegible] صورت [illegible]

[illegible] اس میں ذکر صرف

[illegible] - پورے شعر میں حسن ہے

[illegible] - غرض کہ اس صورت میں شاعر نے قصد کیا
کہ 'ہاتھ ہونے' باندھنے چاہئے بھی دونوں 'قسم' کو 'ہونے' نے سا
[illegible] 'ہاتھ ہونے' کا فعل کیسے بنائیں - محاورے کو حیر

[illegible] دیوان عابد ، صفحات ۱۹۴ تا ۱۹۶ -

لیا تو 'درخت قلم ہونے' اور 'ہاتھ قلم ہونے' بولتے ہیں - جہاں مصنف
نے دوسرا پہلو اختیار کیا اور یہ مصرع کہا " ہرچند اس میں ہاتھ
ہمارے قلم ہوئے" اب جو دیکھا تو ہاتھ سے صد ہا فعل مربوط ہوتے
ہیں - ان میں سے مصنف نے کاٹنے کو اختیار کیا اس لیے کہ قلم
[illegible] جائے پائے اور ایسے مقام پر جہاں بہت سے مضمون رہ
جائے ہوں ، شاعر جمع بولنے پر مجبور ہوتا ہے - جب دوسرے
مضمونوں میں کوئی معنی حسن کا بڑھ ہوا نہیں ہے تو حسن مضمون
میں بھی مناسب ہوا ہے کیوں چھوڑیں - اس سبب سے کہ شاعر کی
طبیعت میں تناسب موسیقی نظری ہوتا ہے - اس سے ترجیح بلا مرجح
ہوتا ہے اور کبھی ہی طبع جیل رکھتا حسن کلام ہے کہ دو
مضمونوں میں یا فقروں میں ربط پیدا ہو جائے - اس سے زیادہ حرص
کرنا بھی لوحِ حرف کرنا ہے - عمدۂ ادب کی ایک وصیت مشہور
چلی آتی ہے کہ معنی شاہد کلام کی جان اور محاورہ اس کا جسم
[illegible] اور کہا اس کا پیاں و بدیع ہے - تو ہم شاعر کو معنی
[illegible] کہ اصلیں و بدیع کے گھوڑے کو [illegible]
[illegible] ہے ، وہ دربار ادب میں سوار کا کام سیکھتا ہے - اگر کہیں
[illegible] و بدیع و معانی کے پیچھے محاورہ بگڑ گیا تو گویا نرم نازک
[illegible] صورت عورت کے کئے میں ہے اور کان مخملیں کے چپے
بھی لی گئے تو وہ زیور جسم کے جان میں ہے - برخلاف
[illegible] بھی لطیف محاورہ' سلیس میں اگر ادا ہوگئے ، گو تشبیہ
و استعارہ صنعت بدیعی کچھ بھی نہ ہو ، تو وہ ایک حسین مزین
ہے جس کی سادگی میں بھی ہزاروں بناؤ نکلتے ہیں اور یہ محض
محشرستان معانی کا خط ہے - اس شعر میں مصنف نے کسی قدر بے
طرز کے خلاف کیا کہ ضلع کے پہلو کو اختیار کیا اس لیے کہ یہاں
بعض معانی ایسے چسپاں ہیں کہ لفظ کے لیے تناسب لفظی ڈھونڈھنے
کی ضرورت نہ تھی - اس کے علاوہ ہاتھ کا استعارہ شاخ کے ساتھ

3:49 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سامنے کا مضمون تھا اور ضلع کے پہلو سے جو لوگ کراہت رکھتے
ہیں اور اسے صنعتِ مبتذل سمجھے ہیں وہ اکثر ضلع کو چھوڑ کر
بیسے مقدم پر استعارہ و تشبیہ کے پہلو کو ہموار کرتے ہیں کہ یہ
اس سے بہتر ہے۔ مگر مصنف نے خلاف عادت پہلی اس پہلو کو
بھی ترک کیا ہے اور ضلع کو بھی۔ مگر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بھی قسم
ہوتی ہے، مہندی کی بھی قسم ہوتی ہے، گلاب کی قسم اور شراب کی
قسم اور رخسار کی قسمیں۔ اور اگر یہ قسم ہوں تو معنی رکھتے ہیں۔
قسم ہوں، دوسرے یہ کہ ہیں اور انگلی سے حک پر حرف لکھنے
سے لکھنے اس نے ہاتھ بھی قسم ہوئے۔ ان سب پہلوؤں کا مصنف
مصنف کے ساتھ دیکھا:

چھوڑا نہ درد کو یار نے لیکن ہم قسم ہوئے
ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

پردہ انھوں نے ہم سے نہیں دیکھو تو یہ
ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے قسم ہوئے

دشمن نے آ کے دشمنوں میں جا کے ہم
ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے [illegible] ہوئے

طالب ہے عروج کے ہم نخل کی طرح
ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

فانوس کی طرح سے لیا دل پہ داغِ عشق
ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے قسم ہوئے

توڑا کیا نہ دست ہوس کو شجر کی طرح
ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

قاصی کے گھر سے شیشۂ صہبا نکال لائے
ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

لکھی شکایت آنکھ چرانے کی یار نے
ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

[illegible] حظِ نظر کی
[illegible]

[illegible] کی صبح جزا گریباں [illegible]
[illegible] ہاتھ [illegible] قلم ہوئے

[illegible] خاکِ در پہ لکھا
ہرچند اس میں ہاتھ [illegible] قلم ہوئے

[illegible]

ہم سے تو جب بھی لکھی مکتوبی میں بات ہی لکھی
ہرچند اس میں [illegible] ہمارے قلم ہوئے

ہم نے حنا کی طرح لیا دل کو اپنے خوں
ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

چوری سے لوسۂ لبِ لعل و رخسار کے لیے
ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

کہلے دیا نہ ہم نے کسی محل و بے
ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے"

مصرعوں میں [illegible] ہے، وہ گرچہ [illegible]
شامل ہیں [illegible] مصرعوں [illegible]

3:50 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

معلوم ہوتا ہے۔ یہ بات بھی اگرچہ [illegible] فی البدیہہ ہوتی ہے، مراعات النظیر اور تضاد یہ کہیں کھیلے رہتے ہیں۔

۳) نظم لکھتے ہیں :

[illegible] مرحوم نے سنسے تک صاحب سے یہ مصرع پڑھا :

جیجے جیجے اس کی زباں سوکھ گئی

بیر صاحب نے یہ مصرع لگایا :

عروس گل ہے مناسب سے دیبا سفید
جیجے جیجے بدن کی زباں سوکھ گئی

[illegible] صاحب کو یہ مصرع بہت پسند آیا۔ ایک
صاحب نے فرمائش کی [illegible] اس پر مصرع لگاؤ :

جھومتی مست سے گھنگھور گھٹا آتی ہے

بھی سوچے سمجھے حال میں یہ مصرع آ گیا :

[illegible] صاحب ہے کہ [illegible] لگے میں [illegible] ہر
جھومتی مست سے گھنگھور گھٹا آتی ہے

[illegible] نے بعد میں بے فکری کی تو یہ مصرع تو ذہن میں آ گیا :

یہ عجب ہے کہ صراحی بھی کرے سجدۂ شکر
جھومتی مست سے گھنگھور گھٹا آتی ہے

[illegible] صاحب کو لام کی فکر میں تھے، یونہی سے کہتے لگے تو میں
نے یہ مصرع کہا ہے :

وہ اک زمانے کی آنکھوں میں ہیں سمائے ہوئے

---

۱ - شرح دیوان غالب : ص ۱۹۸ - ۱۹۹ -

میں نے یہ مصرع لگا دیا :

نہیں ضریح کے محتاج بے نشاں کے سرور
وہ اک زمانے کی آنکھوں میں ہیں سمائے ہوئے

[illegible] لگے کہ بے تو میرا مصرع بھی [illegible] ہیں [illegible] سید محمد اللہ میکدہ نے یہ مصرع :

ہر روز ہر ملاپ تو یک بار [illegible]

یک دوست نے میرے سامنے پڑھا۔ میں نے یہ مصرع لگا

ہر روز ہر ملاپ تو یک بار آہ

یہ [illegible] مشہور ہے کہ لکھنؤ کے ایک شیخ زادے، جو مرزا رفیع سودا سے ترسیل متحان طالب ہونے کے
لئے گئے تھے، مرزا رفیع سودا نے ترسیل متحان طالب ہونے کے
اس مصرع پر مصرع لگا دیں :

اے سنگ نازکی میں تو کامل نہ ہو سکا

سودا نے یہ مصرع لگایا :

شیشہ گدار ہو نے بدل نہ ہو سکا
اے سنگ نازکی میں تو کامل نہ ہو سکا

اور یہ نقل بھی ان کی طرف منسوب ہے کہ کسی نے یہ
مصرع :

اک نظر دیکھنے سے ٹوٹ نہ جائے ترے ہاتھ

سودا کے سامنے پڑھا تو انھوں نے یہ مصرع :

یعنی اتنا تو نہ تھا پردۂ محمل بھاری

3:50 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سید عابد علی البدیع
عابد

... دیا ۔ میں ... یک ... کہ مصرع لگانا بڑا ... ہے اور مشقِ
شعر کا بڑا ذریعہ ... خواجہ حیدر علی آتش کا طرزِ سخن مصرع
لگانے ہی پر منحصر ہے ... نکھٹو نے شعر کو بھی ... س اس
کی طرف مائل ... ورنہ اکثر لوگ موزوں ... عرض کہہ ... کرتے
تھے ... مصرعوں کے ... موجود ہونے سے بے خبر
رہتے تھے ۔ ... جیسے ... کو صرف ... وہ ذکر کرتے تھے کہ
میر ... علی صبا ایک ... کو دکھانے لائے ۔ میں بھی اس
وقت موجود تھا ۔ ... یک شعر ... نے پڑھا :

قفسِ گل میں مجھے ... ہے کہ گلشن سے نکل
بسی ہے پر کی ... تھا نہ صیاد کبھی

... نے یہ شعر سن کر کہا کہ 'بے پر کی اڑا' تم نے ... اور
مصرع لگانے میں ... کا خیال نہ رکھا ۔ یوں لکھو تو :

یہ ... مجھے کہتا ہے کہ گلشن سے نکل
بسی ہے پر کی اڑاتا تھا نہ صیاد کبھی

لیکن تجربے سے معلوم ہوا کہ بعض طبیعتیں خود خداداد رکھتی
ہیں ۔ وہ ایک ہی دفعہ میں چار شعر کہہ لیتی ہیں اور دونوں
مصرعے مربوط و دست و گریباں ہوتے ہیں ۔ جن کو خدا نے یہ وصف
عطا نہیں ... صرح مشق کرنے کی ضرورت ... ہے ۔
اور جو ... دونوں مصرعوں ... ایک ہی ... ٹھیک پڑتا ہے ،
... میں اصل ... شان اور بے ... بیان ایسی ہوتی ہے کہ وہ بات
ہرگز فکر کرکے مصرع لگانے میں نہیں حاصل ہوتی ۔"

پھر صنایع لفظی و معنوی کے غلط استعمال اور اس سلسلے میں

... کی غلطیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ... لکھتے ہیں :

... ہو رہا ہے ... میں ... الدھر
... کی پھر ... ژولیدہ ... ری نے

پھر ... ہ ... ہ جگر نے ... سوں
... ... و ... زی نے

پھر ... ہوئے ... کوہ ... صنعت
... ... ہ ... ہ ... ری ہے

... ... ن کا ... ہو ... ہ
... ... س کی ... ری نے

اس قطعے میں 'عدالت' و 'فوجداری' و 'سرشتہ داری' اور 'سوء ...
دینا' اور 'مسلمہ' اور 'زمانہ ساز' یہ سب ... بھی ... فصحا
کی زبان پر مکروہ ہیں ۔ غرابت کی وجہ ... ہے ... اہلِ زبان کی ...
ہوئی اصطلاحیں ... ہیں ، گو ... محاورہ یا ... سمجھی تو ... پڑے
... لیکن ابھی تک ان کا قواعد درست ... ہوا اور زبان ... نے
انہیں قبول نہیں کیا ۔ اور اگر زبان میں ان کو داخل بھی سمجھو تو
ان معنی خاص پر یہ سب لفظ ... ہیں ، ترکیب فارسی میں ... کا
... صحیح نہ ہوگا ۔ مثلاً 'عدالت' در ... کے معنی پر اور 'فوجداری'
... کے معنی پر اگر ... تو ... لفظ ... ۔ پھر ... عدالت
... اور ... فوجداری کہنا ترکیبِ فارسی لیونکر درست ہوا ۔
... کے اس شعر پر ... اعتراض چلا آتا ہے :

کسی کی محرمِ آبِ رواں وہ یاد آئی
حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

بعض گو لفظ 'محرم' ہندی ہیں ہے لیکن لگنا کے معنی میں ہندی ہے۔ پھر اسے اضافت فارسی کیوں دی۔ حال یہ کہ 'محرم' سے ہے فارسی و عربی میں ذوی الروح ہیں ہے اور 'محرم' فصیح نہیں ہوتا ہے۔ 'حرف' 'لفظ' 'اوراق' وغیرہ کے لئے ذوی الروح ہونا ضروری ہے۔ اور فصیح نے سمجھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض ہیں جنہیں ہے۔ ان لوگوں کے سمجھے ہوئے ہیں جو ہندی، فارسی، عربی سے واقف ہیں۔ مشہور و بڑے شاعر لکھتے پڑھتے ہیں۔ دوسرے شعر میں رسم کے تلفظ کی مناسبت سے 'سورشد' باندھی ہے۔ جس طرح فارسی نے 'سپیدہ دم' میں سے 'د' کی دال کو حذف کرکے 'سپیدم' بنا دیا ہے۔ مگر اس سے حکم کسی نے نکالا۔ 'سوتا' اس کے معنی میں اور 'مسند' خصوص کے معنی میں ہندی لفظ ہے۔ یہ تو میں نے ترکیب فارسی میں کوئی بھی غلط ہوگا۔ یہ مصرع :

ایک فریاد و آہ و زاری ہے

اس میں 'ایک' عدد سے ہے ہوا ہے، بلکہ یہاں 'ایک' سے معنی کثرت کا وضع ہوتا ہے۔ یہ بڑے غور سے کام لیا مصنف نے بندھا ہے فریاد گو عشق سے تسلی منصود ہے۔"

اسی طرح صنعت کی غیر محتاط صورت کے متعلق انشاء لکھتے ہیں :

کی ہے مسیحا نے ذکر میں تقریر
اچھے رہے آپ اس سے مگر مجھ کو جلا آئے

مطلب یہ ہے کہ "ہم کو اس امر میں کلام" ہے، یعنی ہم کہتے ہیں مصنف نے یہ سمجھا کہ 'کلام' کی جگہ 'تقریر' کہا

۱۔ شرح دیوان غالب : ص ۸۹۔

اور محاورے میں تصرف کرکے یہ وہ معنی ہی نہیں رہتے۔ آزاد لکھتے ہیں : ایک دن میں اوج سے ملا اور شعر مرحوم کا اس معنی پر ذکر آیا :

مقابل اس رخ روشن کے شمع گر ہو جائے
صبا وہ کانپ کے لگ جائے تو سحر ہو جائے

کئی دن کے بعد جو رشتے میں ملے تو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور کہا :

ہیں جو برگ گل خورشید کا کھڑکا ہو جائے
ہوا دستار فنک پر لگے، تڑکا ہو جائے

اور کہا کہ "دیکھا تم نے ورہ یوں باندھتے ہیں" ۔ میں سمجھ گیا کہ یہ طنز کرتے ہیں کہ 'سحر ہو جائے' ہوا باندھنے سے بندھتا ہے، یہ طنز ہیں۔ مگر تحمل کرکے میں نے کہا کہ حقیقت میں آپ نے کھڑکے کو آپ نے خوب ترجمہ کیا ہے اور مسکرانے میں لا کر۔ میری طرف دیکھ کر ہنسے اور کہا "بھئی واہ آخر شاگرد تھے، ہماری بات ہی لوٹا دی۔" اس میں سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوگئی کہ کھڑکا ہیں جس معنی پر "صبح ہو جانا" بولتے ہیں اس میں "تڑکا ہو جانا" محاورہ ہے۔ اور سحر ہو جانا دونوں خلاف محاورہ ہے۔[1]

رعایت کے متعلق نظم کے قول کے مطابق عاشق کی خوبی خوبی یہ ہے :

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

"یہ شعر رنگ و سنگ میں گوہر شہوار ہے۔ ایک نکتہ یہ ہے

۱۔ شرح دیوان غالب : ص ۱۳۶۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ترہ جسے کہ یہاں مخاطب کے لیے دو لفظوں کی گنجائش ہوں میں ہے ۔ ایک تو 'اے وفا' دوسرے 'سنگ دل' وزنِ اے وفا کا سے بھی مناسب رکھتا ہے ۔ معنوی اور لفظی اس سبب سے کہ اول شعر میں 'وفا' کا لفظ گر چکا ہے اور 'سنگ دل' کا لفظ بھی معنوی ہی مناسب ہے اور لفظی بھی ویسی ہی مناسب ہے ، اس سبب سے کہ آخر شعر میں 'سنگ آستاں' کا لفظ موجود ہے ۔ لیکن مصنف نے لفظ 'اے وفا' کو ترجیح دی 'سنگ دل' کو ، یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انھوں نے اے وفا کو ترجیح کیوں دی ہے اور 'اے وفا' کو 'وفا' سے بہتر کیوں سمجھا ۔"

نصہ کے انتقاد کے باوجود جس خوب صورتی سے متاخرین میں عاب ، شبلی ، سالک اور حالی نے مراعات النظیر اور تضاد سے کام لیا ہے ، وہ صرف ان کے ذوق سلیم ہی پر دال نہیں ہے ، بلکہ اس دور کی بھی شہادت مہیا کرتا ہے کہ قدیم سے جمالیاتی عنصر کے رموز و اسرار بیشتر انھی دو صنعتوں میں مخفی و مستور تصور کیے جاتے تھے ۔ میں سوائے ان صنعتوں کے ہے کوئی عذر پیش نہیں کرنا چاہتا ۔ ایک دو شعر ادھر ادھر سے منتخب کر لیا جائے تو وہ صرف منہ بنتی ہے ۔ لیکن ان صنعتوں کے استعمال اور ان کی نثر غزلوں کے شعر کی کثرت سے ظاہر ہوگی ۔ ان مثالوں سے تحسین فن کار کے ذوق کی جلا بھی مقصود ہے اور ضمناً یہ ثابت کرنا بھی کہ مشرق و مغرب کے جمالیاتی نظریات کے بعد کے باوجود تخلیقِ حسن کا عمل اتنا ہی پُر اسرار کیوں نہ رہے ، یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ صناع کو ایک قدرت خاص حاصل ہے ۔ ایک ملکے پر عور ہے اور وہی 'ورائے شاعری چیز ہے دگر ہست' کی طرح 'صنعتوں کے سوا کچھ اور بھی ہے' کا مصداق ہے ۔ بعض جگہ صنعتیں اس طرح جور دروازے سے اندر آئی ہیں کہ شعر کی مختلف سطحوں پر غور کرنے سے ان کی موجودگی کا سراغ ملتا ہے ۔ میں غزلیں نقل

کرتے وقت کہیں کہیں اس حصے کی طرف اشارہ کرتا ہوں ۔ یہ میں عرض کر چکا ہوں کہ بدیع کے تمام صنائع لفظی و معنوی کا احاطہ مقصود نہیں ہے نہ پوری غزلوں میں تفصیل ملتی ہے ۔ ان سے موجودہ رجحانات ۔ مطالعہ محبوب کرنا مقصود ہے اور صرف ان صنائع و بدائع لفظی و معنوی کا ۔ اشارہ مقصود ہے جو تنوع کر کے تخلیقی فن کار کے کام آسکتی ہیں اور جو واقعی ہر شاعر عصر کی کوئی نہ کوئی رمز اپنے اندر بھی رکھتی ہیں ۔ اگر حصے صرف متخصص سے کام گے تو وہ بے حاصل ہے ۔ نئی نسل جو ان صنعتوں کو بیکار سے ثمر سمجھتی ہے ۔ ان کے کلام کے تجزیے سے بھی بات کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ یہ صنعتیں وہاں موجود ہیں اور عمل تخلیق میں ہم شعوری طور پر بھی شریک ہوتی ہیں ۔ ان متاخرین میں عاشق ، شیدا اور سالک و حالی کا کلام دیکھیے اور ان میں ان صنعتوں کی بہار ملاحظہ فرمائیے ۔ بعض منتخب نمونوں پر چکن غزل کے تمام شعر و عمل کر دیا گیا ہے کہ پوری تصویر نے سامنے آجائے ۔

غالب :

مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے
جوشِ قدح سے بزم چراغاں کیے ہوئے

پھر تا ہوں جمع پھر جگرِ لخت لخت کو
عرصہ ہوا ہے دعوتِ مژگاں کیے ہوئے

پھر گرمِ نالہائے شرر بار ہے نفس
مدت ہوئی ہے سیرِ چراغاں کیے ہوئے

---

۱ - رات بھر میں نے جلائے سرِ مژگاں تارے
مجھ کو تھا وہم کہ ہوں رات گزر جانے کی

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۸۵

پھر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب
عرضِ متاعِ عقل و دل و جاں لیے ہوئے

جاتے ہے پھر کسی بتِ مغرور کی طرف
سجدے سے تیرِ غمزۂ مژگاں لیے ہوئے

کب لوٹتا ہے دیکھیے پھر باغ سے بہار
چہرہ فروغِ مے سے گلستاں کیے ہوئے

عہد کہاں ہے یہ کہ ہے منتظر نگاہ بہت سے
رنج کشِ کم ہے منتِ کندہ بہت ہے

کہنے ہوئے ساقی سے حیا کی ہے ورنہ
ہے یوں کہ مجھے دردِ تہِ جام بہت ہے

ہے تیر کہاں میں ہے ہدف کہیں میں
گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے

ہیں اہلِ خرد کس روشِ خاص پہ نازاں
پابستگیِ رسم و رہِ عام بہت ہے

---

۱ - مصحفیؔ و رسوا غالب :
ہے شکستن سے بھی دل نومید یارب کب تلک
آبگینہ کوہ پر عرضِ گرانجاں کب کرے

۲ - یہاں 'اک' کی حیثیت مشتبہ ہے ۔ 'اک' انگور کی بیل کو کہتے ہیں اور اس کا تعلق فروغِ مے و گلستاں سے ظاہر ہے ۔ لیکن عجب معلوم ہوتا ہے اور صحت بھی ایہام تناسب ہے جس کا ذکر دور بعد آیا ہے ۔

۳ - غالب تدفر کے عیب کو بہت کم برداشت کرتا ہے ، لیکن یہاں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

۱۸۶

رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھ سے تو مے حلال ہے اس پر حرام ہے

ہے مہر گر اب بھی نہ بہ بات کہ ان کو
آتا نہیں اور مجھ پہ غصہ بہت ہے

ہوں ہوں ہوں اگر آنکھ سے ٹپکا نہیں اے مرگ
رہنے دے مجھے یاں کہ ابھی کام بہت ہے

ہوگا کوئی ایسا بھی کہ غالب کو نہ جانے
شاعر تو وہ اچھا ہے پہ بدنام بہت ہے

مسافرانِ تہی بد نکل تجلی کو نور کی
فرصت کہاں تیرے قافلہ و رخ سے ظہور کی

اک خوں چکاں کفن میں کروڑوں سناؤ ہیں
پڑتی ہے آنکھ تیرے شہیدوں پہ حور کی

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ)
دوسرے مصرع میں تقطیع سے یہ بات روشن ہوتی ہے کہ اس ٹکڑے 'یہ رنج کہ کم ہے' میں 'کہ' کی ساقط ہو جاتی ہے اور کلمہ 'ٹکڑے' باقی رہ جاتا ہے ۔ لیکن اس عیب کو برداشت نہ کیا جائے تو مصرع تو درست ہو جاتا ہے لیکن اور دوسرے مصرعے میں بھی 'کہ' کے اسقاط سے جو شعر میں تاسکنی پیدا ہوتی ہے ، اس کا بھی نہ ہونا ۔

۱ - اس کلمے کو غالب لغوی معنی میں بھی استعمال کرتا ہے اور آنکھ لوگ عجب لطف اٹھاتے ہیں ۔ مثلاً :
شاہدِ ہستیٔ مطلق کی کمر ہے عالم
لوگ کہتے ہیں کہ ہے پر ہمیں منظور نہیں

۲ - عرفی کا مشہور شعر ہے لیکن غالب کے ہاں عملِ تخییل میں فرق ہے:
حلہ با سوختہ اند اہلِ بہشت از غیرت
تا شہیداں تو حوریں کفنے ساختہ اند

3:51 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۸۵

پھر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب
عرضِ متاعِ عقل و دل و جاں لیے ہوئے

جاتے ہے پھر کسی کی تمنا میں تیر
سینے سے تیرِ دیدۂ مژگاں لیے ہوئے

کب لوٹ جائے نوکِ تبسم[1] ہے منتظر
چہرہ دروغ[2] کے سے گلستاں کیے ہوئے

عمداً کہاں میں ہوں دلِ ناکردہ سہو ہے
یہ رنج کند کم ہے مئے کہنہ بہت ہے

کہنے ہوئے ساقی سے حیا آتی ہے ورنہ
ہے یوں کہ مجھے دردِ تہِ جام بہت ہے

ہے تیر کہاں میں ہے دلِ صید کہیں میں
گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے

ہیں اہلِ خرد کس روشِ خاص پہ نازاں
پابستگیِ رسم و رہِ عام بہت ہے

۱۔ مصحفِ رسورِ غالب :
ہے شکستن سے بھی دل نومید یا رب کب تلک
آبگینہ کوہ پر عرضِ گرانِ جاں کرے

۲۔ یہاں 'اک' کی جیسٹ مشتبہ ہے۔ 'اک' انگور کی بیل کو کہتے ہیں اور اس کا تعلق فروغ مے و گلستاں سے ظاہر ہے۔ لیکن یہ معنی معلوم ہوتا ہے اور صحت بھی ایہام تناسب ہے جس کا ذکر آگے بعد آیا ہے۔

۳۔ غالب تساہل کے عیب کو بہت کم برداشت کرتا ہے، لیکن یہاں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

۱۸۶

رسمِ رہ ہی پہ چھوڑو مجھے کیا سوفِ حرم ہے
اونٹوں کے لیے حلۂ احرام بہت ہے

ہے قہر گر اب بھی نہ بنے بات کہ ان کو
انکار نہیں اور مجھے ابرام بہت ہے

ہوں ہوں مگر آنکھ سے ٹپکا نہیں اے مرگ
رہنے دے مجھے یوں کہ ابھی کام بہت ہے

ہوگا کوئی ایسا بھی کہ غالب کو نہ جانے
شاعر تو وہ اچھا ہے پہ بدنام بہت ہے

مصفا[1] تھی بہ نظارگیِ تنگیِ گور کی
فرصت کہاں تری قدِ پرواز سے ظہور کی

اک[2] خوں چکاں کفن میں کروڑوں بناؤ ہیں
پڑتی ہے آنکھ تیرے شہیدوں پہ حور کی

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ)

دوسرے مصرع میں تقطیع سے یہ بات روشن ہوتی ہے کہ اس ٹکڑے 'یہ رنج کہ کم ہے' میں 'کہ' کی ساقط ہو جاتی ہے اور کلمہ 'ٹکڑا' باقی رہ جاتا ہے۔ لیکن اس عیب کو برداشت نہ کیا جائے تو مصرع تو درست ہو جاتا ہے لیکن اور دوسرے مصرعے میں قصد ہے۔ 'کم' کے قبضاں سے جو شعر میں تاسکی پیدا ہوتی ہے، اس کا بیان نہ ہو سکا۔

۱۔ اس کلمے کو غالب نعوی معنی میں بھی استعمال کرتا ہے اور آئینہ لوگ عجب لطف اٹھاتے ہیں۔ مثلاً :
شاہدِ ہستیِ مطلق کی کمر ہے عالم
لوگ کہتے ہیں کہ ہے پر ہمیں منظور نہیں

۲۔ عرفی کا مشہور شعر ہے لیکن غالب کے ہاں عملِ تحویل میں فرق ہے:
حلہ با سوختہ اند اہلِ بہشت از غیرت
تا شہیداں تو حوریں کفنے ساختہ اند

3:51 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۸۷

آمدِ بہار کی ہے جو سُن سے بعد سمع
اڑتی سی اک خبر ہے زبانی طیور کی

گو واں نہیں پہ واں کے نکالے ہوئے تو ہیں
کعبے سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی

عابد گر اس سفر میں مجھے مے تو لے چلیں
حج کا ثواب نذر کروں گا حضور کی

خموشیوں میں تماشا ادا نکلتی ہے
نگاہ دل سے تری سرمہ سا نکلتی ہے

فسردگی خموشی سے بنی ہے شعلہ
ترے لبوں کے پرے میں حنا نکلتی ہے

نہ پوچھ سینۂ عاشق سے آب تیغِ نگاہ
کہ زخمِ روزنِ در سے ہوا نکلتی ہے

اس مرض کا خدا کرے کوئی
مرنے والے کی دوا کرے کوئی

جان جیسے کڑی کمان کا تیر
دل میں ایسے کے جا کرے کوئی

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

---

۱ - اس شعر میں 'اڑتی سی' کی تعریف نہیں ہو سکتی اور شعر کی بندش بے تکلف جادو ہے -

۱۸۸

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیوں کسی کا گلا کرے کوئی

شعلہ :

آج ہی کیا آگ ہے سوزِ دلِ کس تو کب نہ تھا
شمع ساں مجھ پر خوئے آتشیں تو کب نہ تھا

آج ہی کیا شرم و شوخی کو ملا ہے بہ
غیر سے بے باک، مجھ سے شرمگیں تو کب نہ تھا

آج ہی ٹیکہ لگے سے لگے کیا حرجِ جاں
بے تکلف بے تکلف مہ جبیں تو کب نہ تھا

میں پریشاں گرد اور محفل نشیں تو کب نہ تھا
ہر کہیں کس دن نہ تھا میں، ہر نہیں تو کب نہ تھا

---

۱ - اس شعر کے دوسرے مصرعے میں 'مجھ پر' کے کاف سے محفل نشیں کی آنچ کا صہار کیا ہے - باقی کھیل مراعات النظیر (غبار کا رنگ 'کس' میں دیکھیے) کا ہے -

۲ - تضاد کے کھیل سے قطع نظر 'شرمگیں' میں جان مرتا ہے - 'حیا' میں یہ بات نہیں ہے - اہلِ ذوق اس امتیاز کا لطف اٹھائیں گے -

۳ - دوسرے مصرعے میں پہلا 'بے تکلف' بے آرائش کے معنی دے رہا ہے اور تکرار نے آنچ پیدا کی ہے -
ذوق کہتا ہے :

مانگے ہے ترے چہرے پہ جھومر کا پڑا چاند
لا ہوسہ چڑھے چاند کا وعدہ تھا چڑھا چاند

۳ - 'پریشاں گردی' اور 'محفل نشینی' کا امتزاج دیدنی ہے -

3:51 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۸۹

[illegible] سنگ حرف ملامت ، واں گراں عرض نیاز
[illegible] جاں میں تب نہ تھا اور یاں تو تب تو تھا

[illegible] میں سرمۂ تسخیر کی ہم تب نہ تھے
[illegible] فسوں ہے تب سحر آفریں تو تب نہ تھا

[illegible] تو شک تب میں ابھی ہم کو وہم رتبہ غیر
[illegible] ہم تب نہ تھے اور ہے یہیں تو کب نہ تھا

[illegible] مضطرب ، وقف سم ہم تب نہ تھے
[illegible] ہے وہ ، مصروفِ یں تو تب نہ تھا

[illegible] ہور میں ہمیں مسکر ہا دیا
دشمن تو اور دوست نے دشمنی بنا دیا

[illegible] ہے مگر عملِ سیمیا کیا
کشمکش تو ہو غمِ عدو سوس بنا دیا

۱۔ [illegible] صنائع اضداد کے ذریعے اپنی بوقلمیں کا اظہار کرتی ہیں ۔
۲۔ [illegible] ف ۔ ایک مادے سے ہیں اور تعلق ظاہر ہے ۔
شاد کہتا ہے :

[illegible] چشمہ ہم یار سے کس کو ہے بھی امید
[illegible] حکمِ دنیا دار کا

۳۔ [illegible] کے معنی اور بدگمانی میں فرق کتنا اچھا دکھایا ہے ۔
۴۔ [illegible] کی صفت میں تشریح آزاد رسائی کا عنصر پیدا ہوتا ہے ۔ اس
[illegible] میں فانی کے اس قصیدے کا مطلع دیکھیے
کشودی رخ قیر آگیں جہاں را فیروزاں کردی
نمودی چہر سپہر آئیں زمیں را آئیں کردی
۵۔ شعر بھی شہیدی ہے :
نگارا ، دلبرا ، یارا ، دل آرام ، وفادارا
محل زیں لاصبا بادی کہ مارا بے نشاں کردی

۱۹۰

[illegible] کا قصور بھی سب بناؤ میں
اس نے ہی کیا نگہ کو بھی پُرفن بنا دیا

صحرا بنا رہا ہے وہ افسوس شہر تو
جنوبے نے جس کے شہر تو گلشن بنا دیا

پروانہ ہے حسوس کہ حکم سحر ہیں
ہیں بے تعمد تر کہ تو زن بنا دیا

تم لوگ بھی عجب ہو کہ دل پر یہ اختیار
شب موم کر لیا ، سحر آہن بنا دیا

سمجھے ہے اور کوئی دن رقیب خوار مجھے
عزیز رکھتے ہیں اب ان کے زاردار مجھے

اگر کہو کہ تو عاشق نہیں میں سچ مچ ہوں
تمہاری بات کا ایسا ہے اعتبار مجھے

۱۔ اردو کے معرکے کے شعروں میں ذہن ہے اور لگ گھی معنوی
حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ عورت بگاڑ کے باوجود بھی رشتگی کے
معنوں اور شیرہ و حنا کے مدلولات کو ہماری صریح محسوس حاضر
رکھتی ہے ۔
یہی بات شب کے اندھیرے میں ہو یں صاحبِ شوں
یہی بات دن کے اجالے میں حدا ہوتے ہیں
داغ کہتا ہے :
سب کو بت اور حدا تو ہو حدا کہتے ہیں
ہم بھی دیکھیں تو تمہیں دیکھ کے کیا کہتے ہیں
۲۔ غالب نے شعری نمود کے لیے نقش کیا ہے ۔ کھینچ تن کے 'اعتبار'
اور 'سچ' میں مراعات بنتی ہے ۔ غالب کا مضمون زیادہ اپج رکھتا
ہے :
نہ کہیو طعن سے تو پھر کہ ہم ستمگر ہیں
ہمیں تو خو ہے کہ جو کچھ کہو بجا کہیے

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۹۱

حبیب عشق میں تہذیب بھی ہوں ہے
ہ شوق بیع رہا، لہ سر شکار مجھے

محل ہوں ب مر ے وقت ابھی آ ے
م اور کرتے ہو وہی ہنس کے شہسوار مجھے

ھا لو رک ہرو م وہ تو میں حرو ں
لحہ مشہور کہوں ہو ، لحہ سپہار مجھے

بلاک حر رہا حرب ف ں
تمہارے شیفتہ معروف ہیں شعار مجھے

حسن میں قوی ہے تحریک بال حشاق
توانے بلکس مرغان شاخسار مجھے

ہزار دم سے کا ہوں ایک جنس میں
جسے سروز ہو نے کرنے سزار مجھے

۱ - دی

محمومہ داب دوء ہے محب
مرے لئے ہیں تو جیے کے مرہے

۲ - سنہار بہ معنی سہرہ ۔

۳ - میر کے شعر جو حاشیے میں مستحضر ہیں نقل کرتا ہوں ۔
دوسرا شعر مشکوک سمجھنا چاہیے :

۱ - عزل اس سے چھیڑی مجھے ساز دیہ
سزا عمر رفتہ کو آواز دیہ

۲ - میں ہیں لہ رہا چپ اے ہم صفیرو
تب آ ر دوں م بھی آواز دیہ

۴ - شیفتہ ہی کہہ سکتا تھا - حالیہ ہے - دیکھیے سوانح حیات ۔

۱۹۲

بڑے فساد انہیں شیفتہ خدا نہ کرے
لہ ان کی بزم میں ہو دل و اختیار مجھے
(دو غزلہ ہے)

محبت گئے ہو وہ گل گشت گلستاں کے ہے
صبا سس میں ہے گم شدے ے ہراں کے ہے

ہو لوے رہیب ہو ہوں تو ہنساں لیے
ہیں ہے ہوت سے ہر ہم ارمغاں لیے

وہ ہے ہیچ میں ہم تو ضرور رنجھے ؟
ہو ہیوں تو لہ دے حکم سیاں نے لیے

پڑے سانچ ں وہ ہوسگوں لہ ہ ہوجھ
یہ لکنہ سن ہے لہ اب ہے ہمدماں کے لیے

ہ ھ لیوں ۔ ہمیں ہ وصولوں سے رہنہ
لہ ہم زمیں لے جیے ہیں لہ آساں کے لیے

۱ - معلوم ہیں کس کا شعر :
برم جاناں میں جیے ہوں رکیوں ہ لہ رکھوں
مجھ کو حاصل ہو یہ قدرت تو مرا آ جائے

یہاں بھی حاشیے کے مستحضرات پر بھروسہ لہ ہے ۔
۲ - ترے معرکے کا مشاعرہ ہوا ہے ۔ ذوق، ضامنہ کی غزلیں ہیں - مومن اور غالب کے مطلع بہت مشہور ہیں :

مومن : دنیا بلا ہی شب ستم سکونِ جاں کے لیے
محشر بپا ہو مرگِ ناگہاں کے لیے

غالب :
تویدِ امن ہے بیدادِ دوست جاں کے لیے
رہی لہ طرزِ ستم کوئی آسماں کے لیے

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta

۱۹۳

ہوں گے جاں سے ...
گھر ... دور ... رسوئی ...

...
...
...
...

...
...
...
...

۱۹۴

...
...

حاں:

...
...
...
...

...

...

۱۔ ...

۲۔ ...

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۱۹۵

۱۹۶

ہوئی ہیں قبول دعا ترک عشق کی
دل چاہتا نہ ہو تو زباں میں اثر کہاں

سالک :

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

نظروں میں گھر رہے ہیں اشارات دلفریب
شاطگی ضرور ہیں حسن ادا کے

پ کی ہی نیابت ہی سہی
د ہوائی مری عادت ہی سہی

ترکے فریاد رہے کیوں حسنوں
ذرسانی کا شکایت ہی سہی

میکدے کی ہیں سہی گر زاہ
تو مسجد کی زیارت ہی سہی

دمِ عیسیٰ جو ہے واعظ اعجاز
یار کی بات کرامت ہی سہی

لوئی تو بات بسی کی نکلے
خندۂ صبحِ قیامت ہی سہی

وصل میں بت کا نہیں گر مالک
ح کی رات عبادت ہی سہی

---

۱ - شاطگی کا قریب نہیں سب ساؤ میں
اس سے ہی کیا نگہ کو بھی ہر فن سا دیا

۲ - محسنِ وعدہ تو نا دیر رہے گی قائم
یہ سے میخانہ ابھی ہی کے چلے آتے ہیں

۳ - اعجاز اور کرامت کے فرق اور مشابہت پر غور فرمائیے۔

۴ - یہ خاص اس دبستان کی خبر ہے کہ اپنے اوپر ہنسا غالب (اور اس کے شاگردوں کا بھی) کا شیوہ ہے۔

۵ - مالک اور عبادت میں وصلِ اشتراک ملحوظ خاطر رہے۔

ہ جب شمسان ہا چاہتا ہے
ہ نجمع ہ ماں ہو چاہتا ہے
جھ ہے ہ ہوں ہیں میں
ہ وہ بھی ہاتھوں ہو جاتا ہے
رنے غم سے ب ہم آدمی سے ہیں
ہ بھی ہاں ہوا چاہتا ہے
ہاب گرہ ہو گئے دل میں پر
مگر ہوئی ہوں ہو چاہتا ہے
ہیں اپنے ہر ہوئے وہ
ہیں ہو چاہتا ہے

---

۱ - مشاطہ سے مراد اس کے مطلب کی معجز بندی ہے۔
۲ - ہی ہے ہوں کے اس مضمون کو بدلا اور ہو ایک نئی ہ ت ہ
ہ جب ہو ۔ وہ کہتا ہے :

جب ضرور کہ مر جائیں جاں نثار ترے
ہی ہے ہوں کہ جیا جائے ہو ترے

ایک دوسرے ہے ہ غالب کا اس مضمون کا شعر مقدم ہے

ب ہنگامہ درد آرام و گوہر ہیبات
چہ کم ہ غمِ ہجر تو ہیں تو شود

ہ حال دی کی پیروی میں عصرِ حاضر کے شعرا نے بھی شعر کہے ہیں ۔ مثلاً :

آیا ہمارے حسے کا انداز سب کو یاد
جب ذکرِ جاں نثاریِ پروانہ ہو چکا

کوئی پروانوں کو سمجھاؤ کہ مرنے کے سوا
اور بھی چند مقاماتِ وفا ہوتے ہیں

۳ - یہاں گلستان کے گلستان ہونے کی خبر نئی چیز ہے۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

یوں دوست اس کو بھی تیری طرح سے
مدعا دشمن ہوا چاہتا ہے

دیکھ تو کہ اب کند بھی
ری چشم حیراں ہوا چاہتا ہے

[illegible] کوشش کرتے ہے [illegible] مصنوں کے ہوتے ہوئے بھی [illegible] ہو جاتی ہے اردو کے شعرا میں [illegible] ایک نرالے ہوئے [illegible] ہے جس کے عکس پہ [illegible] پر سورج کی [illegible] روح نے نور کا سماع پیدا کر دیا ہے [illegible] ہے۔ کے شعر بھی [illegible] لیکن غالب و [illegible] کے علاوہ کے [illegible] گوئی بات [illegible] معلوم ہوتی ہے جن میں حقائق Statements of Facts [illegible] دعوے کی گئی ہے۔ معاملہ بندی کوئی [illegible] جس کی ایسی شکل پیدا [illegible] ہے کہ بعض اوقات پڑھ دیجئے تو بعض اوقات دردے۔ اور یہ بھی [illegible] وہ [illegible] ہر شعر جملہ ہے کہ اس کی دونوں کے بعد ہی [illegible] کے [illegible] کا [illegible] سکتا ہے۔

[illegible] شعر اور [illegible] ان کے زمانے کے [illegible] شاعر [illegible] جس نے [illegible] Restraint

۱۰ بیارام ز خود ہرگز دے را
کہ می ترسم درو جائے تو باشد

۱۱ [illegible] کہ اے محو آئینہ داری
مجھے کس تمنا سے یہ دیکھتے ہیں (غالب)
بیکار ہے یہ غصہ کہ ان اس کی طرف دیکھو
آئینے کی کیا ہستی تم میری طرف دیکھو (درد)

[illegible] جیسے کہتے ہیں کہ حسن اور Balance [illegible] کو [illegible] [illegible] شعر میں [illegible] ہے کہ [illegible] ہو گئیں ہے۔ [illegible] وہ [illegible] ہو گئی۔ [illegible] اس نے [illegible] ہو دے [illegible] میر [illegible] [illegible] کی [illegible] ہو [illegible] [illegible] [illegible]

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta

داغ (کچھ صورت امیر سے بہتر ہے کہ نقال نہیں ہے) :

ہوں ہے خموشی مری فغاں کی طرح
نکلیں نہیں ہیں سب رو دل زباں کی طرح

[illegible] کے داغ محبت نے دل کو خاک کیا
[illegible] مرے باغ میں خزاں کی طرح

[illegible] ہے ضعف نے صدقے بٹھا دیا ایسا
ہے [illegible] در سے ترے سگ آستاں کی طرح

[illegible] صنائع و بدائع کے امتحان کے مقام تک نہیں پہنچتا ہم ان خاص [illegible] پر ہم حریص ہو جاتے ہیں

شاد :

[illegible] شاد اجمیے میں اس فضا میں [illegible] خوش گوار عنصر مصور [illegible] کے شعلہ بھی سن لیجیے :

داغ اور امیر کے کلام میں بہت اچھے شعر جو مل جاتے ہیں بیکر [illegible] مصور کا مؤقف یہ ہے کہ وہ صنعتوں کو صرف آرائش کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ [illegible] ہے۔ ورنہ اگر اس جہانی رمز [illegible] مقصود نہ ہو تو دلپذیر شعر داغ اور امیر کے دیوانوں سے منتخب کیے جا سکتے ہیں۔ بلکہ میں تو داغ کا بہت مداح ہوں [illegible] اردو کی بہتر شعری [illegible] علوم شعریہ کے اصول اسی کے ذریعے [illegible] اول تک پہنچے ہیں۔ اگر کچھ شعر ایسے نکل بھی آئے جہاں مراعات النظیر و تضاد کو ہم پس رمز و توضیح حقیقت اور [illegible] کی تکرار کے لیے استعمال کیا گیا ہے تو وہ بہت کم ہوں گے۔ [illegible] ہی رائے ہے۔ متخصصین داغ و امیر کے) شاذ اس میں ترمیم پیدا کرنے کے موجب ہوں۔

کیا تعجب ہے ان آنکھوں نے [illegible] میں سے
دل نے دیکھا [illegible] ہوں پہلوں سے

[illegible] چیز ہے، اک تلخ دوا ہے ساقی
میں نے جس بات کو اب ٹھان لیا ٹھان لیا

وہ فرشتوں کی بھی سنتا نہیں اے پیر مغاں
جس نے اک بار تجھے مان لیا مان لیا

میں فدا لغزش رفتار پہ [illegible]
دور سے کس نے تجھے دیکھ لیا پہچان لیا

[illegible] و غزل ہے :

[illegible]
[illegible]
لحد میں کیوں نہ جاؤں منہ چھپائے
بھرے محفل سے اٹھوا کر گئے ہیں

قدم اٹھتے ہوں [illegible]
کسی مسجد میں بیٹھا رہ گیا ہوں
ہوں اس کوچے کے ہر ذرے سے آگاہ
یہاں سے مدتوں [illegible]
سویرا ہے ابھی اے دور خسرو
ابھی بے کار بلوایا گیا ہوں

یہاں میں اور کہاں اے [illegible] دیا
کہاں سے میں کہاں لایا گیا ہوں

حسرت کے ہاں جو یہ رنگ :

انگریزی ادب کے مطالعے سے کلاسیکی مہک، قدیم عبار

3:51 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۲۰۳

حسرت

آوارۂ دشت جستجو ہیں
[illegible] آرزو

[illegible] ہے :

شوار ہے اہتمامِ تمکیں
[illegible] کہ ہلاکِ گفتگو ہیں

[illegible] درجہ غرور دروا ہے
[illegible] حضور حدت رو ہیں

لا واقفِ بے ثباتیِ گل
بلبل ہیں کہ محوِ رنگ و بو ہیں

ہم زخمیِ تیغِ عشق حسرت
یگانۂ خواہشِ رفو ہیں

۲۰۴

ہم اہلِ تہی منزلِ غیر ہیں کیوں شہریاں
— لوگوں پہ خوب ہیں بدگمانیاں

حیرت سے یادگارِ زماں حنوں ہموز
لاتی ہیں شوقِ یار کی اب تک نشانیاں

ضعف گدازِ ہوں دلِ حسرت پسند کا
[illegible] میرے لیے کامرانیاں

ٹھہرا ہے صیدِ شوق پہ اکثر معاملہ
[illegible] نرخ کی بڑھی ہے زبانیاں

تو مرگِ آرزو کا زمانہ گذر گیا
لیکن گئیں نہ ہم سے بری سرگرانیاں

نگہِ یار جسے آسنائے رمز کرے
وہ کیوں نہ خوبیِ قسمت پہ اپنی ناز کرے

دلوں کو فکرِ دو عالم سے کر دیا آزاد
ترے جنوں کا خدا سلسلہ دراز کرے

---

۱ - اس شعر میں 'مرگِ آرزو' کے عہد کو دوسرے عہدوں سے بالکل Isolate ، علیحدہ اور قائم بالذات کر لیا ہے - یہ ممکن ہے - انسانہ نفسیاتی طور پر ہو) وقت اس طرح ماضی سے مستقبل میں مدغم ہوتا ہے کہ شعور بھی نہیں ہوتا اور یہ خود ساختہ ادوار پیدا کرتے ہیں - ذہن میں وقت کی رفتار کا تصور زیادہ قریں حقیقت ہے - خاص طور پر شاعر کے ذہن میں اگر پہلا مصرع یوں ہوتا "گو مرگِ آرزو کو زمانہ گزر گیا" تو صورتِ معاملہ ہی اور ہے - بہرحال شاعر کی وارداتِ سے کوئی آگہی کسی دوسرے کے لیے ناممکن ہے -

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۲۰۵

خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

مرے سخن میں خوش ہوں کہ غالباً یوں بھی
کبھی وہ شاملِ اربابِ ساز و ساز کریں

میں دور ہوں ہر سمت حاشیوں نے گھیرا
تری نگاہ کو اللہ دل نواز کرے

مرے کرم کا سزاوار تو نہیں حسرت
اب آگے تیری خوشی ہے جو سرفراز کرے

ساون کا دن تو بیت چلا وہ شور و غل تھما جیسے
ہو ہو کر چھوٹ کر برسنا برس چلے

سنسار لذتوں کے پردے میں اور بھی
وہ عشوہ ہائے شوق تو پیچیدہ تر چلے

مغرور سر کے ڈالی مری جھک گئی
جھوٹ اب خاطرِ دلِ رنجیدہ کر چلے

ہیں خطرِ نو بہ خطرِ دو جہاں کہ
بیتی نہ کچھ کہ نگاہ وہ دزدیدہ تر چلے

---

۱۰ ے قوزی بھی سب آسرِ ملاقات کے ساتھ
سب وہ چلی سی داری سب بچھڑنے میں ہو (حالی)

۱۱ رات کے وقت ہے ساتھ رفیق کو لے
آئے وہ یاں خدا کرے پر نہ کرے خدا کرے یوں (غالب)

۱۲ یوں چرائی اس نے آنکھیں صادقی یوں دیکھیے
بزم میں گویا مری جانب اشارہ کر دیا (قاآنی)

۲۰۶

تھا عشق پر بھی شوق گجیدہ مرا
ویران دل میں ہم تھے بوسیدہ سر لیے

یہ طرفہ ماجرا ہے کہ حسرت سے مل گیا
کچھ جان و دل تو وہ بھی سودا خرید لے

ترا ناز پھول بیٹھا مری سب نیازمندی
یہ غرورِ دلربائی، یہ یقینِ دلپسندی

[illegible] حسرت [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہمتوں کی پستی [illegible] شوق کی بلندی

[illegible] حسرت [illegible] کی نقاب [illegible]
[illegible] شعر اور بھی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

مثلاً :

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ اشعار بھی [illegible]

[illegible] نجابت سے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] نوچیر میں [illegible] [illegible]

---

۱۰ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
(احسن [illegible])

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۲۰۸

رہرو ہر ایک بھر تماشا ٹھہر گیا
ٹھہرے وہ جس جگہ وہیں میلا ٹھہر گیا

دل تو چھپا رہے تھے وہ آنکھوں نے کہہ دیا
گزرے جو دو گواہ تو دعویٰ ٹھہر گیا

خوب روکا شکایتوں سے مجھے
تو نے مارا عنایتوں سے مجھے

واجب القتل اس نے ٹھہرایا
آپ سے روایتوں سے مجھے (ذوق)

جو کہا اس نے وہ سہے ہی بنی
صوفیوں کو بھی مے سے ہے ہی بنی

کافر عشق ہو گئے آخر
ان بتوں کا کہا سے ہی بنی

رات ساقی بھری تھی دے دل
زہر کا گھونٹ بے پیے ہی بنی
(تنویر دہلوی)

ہجر میں صبر مدعا نہ ہو
آدمی ہیں بہت، کیا، نہ ہو

درد دل کیا کہیں دیر ہوا
اعتبار آپ کو ہوا نہ ہو
(دلیر مارہروی)

۲۰۰

بوائے بلبلاں ہے یا ہوئی ہے لالہ کار آتش
گل آتش، غنچہ آتش، گلستاں آتش، بہار آتش (وحشت)

[illegible] لکھتا ہے :

[illegible] شعار کے ملاحظے سے معلوم ہوگا کہ تکرار الفاظ [illegible] صحیح ہوسکے [illegible] اس [illegible] صنعت کے سوا اور کوئی [illegible]

[illegible] ترتے ہیں [illegible] کی چند مثالیں دیتا چلیے :

[illegible] ہوئے [illegible]
[illegible] کیا قیامت ہو (ہم)

[illegible]
[illegible] (دیر)

[illegible]
[illegible]
[illegible] جب سے گریباں تب سے
[illegible] (مصحفی)

[illegible] ۱۲۱ - ۱۲۲ -

3:52 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

ترجمہ بہ ورۂ فارسی :

اس سلسلے میں [illegible] کا پہلا حصہ [illegible] کا سرا رہے ۔
حسرت کا خیال ہے کہ فارسی محاوروں کے لطف اور محل سے شعر کا
[illegible] دوبالا ہو جاتا ہے ۔ اس دعوے کو کاملاً تو تسلیم
[illegible] لیکن اس میں [illegible] ہر ترجمہ بہ ورۂ فارسی لطف دیتا ہے اور ذوق سلیم پر اس کا مدار
ہے جو محمد رسول [illegible] شعر ہے ۔

[illegible]

[illegible] ورۂ [illegible] ہے ، ہا کا ترجمہ) ۔

[illegible] ہے فوجِ حسن تری جلوہ گاہ سوں (ولی)

فارسی : گوش کردن (سننا) ۔

[illegible] :

[illegible] تو
[illegible] تو (سودا)

رقم [illegible] تو نہیں اس ترجمے سے شعر اردو میں کوئی خاص
[illegible] ۔

فارسی : تو گوئی ، گوید ، گوئید ، گوئی ۔

[illegible] ترجمہ 'تو نہیں' پہ [illegible] کہے تو' بعض اوقات کچھ unsophisticated ، سادہ ، بھولا بھالا سا معلوم ہوتا ہے ۔

حسن کہتا ہے :
[illegible] خوشبوئیوں کے [illegible]

اور حسرت نے میر کا شعر [illegible] :
[illegible]
[illegible]

فارسی : بہ دیر خبردار شدن ۔

[illegible]
ہم تو [illegible]

فارسی : انتظار کشیدن

حسرت نے [illegible]
کیا ہے تو غالب کے اس شعر میں [illegible] :
[illegible]
[illegible]

فارسی : نوح شکیب : [illegible] ۔

[illegible]
یوسف کا [illegible]

تماشہ کردن (دیکھنا)

ترجمہ : [illegible]
صورت نقش قدم ہوں رفعہ رفتارِ دوست (حسب

[illegible]
تجھے کس کما سے ہم دیکھتے

آبِ حیات میں تراجم حسرت سے زیادہ دلکش اور معنی خیز [illegible] اور رقم کی نظر میں اس ترجمے میں (جب تک ترکیب نہ کی جائے) کوئی جمالیاتی رمز بھی نہیں ہے ۔

Saving screenshot
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

[illegible] :

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] مضامین جمع خصوص [illegible] مؤنث و سم ۔

[illegible] :

واہ وا [illegible] حسن طرح داروں کے
[illegible] ہے [illegible] حق میں لفظوں کے

حسرت [illegible] :

[illegible] ہے [illegible]
مگر اس جگہ [illegible] آیا تھا

[illegible] :

[illegible] تعلق بھی صنائع و [illegible] لفظی و معنوی سے نہیں ۔ مثالیں
[illegible]

[illegible] و مدلل تصویر :

جو صورت شعر ۸ کی ہے وہ اس کی بھی ہے ۔

[illegible] و مضمون :

حسرت مضمونِ شعر اور الفاظِ شعر میں مطابقت قائم کرنا

عموماً صنع [illegible] کہ [illegible] کی اصطلاح میں اس مفہوم [illegible] کی مؤنث ہے ۔

[illegible] :

[illegible]

شاید :

[illegible]

سوز و گداز :

[illegible] کی صفت کی [illegible] ہوگی

مضمونوں [illegible]

پسندیدگی [illegible]

معنی سے مربوط ہے ۔

عدد الفاظ و فقراتِ موزوں ۔

واضح ہے ۔

مثالِ ممتنع :

حسرت کے غزل میں اس صف کا [illegible] ہے جس کو دیکھ کر ہر شخص یہ سمجھے کہ یہ بات میرے دل میں بھی تھی و ایسا کہنا ہر شاعر کے لیے آسان ہے ، مگر جب خود کوشش کرے ویسا کہہ [illegible] تو [illegible] ہو سکے ۔

میر ان نیم باز آنکھوں میں
ساری مستی شراب کی سی ہے [illegible]

میرے تغیرِ حال پر مت جا
اتفاقات ہیں زمانے کے (میر)

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

Saving screenshot...

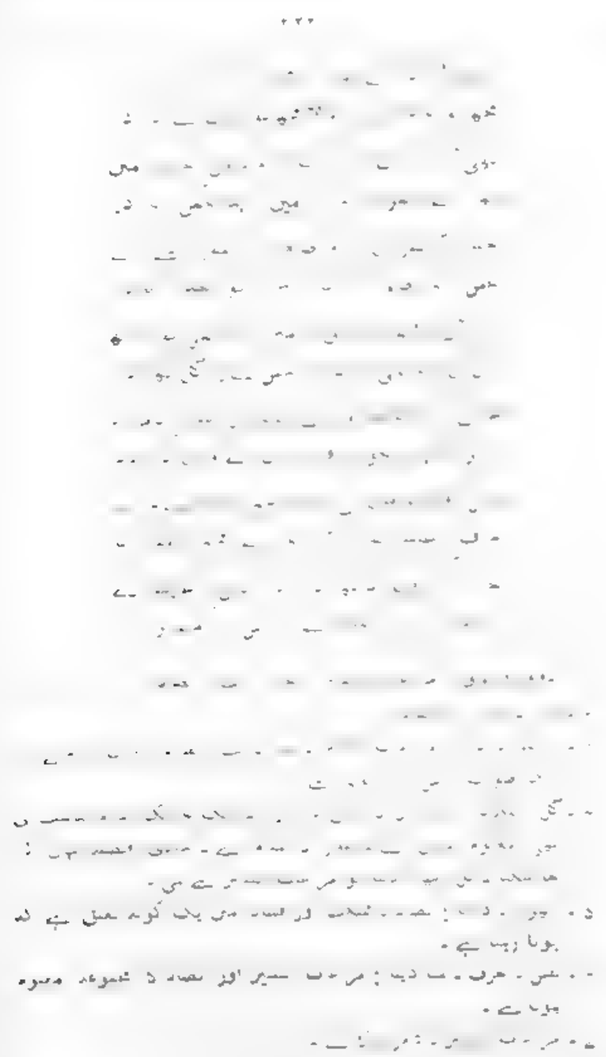

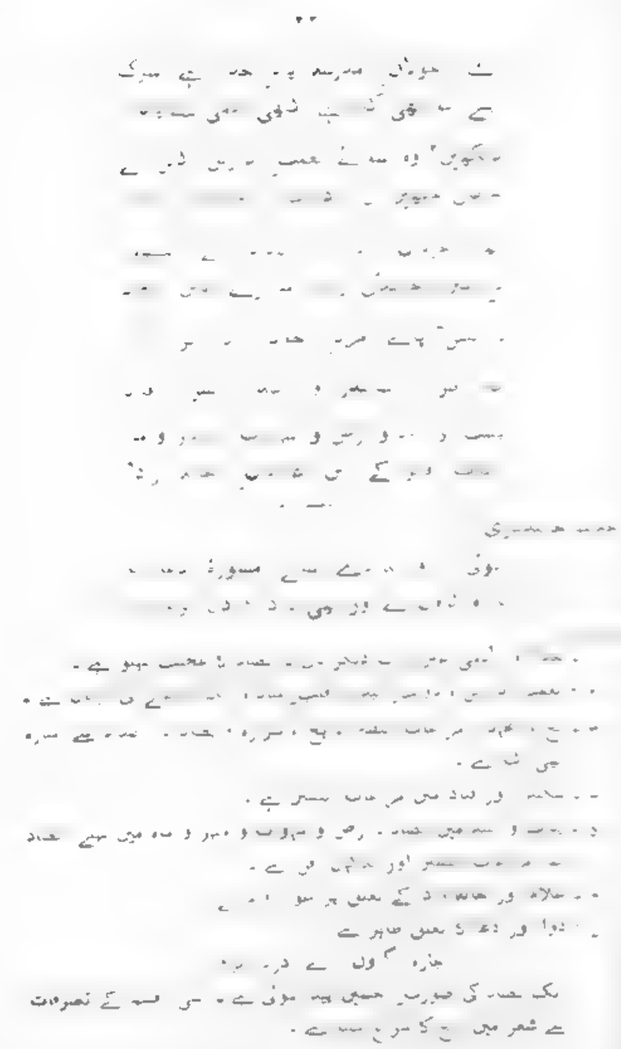

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

(۱)

[illegible]

(۲)

[illegible]

صنعت ایہام تناسب :

[illegible]

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ہے ، بلکہ منتخب صنیع کے اصلاو وزن کے وہنے کے سلسلے میں ایک کوشش ہے کہ جگل کے تجھی صنیع ہر ے عوام سے اب ہو جائیں اور ان کی بدگمانیاں بھی رفع ہو جائیں ورنہ "بحر الفصاحت" کے ہوتے ہوئے کسی کتاب کی ضرورت نہ تھی ۔

صنعت ایہام تناسب ، شعر کے معنی کی مختلف سمتوں کی طرف ہ ری ہے اور مراعات النظیر و تضاد کی طرح لوئی ذہین کے بلاغ میں معاون ہوتی ہے ۔ اس میں جو فوری (Suggestion) ے جو پہو پوشیدہ ہیں ان پر بھی نظر رکھیے ۔

تووی لکھتے ہیں :

''ایہام تناسب :

یں صنعت چناں است کہ دو معنیِ غیر مناسب را بہ لفظ تعبیر نمایند کہ یکے از ان لفظ دو معنی داشتہ باشد و معنی دوم نہ غیر منصود است ، بامعنیِ آن لفظ دیگر تناسب داشتہ باشد . . . چنانکہ در بیت ہندی :

ر ہم حق تو در مسمش گیتی
توے مست ہر مشام دراید"

مست عنبریت میں شامل ہے اور یہی معنی مراد ہے ۔ لیکن دوسرے معنی ہمسہ مسمس سے مناسب رکھتے ہیں ۔

ہم معنی کا قول ہے :

''معنی دو لفظ ایسے بیان کریں کہ ان کے معنی میں کچھ مناسبت منصود نہ ہو ۔ یعنی ایک لفظ کے معنی دوسرے لفظ کے معنی

۱ ۔ بحر الفصاحت : ص ۲۳۳ ۔

ہے اس کلام میں کچھ مناسبت نہ رکھتے ہوں لیکن ان میں سے ایک لفظ کے معنی اسے ہوں کہ دوسرے لفظ کے معنی سے مناسبت رکھتے ہوں جیسے ایک کلام میں لفظی و محبوں دو لفظ ہوں اور محبوں دوسرے معنی میں لایا گیا ہو ۔ پس ظاہر ہے کہ لفظ لفظی اور محبوں کے معنی میں کچھ مناسبت نہ ہوگی ۔ لیکن محبوں کے ایک معنی اور بھی ہیں ، یعنی قسم سلسلہ بھی : لفظ بھی محبوں ہے ان معنی کو لیلیٰ کے معنی سے مناسبت ہے ، اور چونکہ ذو المعنیین میں وہم ہوتا ہے کہ محبوں کے معنی عشق بھی مراد ہوں گے اس وجہ سے اس صنعت کا نام ایہام تناسب رکھا گیا ۔ کیونکہ ہوتا ہے معنی کے تناسب کا وہم دلائے ۔ اور اس لفظ کے معنی کی مناسبت سے مراد نہیں ہوتے ، اور اس وجہ سے کہ اس سے دیوانے کے معنی مراد ہیں ، اس کا نام ایہام تناسب ہے ۔"

اس تعریف میں یا تحریر میں دو فقرے خاص طور پر غور طلب لائق ہیں :

(۱) دوسرے معنی کے تناسب کا وہم دلائے ہیں ۔

(۲) یہ صنعت مراعات النظیر کے منتخب سے ہے ۔

پہلے فقرے سے Suggestion خیال فروری کا رنگ پیدا ہوتا ہے اور دوسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی تینوں صنعتیں جن کا میں نے ذکر کیا ، خوب آپس میں گھلی ہوئی ہیں ۔ میں نے ہندی مضامین (مجموعہ مضامین شعریہ) میں اس کا ذکر کیا ہے اور ایک شجرہ بنایا ہے ۔ وہ درج ذیل ہے :

۱ ۔ بحر الفصاحت : ص ۱۰۳۰ ۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۲۲۷

...سر کا شعر ہے :

گلستہ معنی تو نئے ڈھنگ سے باندھوں
کہ پھول کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں

بند نمبر ۲ = رنگ

...بند نمبر ۱ معنی مضمون معنی غیر مضمون
ا تعریف معنی عمومی
پھول

...جسے بند نمبر ۲ سے تعلق ہے

...گلستہ اور پھول اور رنگ میں یوں صنعت مراعات النظیر ہے۔

اقبال :

میں نے تصدق عابدی کے بعد عصر حاضر میں اقبال کا نام نہیں لیا تھا۔ اس نے صنائع سے جس حسن سے استفادہ کیا ہے، اس کی نظیر بھی مشکل سے ملے گی۔ "نقدی مضامین" میں رقم مصور نے لکھا تھا اور اس سے میں نے متعدد رقم تصویر کا مؤقف اور تصنیف کا رویہ جذب کیا تھا۔ وہ جانتے ہیں کہ فکر اور معنی کے تناسب جو مستعمل ہوئے ہیں اس وقت "فکر ہر کس بہ قدر ہمت اوست" کے مطابق سمجھ لیجے۔ اس وقت اقبال کے کچھ شعر سن لیجیے۔ پھر میں "شکوہ" کا تجزیہ کرتا ہوں :

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

۱۔ خرد اور عشق کا تقابل اقبال کے یہاں عام ہے۔ عشق اور کسب کو نظر بھی کہتے ہیں :

جسم تن را در گذار اندر بصر در بصر رو در نظر رو در نظر

عروس لالہ' سے مت بھی مراد ہے اور نسیم سحر سے محرم رموز مسلم اسلامیہ، کہ اقبال خود ہیں۔

۲۲۸

عروس لالہ مناسب نہیں ہے محمل میں حجاب
کہ میں نسیم سحر کے سوا کچھ اور نہیں

مرا سوچہ غنیمت ہے اس زمانے میں
کہ خانقاہ میں خالی ہیں صوفیوں[1] کے کدو

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ فقر خانقاہی[2] ہے فقط اندوہ و دلگیری

نہ گفتہ پھر کوئی رومی[3] عجم کے لالہ زاروں سے
وہی چمن ہے وہی گل ہیں، وہی بلبل ہے ساقی

اقبال صنائع و بدائع لفظی و معنوی سے جس طرح کام لیتے ہیں اور ساتھ ہی تکثیری صنعت خصوصاً مصور خاص طور پر برتے اور معنی کا جس قدر خیال رکھتے ہیں، اس نے مجھے میں نے لکھا تھا :

"آخر کار ہی ہے اس کو ایسے سادہ کی صحبت میسر آئی ہو مشرق کے اسلوب نقاد کے ماہر ہے اور علوم معنوی کے

۱۔ صوفی وہ مراد ہیں جو عجم کے بیانوں کے مطابق معنی قدر حجاب رکھتے ہیں اور قوت عمل کو مجروح و مسلوح کرتے ہیں۔
۲۔ فقر خانقاہی وہی عجمی خصوص کا مصدر اور معنی ہوتے ہے۔
۳۔ رومی : اقبال کا رومی ہے۔ "پیام مشرق" سے لے کر "جاوید نامہ" تک اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ موضوع دونوں کے افکار کی مشابہت بیان کرنے کا نہیں ہے۔
۴۔ "(مشرق ادبیات میں) بدیع وہ فن ہے جو نثر میں و نظم میں کلام سے حسن

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

رہنما تھے - چنانچہ بھی لوگوں کے فیضان سے قبل کو
بھی معنی و بیع کے تمام اسرار و رموز سے کافی کلیں حاصل
ہو گئی اور ان کی ہی بدولت بھی جو شعر بھی شعری کاوش میں،
صنعت گری کا وہ دور شروع ہوا - قبل کے پوری وسیع
کے ہم عصروں میں اور قبل میں یہ فرق تھا کہ مؤخر الذکر
نگری سے مستفید ہونے دونوں زبانوں کے عموم
شعری کی تعلیق کا کام سرانجام دے سکتے تھے اور یہ بھی
ان کے لئے ممکن تھا کہ معنی و بیع کے کون سے پہلو ایسے
ہیں جو بگریاں بند میں محسنہ یہ ادبی تعبیر موجود تھے۔
یہ بھی بیگر ان اساتذہ کرام کے فیض سے قبل سے معری
نظم اور مقصد علوم کا گہرا مطالعہ کیا تاکہ
مشرق و مغرب کا اختلاف و اتحاد واضح ہو سکے - یہی وجہ ہے
کہ قبل کے کلام میں صنعت گری کا وہ اسلوب مخصوص نہیں
بلکہ طور پر نظر آتا ہے جو مشرق سوم شعری سے منسوب
ہے اور معری رنگ بھی جھلکتا ہے - کہیں کہیں دونوں میں
سے امتزاج پیدا ہو گیا ہے کہ سایہ و سایہ - میں اس سلسلے
میں "شکوہ" کے دو بند میں مثالوں کا تجزیہ کروں گا -"

جھے صفحے کا نمبر حسب

کرتا ہے اور اس کے گُر سکھاتا ہے (اور انشا پرداز یا شاعر کو
صنعت گری کی خاطر موضوع کو ترک کرنے پر مجبور کرتا ہے) - بدیع کی
تعریف ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس علم کی ضرورت ہے بھی اس کا
مقصد یہ ہے کہ کلام عاشقانہ ہو کی نشان دہی کرے اور تعلیق
حسن کے گر سکھائے - اس لئے میں معرب کے بندوں کے بہت
مؤنثیاں کی ہیں -

میں کروچے کا ذکر کر چکا ہوں ، اس کے بیانات پر غور کیجئے -"
(تنقیدی مضامین : ص ۱۸۹ ببعد) -

قبل کے ہاں مراعات النظیر ، تضاد اور ایہام تناسب کا استعمال
بہت ضرورت بھی ہے ۔ "اسود" کے ہی بند کے دو شعر ملاحظہ
فرمائیے :

سنوں ہر ایک کی فریاد ، میں خموش رہوں
کروں نہ وا لب گفتار ، محو گوش رہوں

ہے بلبل کے سوا اور ہم نوا گوش رہوں
ہم تو میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں

'زباں' اور 'سود' میں تضاد ہے ، 'فرد' اور 'دوش' میں تضاد
ہے - 'گوش' اور 'گوش' میں مراعات النظیر ہے - لیکن اصل ہی ایہام
تناسب بھی ہے - "ہم نوا گوش" ہونا کے معنی متوجہ ، محو سننے
کیا گیا ہے - لیکن کان تو ، جو گوش کے معنی غیر مقصود ہیں ،
ہلتے اور بند سے ایک گونہ معنی ہے - اسی طرح آخری مصرعے میں
ہم نوا' کے معنی ہم صفیر و ہمدم استعمال کیا گیا ہے - لیکن نوا کے
دوسرے معنی بھی آواز اور صدا کا خاموشی سے تعلق ہے - یہ بھی
تضاد ہے - کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایہام تضاد ہے اگر ایہام تناسب
ہے ؟ - جہاں 'نوا' اور 'خاموش' میں تضاد کی صنعت تو جہاں موجود
ہے - (ایہام ، ایہام تضاد اور تناسب کی ضمنی بحث آگے کی ہے) -

صنعت ایہام (توریہ) :

ایہام یہ ہے کہ یک لفظ ایسا کلام میں واقع ہو کہ جس
کے دو معنی ہوں - ایک قریب ایک بعید - معنی قریب سے مراد یہ
ہے کہ وہ معنی اس مقام کے مناسب ہوں اور معانی بعید سے مراد
یہ ہے کہ وہ معنی اس مقام کے مناسب نہ ہوں - لیکن ان کا مقصود

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

مگر' معیار 'البلاغت' میں سحر بدایونی لکھتے ہیں :

''یہ صنعت دو قسم ہے - ایہام تضاد اور ایہام تناسب ، جس کو تذبذب بھی کہتے ہیں - یعنی ایسا لفظ لانا کہ دو معنی رکھتا ہو اور معنی دوم کہ غیر مقصود ہے ، کسی لفظ سے کہ تناسب معانی کی رکھتا ہو تو وہ ایہام تضاد ہے اور اگر کوئی اور لفظ ہے تو ایہام تناسب - مثال ایہام تضاد کی یہ ہے :

امانت :

دل ہو پھر آں تو اک شور مچایا میں نے
سارے بدلے کے سوتوں کو جگایا میں نے

لفظ 'سوتوں' کا مستعمل ہیں کہ معنی صحیح کے ہے - لیکن یہ معنی دوم جملہ کہ غیر مقصود ہے - لفظ جگانے سے ایہام تضاد رکھتا ہے -

ولہ شعر :

بحر ساقی میں رواں ہے ہمیں ابر سیہ
غم و اندوہ بڑھتی ہے گھٹا ساون کی

لفظ 'گھٹا' بڑھنے کا متضاد ہے اور معنی مقصود ابر کے ہیں -
(ایہام تناسب دو قسم پر ہے، اگر معنی مقصود کے مناسبات مذکور ہوں تو اس کو ایہام مرشح کہتے ہیں -

جرأت :

ہوا میں بھی داخل کشتگاں تو عشق تو ہوتا ہے سرگراں
کہ مرے کئے کی طرف میاں تری آب تیغ کا ڈھال تھا

ڈھال کے معانی' غیر مقصود یعنی سپر ، تیغ کی مناسبت سے اور ورنہ مجرد -

---

۱ - معیار : ص ۴۵ -

ہوں یہ اعتبار کسی قرینہ ضمنی کے ہو ، یہاں تک کہ وہم (سامع) بھی نہ جائے قبل معنی قریب کی طرف جائے - پس اگر قرینہ واضح ہوگا تو یہ "توریہ" نہ ہوگا کیونکہ معنی قریب معانی بعید کو نہیں چھپا سکیں گے -

مصحفی کے لفظ "شوں" کے اس شعر میں :

سیکس کو ہوس داغ کی ہے
ہر دے میں تو چراغ کی ہے

لفظ "ہوس" کے دو معنی ہے : یک شوق و آرزو ، دوسرے شعلہ - پہلے معنی قصد ہیں اور دوسرے قریب ، مگر یہاں یہ لفظ "توریہ" نہیں کیونکہ صرف شوں کے معنی ہونے پر قرینہ واضح ہے ، اور وہ یہ ہے کہ پورے مضمون میں صاحب لفظ سے اور پہلے مصرعے میں 'شوں' کا جو لفظ ہے وہ بھی ان معنی پر دلالت کرتا ہے - پس اگر معنی قریب کے (جو مراد نہیں ہوتے) کچھ مناسبات کلام میں مذکور نہ ہوں تو اس کو ایہام مجرد کہتے ہیں اور اگر مذکور ہوں تو ایہام مرشح ہوتا ہے - یعنی ایک لفظ دوسرے لفظ کے ساتھ ملنے سے ایہام کا وسوسہ دیتا ہے - ایہام مجرد کی مثال :

سنتے ہیں تیرے سائے میں سب شیخ و برہمن
آبد تجھی سے تو ہے گھر دیر و حرم کا (درد)

'سائے' کے معنی قریب ذھوپ کی ضد ہیں اور معنی بعید حمایت ہیں - یہی معانی یہاں مراد ہیں' -

---

۱ - بحر الفصاحت : ص ۱۰۳۰ بعد -

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

لااعلم شعر :

سجے ہیں ترے سائے میں سب شیخ و برہمن
یاد ہے تجھ سے ہی تو کھر دیر و حرم کا

سایہ کے معنی ضد دھوپ (کذا) مراد نہیں ، بلکہ حمایت مراد ہے اور مناسبات مذکور نہیں ۔

نسیم کا شعر ہے :

سودا ہے مری بکاری کو
ہے چاہ بشر کی ہاولی کو

چاہ بہ معنی محبت اور دونوں بہ معنی دیوانہ مقصود ہیں ۔

[illegible] صنعت ایہام تناسب سے محض ایہام کا تعلق اور اس کی مشابہت واضح ہوجاتی ہے[1] ۔

صاحب بحرالفصاحت نے ایہام مرشح کی جو مثالیں دی ہیں ان میں سے کچھ میں نقل کرتا ہوں ۔ غور فرمائیے ایہام تناسب کے کس قدر قریب جا پڑتی ہیں اور اسی کے متعلق مولانا روحی نے دبیر عجم میں تنبیہ کی ہے ۔

---

۱ ۔ واضح رہے کہ شمس قیس 'المعاصحت' اور 'معیار البلاغت' سے متفق ہے ۔ لیکن مولانا روحی (دبیر : ترجمہ ص ۲۸۶) لکھتے ہیں کہ ایہام ایک ایسے لفظ کا ذکر کرنا ہے کہ دو معنی ہو اور دونوں معنی اس مقام پر صحیح اترتے ۔ مثلاً :

خون بخشد ار لب گشتہ را وانگہ بہ خون فرماں دہد
خون خواری آں شوخ بیں ، از بہر کشتن جاں دہد

"از بہر کشتن جاں دہد"، کے دو معنی ہی : مارنے کے لیے زندہ کرتا ہے اور دوسرے یہ کہ مارنے کا وعدہ کرتا ہے ۔ اور ایہام کی ایسی تعریف جو ایہام تناسب سے مشابہ ہو جائے ، محل تامل ہے (مراد یہ ہے کہ غلط ہے) ۔

میر :

کعبے میں جاں بلب تھے مہ دیری بتاں سے
آئے ہیں پھر کے یارو اب کے خدا کے ہاں سے

ناسخ :

کیونکر زباں سے اس کی نزاکت کا ہو بیاں
مہندی ملے سے لال ہوں جس مہ لقا کے ہاتھ

[illegible] :

کہیں دکھلائی نہیں تماشا
یہ رب خبر کو بتوں کا [illegible]

[illegible] :

[illegible] ہوں گری کے کی یہ [illegible] ہو تر
[illegible]

غالب :

ہم سے غلط ہے گمان رمز حفاظ
خاک میں عشق کی عمر [illegible] ہے

گو :

اسی بت کے پیار [illegible] ہوں
اس یہ مہ دیکھنے کی [illegible] ہے[1]

ایہام تناسب کے جو اشعار پہلے نقل کر آیا ہوں ان سے مقابلہ فرما لیجیے ۔

---

۱ ۔ اس کا یہ شعر بھی موجہ غلط ہے :

آنکھوں غش کو نہ تو نے بتر ناداں دکھلا
پتلوں کا کسی نادان کو تماشا دکھلا

۲ ۔ بحر ؛ ص ۱۰۲۳ تا ۱۰۲۶ ۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

صنعتِ اطراد :

[illegible] ہو [illegible] ہو
[illegible] ہو [illegible] ہو
[illegible] ہو [illegible] ہو
[illegible] ہو [illegible] ہو

یہ صنعت میں تخلیق کو [illegible] شعر کی پرواز میں بہت
[illegible] ہے۔ آج کل اس کا [illegible]

صنعتِ ارصاد :

[illegible] ہی اطراد کی طرح ہے، بلکہ اسی سے [illegible] ہے۔ اس
کی [illegible] کرتے ہیں بس لفظ ذوین ہو جس پر دلالت
کرتا ہو۔ [illegible] ہو [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

صنعت تاکید المدح بما یشبہ الذم :

[illegible] کی تاکید ایسے لفظوں کے ساتھ کرنا کہ وہ بحو
[illegible] ہوں۔ یعنی وہ لفظ جو [illegible] دلالت
[illegible] ہوں مگر وہ [illegible]

[illegible] ہے یہ تعریف درج کرنے کے بعد بڑی
تفصیل سے اس صنعت سے بحث کی ہے۔ رقم سطور کی نظر میں یہ

---

۱ - بحر : ص ۳۵۔
۲ - ایضاً : ص ۱۰۲۷ تا ۱۰۳۰۔

طوالت اس [illegible] ہے۔ یہ کسی قصیدے میں جو آج کل تخلیقی عمل میں
شامل ہی نہیں سمجھا جاتا، اسلوبِ قصیدے نے بعض حصوں کو
جو شعرا کے [illegible] ہوں یہ صنعت [illegible]
[illegible] ہے۔ وہ کہتے ہیں :

[illegible] ہوں
[illegible] ہوں

[illegible] ہے ایک شعر (غزل کا) [illegible] ہو شاید اس صنعت کی
[illegible] پورا کرے :

[illegible] ہے

صنعت تاکید الذم بما یشبہ المدح :

یہ پہلی صنعت کی ضد ہے، یعنی بحو کی تاکید ایسے لفظوں
کے [illegible] کہ وہ مدح سے مشابہ رکھتے ہوں۔ صنعت بحر مصنف
نے [illegible] بہت تفصیل سے [illegible] لیکن میری رائے میں
پہلی صنعت کی طرح [illegible] یہ صنعت بھی عصر کے مزاج کے [illegible]
[illegible] کہ بالعموم اس کا تعلق قصیدے سے ہوتا ہے۔

مثال دیکھیے :

[illegible] ہے

تجرید :

یہ صنعت اس طرح ہے کہ ایک شے کی صفت سے ایک اور

---

۱ - بحر الفصاحت : ص ۱۰۳۱ تا ۱۰۳۳۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

شے سی طرح کی ذی صفت حاصل کرلیں اور غرض اس سے مستفید ہونا ہے نہ کہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ پہلی شے کس صفت میں کیسی کامل ہے کہ اس سے ایک اور شے اسی طرح کی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور یہ صفت کئی طرح مستعمل ہوتی ہے۔

(۱) جس چیز سے کوئی چیز اسی صفت کی حاصل کریں، اس کے ساتھ حرف 'سے' یا 'میں' یا 'کا' ترجمہ ہے ذکر کریں، جیسے:

ذبح عظیم سے تھی چھڑی یہ میں ہو گیا
ذبح کیا ہے تجھ کو روز محشر اسکا

ٹھہرائیں روز حشر کو کس سطور سے
ہے سیاہ نامے کی سیاہیوں میں بہ

(۲) جس شے سے کوئی اور شے حاصل کریں، اس شے کو حاصل شدہ شے کا صرف مقرر کریں۔ مثلاً:

تعبیر: جو صحن میں ہے کا ہے وہ ایسا ہے دل کشا
کی ہے جس میں گلشن فردوس کی ہوا

(۳) حرف 'سے' کے ساتھ جو علامت فاعلیت ہے، ایک شے سے دوسری سے اسی صفت کی حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً:

تیرے دہان نے لیے گوہر غلطاں پیدا
تیرے رنگیں سے ہوئے لعل بدخشاں پیدا

(۴) ایک شے کی صفت سے دوسری شے کی صفت حرف 'کو' کے ساتھ جو معمولیت کی علامت ہے، حاصل کریں۔ مثلاً:

فردوس میں پہنچے جو غش میں پہنچے
جنت کو دیکھا جو کربلا کو دیکھا (کذا)

۱۔ بحر فصاحت: ص ۱۰۳۱ تا ۱۰۵۲۔

(۵) کسی حرف کا وصف نہ ہو، جیسے:

یاد جس وقت مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے
(سید مسیح)

(۶) کوئی شے دو صفتوں کے حاصل ہو:

آئینہ رہتا ہے لیوں پر وقت گل ۔ سامنے
وہ نہیں ٹھہرو بیٹھی بس دل کا کوئی صورت بگڑ کر

(۷) کوئی ایسے لفظ سے جس کے معنی کسی سے ناواقف کرے کہ وہ مشکل سمجھے اور پھر اس کو حل کرکے اپنی آپ کو سمجھائے کہ ہری ۔۔ مثل ہے کہ اس کو حاصل ۔ اسی قسم سے ہے یہ بھی کہ شعرا مدح میں یہ خاص ۔ کرکے اپنی دعا سے خطاب کرتے ہیں:

یوں وہ جب خضر سے کہ حوض ہوس دے
خضر یہ حوض ہے کہ لہو سے ۔ بھرو (کذا)

صنعت مقابلہ:

خود صنعت بحر اس صنعت تسمیہ کرنے ہیں کہ ملاکر ۔ سے ۔ کلام میں شمار ہوتا ہے۔

صنعت محتمل الضدین یا صنعت توجیہ:

کسی کلام میں دو وجوہ مختلف محتمل ہوسکتا ہو اور دونوں جہتیں بہ مقتضائے مقام علاقہ رکھتی ہوں اور کسی کو ترجیح نہ ہو اور رائے اور بھلائی ان کی بھی مناسب اور مقتضائے حال ہو، کسی قرینے سے معارضہ ہوسکے، اور بعض جگہ قرینہ بھی گم ہو جانے اور سامعین کو دو معنی برابر میں اختلاف کے ذریعہ ہوں۔

۱۔ بحر: ص ۵۵ تا ۱۰۵۶۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

غالب : کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

اس مصرع کے متعلق غالب کے جو اس سلسلے میں کہیں ٹھہلا ہے اس پر حالی کا بیان بہت لطیف ہے۔ وہ عبدالرحمن بجنوری سے کہتے ہیں کہ غالب مرحوم نے یہ مصرع پڑھ کر کہا گویا کوہ میں اس طرح کا ایک ویرانہ جذب ہو گیا ہے۔ حالی لکھتے ہیں[1]:

"جو بھی مخصوص صورت و تصویر میں ایک خاص حزن ہے جو ویرانے کے نام سے ذہن میں پیدا ہوتی ہے اور دیگر رجعت گوؤں کے کلام میں بدرجہ اکمل نہیں پائی جاتی ہے۔ غالب نے اس مضمون کا جس بے ساختہ پن سے ادا کیا ہے وہ اسی کا حصہ ہے کہ پہلی نظر میں اس کے نکتہ و معنی معلوم ہوتے ہیں مگر غور کرنے کے بعد اس میں بہت دوسرے معنی بہت لطیف پیدا ہوتے ہیں، جن سے وہ سب جو عابری معنوں پر قناعت کر بیٹھے ہیں، محظوظ نہیں ہو سکتے۔ یہاں ایسے چند اشعار کی مثالیں لکھی جاتی ہیں۔

مثال : کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

اس شعر سے جو معنی فوراً متبادر ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ جس دشت میں ہم ہیں وہ اس قدر ویران ہے کہ اس کو دیکھ کر گھر یاد آتا ہے، یعنی خوف معلوم ہوتا ہے، مگر ذرا غور کرنے کے بعد اس سے معنی نکلتے ہیں کہ ہم تو اپنے گھر ہی کو

۱۔ یادگار غالب، مجلس ترقی ادب لاہور، ص ۱۸۳ بعد۔

سمجھتے ہوئے کہ یہ بھی ویرانی کا ہی ہوگا مگر جب بھی اس قدر ویران ہے کہ اس کو دیکھ کر گھر کی ویرانی یاد آتی ہے۔"

[بعض کی رائے ہے کہ اس شعر کی ایک بہتر صورت حکیم فصیح الدین رنج نے یہ نکالی "کہ ہم جس ویرانے میں ہیں اس کی نسبت یہ شعر شاہ حاتم کی نسبت یہ مصرع لیا ہے۔ شعر یوں ہے:

یاد آیا مجھے گھر دیکھ کے دشت
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا]

مثال ۲ : کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگنِ عشق
ہے مکرر لبِ ساقی پہ صلا میرے بعد

اس شعر کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ جب میں مر گیا میں مئے مرد افگنِ عشق کا ساقی بھی بخوشی ہر دار صلا دیتا ہے۔ یعنی لوگوں کو شرابِ عشق کی طرف بلاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میرے بعد شرابِ عشق کا کوئی خریدار نہیں رہا، اس لیے اس کو بار بار صلا دینے کی ضرورت ہوئی ہے۔ مگر ذرا سا غور کرنے کے بعد، جب کہ ہم اپنا خود کوئی ذہن لڑائے تھے، اس میں ایک بہت لطیف معنی پیدا ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ پہلا مصرع بھی ساقی کی صلا کے انداز میں اور اس مصرع کو وہ مکرر پڑھ رہا ہے۔ ایک دفعہ نشے کے جھونکے میں پڑھتا ہے کہ "کون ہوتا ہے حریفِ مئے مرد افگنِ عشق" یعنی کوئی ہے جو مئے مرد افگنِ عشق کا حریف ہو۔ پھر جب اس پر کوئی نہیں آتا تو اسی مصرعے کو مایوسی کے لہجے میں مکرر پڑھتا ہے: "کون ہوتا ہے حریفِ مئے مرد افگنِ عشق" یعنی

۱۔ مہرسال نمبر، ص ۲۳۸، مجلس ترقی ادب لاہور۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

کوئی نہیں ملتا ۔ اس میں ہمچے اور طرز ادا تو بہت دخل ہے ۔ (یہ جملہ منصب نصرہ ہے حالی کا) کسی تو بلانے کا سلیقہ اور ہے اور سادگی سے چپکے چپکے کہنے کا انداز اور ہے ۔ جب اس طرح مصرع مذکور کی تکرار کروگے تو فوراً سب معنی بین بشیں ہو جائیں گے ۔

مثال ۴ : کیوں کر اس بت سے رکھوں جان عزیز
کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز ؟

اس کے ضمنی معنی تو یہ ہیں کہ اگر اس بت سے جان عزیز نہ رکھوں تو وہ ایمان لے لے ۔ اس سے جان تو عزیز نہیں رکھتا ۔ دوسرے مضمر معنی یہ ہیں کہ اس بت پر جان قربان کرنا ہی تو عین ایمان ہے ۔ پھر اس سے جان کیوں کر عزیز رکھی جا سکتی ہے ۔

مثال ۵ : ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند
گستاخیٔ فرشتہ ہماری جناب میں

اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ معشوق کو یا تو ہماری حضر بسی عزیز تھی کہ اگر بالفرض فرشتہ بھی ہماری نسبت کوئی گستاخی کرتا تو اس کو گوارا نہ ہوتی اور یا اب ہم تو بالکل نظر سے گر گئے ہے ۔ اور دوسرے ضمنی معنی یہ ہیں کہ اس شعر میں آدم اور فرشتوں کے اس قصے کی طرف اشارہ ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے کہ جب خدائے تعالیٰ نے آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو فرشتوں نے کہا کہ کیا تو ایسے میں اس شخص یعنی اس نوع کو پیدا کرنا چاہتا ہے جو اس میں فساد اور خون ریزی کرے ؟ وہاں سے ارشاد ہوا کہ تم نہیں جانتے ہو جو کچھ میں جانتا ہوں ۔ اور پھر آدم سے

ان کو رک دینے اور حکم دیا کہ وہ کو سجدہ کریں ۔ اس سے یہ ہے آج ہم میں کیوں اس قدر ذلیل ہیں ۔ کل تک تو ہماری ایسی عزت نہ تھی ۔

مثال ۵ : میرے سرو قامت سے اک قد آدم
قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں

اس کے ایک معنی تو یہی ہیں کہ میرے سرو قامت سے قد آدم قیامت کم ہے اور دوسرے یہ معنی بھی ہیں کہ [illegible] میں سے سوا گز ہے اس سے وہ بات قد آدم سے ہو [illegible]

مثال ۶ : سر رہے نے ہو وہ سے تو مکرر چاہ
اس کے ہوئے یہ میرے سر کی قسم ہے یہ تو

اس شعر میں "میرے سر کی قسم ہے یہ تو" اس جملے کے دو معنی ہیں ۔ ایک یہ کہ میرے سر کی قسم ہے یہ سرو سر آنکھوں کے اور دوسرے یہ کہ یہ تو میرے سر کی قسم ہے ۔ یعنی تمہی ہو میرے سر آنکھوں کے ۔ جیسے کہتے کہ اب تو تو ہمارے ہاں کھانے کی قسم ہے یعنی تو ہی ہمارے ہاں کھانا نہیں کھاتے ۔

مثال ۷ : انجمنے ہو تم گر دیکھے ہو آئینہ
ہو تم سے شہر میں ہوں ایک دو تو کیونکر ہو

اس کا مطلب ایک تو یہ ہے کہ تم جیسے [illegible] مزاج شہر میں ایک دو اور ہوں تو شہر ۔ کیا حال ہو اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب تم سو اپنے عکس کا بھی اپنی مانند ہونا گوارا

---

۱ ۔ مظہر طباطبائی شرح میں لکھتے ہیں کہ قسم قیامت سے سرو قامت ایک قد بھر بڑھا ہوا ہے ۔ میری نظر میں اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کا فتنہ پورے قد معشوق جب کہ ہے ۔ گویا پاؤں میں آگ ہے اور مطلب ہے کہ معشوق کی رفتار سے قیامت برپا ہوتی ہے ۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ہیں تو شہر میں گر تو تو ہ حسے یک دو حسیں موجود
ہوں تو ہ ئیہ قیمت ہر کرو

ش ۸ : یا حوب ت ے عیر تو سومہ ہیں دیا
س حب رہ ہمارے بھی سد میں زبان ہے

"ہمارے بھی مد میں ں ہے" اس میں دو معنی پوشیدہ ہیں۔ یک یہ کہ ہمارے پاس ے شومہ ہیں کہ گر ہونے پر آئے تو غم تو وقتی ہ ہیں گے و دوسرے شوح معنی یہ ہیں کہ ہم زبان سے چکھ ہر ہ صائے ہیں کہ عمر ے ہ سہ یا ہ ہیں۔

ش ۹ : زندگی میں تو وہ محض سے ٹھ دیتے ہے
دیکھوں ب مر گئے پر کون ٹھاتا ہے مجھے

ٹھاتا ہے مجھے' اس کے دو معنی ہیں: ایک تو یہ کہ زندگی میں تو مجھے محض سے ٹھا دیتے ہے۔ اب مرے کے بعد دیکھوں مجھے وہاں سے کون ٹھاتا ہے۔ دوسرے معنی یہ کہ محض سے تو ٹھا دیتے ہے، دیکھوں اب میرا سہارا کون ٹھاتا ہے'۔

ش ۱۰ : ت ہو میں شراب کی تاثیر
بادہ نوشی ہے بادہ پیمائی

یہ شعر بہار کی تعریف میں ہے۔ اس میں 'بادہ پیمائی' کے لفظ سے دو معنی پیدا کر دیے ہیں۔ 'بادہ پیمائی' عیش کاہ دے کو بھی کہتے ہیں۔ پس ایک معنی تو اس کے یہ ہیں کہ فصل بہار کی ہو یسی شرط لگیر ہے کہ تو اس میں شراب کی تاثیر پیدا ہوگئی ہے اور جب یہ حال ہے تو بادہ نوشی محض بادہ پیمائی یعنی فضول رہ ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ بادہ نوشی موسمدا اور بادہ پیمائی کو حصر قرار دیا جائے اور جس

۱۔ بہت واضح قول نہیں ہے۔

طرح بادہ پیمائی کے معنی بادہ خواری کے ہیں، اسی طرح بادہ پیمائی کے معنی ہو ٹھانے کے بھی جائیں۔ اس صورت میں یہ مطلب ہے کہ اگر آج کل ہو ٹھانہ بھی شراب پینا ہے۔"

اس صنعت کے متعلق یہ بات محفوظ رکھنی چاہیے کہ اسے کے مسلمہ اصول کے مطابق شعر کے معنی واضح ہونے چاہئیں اور اغلاط سخن کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ یعنی Unequivocal مطلب ہونا چاہیے۔ گو ایک ہی شخص ایسی صنعت ـــ صنعت بالکل دو مقصد اور مختلف معنی شعر کو پھر بھی یہ ہو سکتا ہے مگر مناسب یہ ہے کہ شاعر عمل تحریر میں لانے معنی کا مرحلہ بھی طرح طے کر لے۔ یہاں اگر مختلف ایسی ہی صنعتیں، جیسے کے بدلے اور مختلف لہجہ پر زور دینے سے معنی کی مختلف دلالتیں درپیدا کرلیں تو وہ اور بات ہے کہ شعر جو ہو تو پہلو دار ہوگا اور مختلف مقصود معنی کا حامل ہوگا۔ پھر یہ صنعتیں یا تو ایک دوسرے سے متضاد نہیں ہوں گی۔ مثلاً حسرت موہانی نے اس شعر میں سہارے کے بدلے سے اور مختلف لہجہ پر زور دینے سے شعر کی دلالتیں بدلتی ہیں:

۱ ۲ ۳
تیری محفل سے اٹھاتا غیر مجھ کو تو کیا محال
۴ ۵
دیکھتا تھا میں کہ تو نے بھی اشارہ کر دیا

اس شعر میں لفظ پر، جو ہی ہیں، زور دے کر پڑھنے سے دلالتیں یوں بدلتی ہیں:

(۱) **غیر مجھے تیری محفل سے اٹھاتا** - یعنی وہ کون ہوتا تھا تیری محفل میں دخیل ہونے والا۔

(۲) **غیر مجھے اٹھاتا!** خدا کی شان ہے۔ کوئی اور ہوتا تو بات بھی تھی۔ اس کی حیثیت ہی کیا ہے۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ہنسی نہیں آتی۔ کسی پر رو رہے کر پڑھے تو شعر کا مطلب واضح ہوتا کہ جنوں نے بڑی مشکل سے یہ تھا کہ ہم اور کچھ نہیں تو ہی ہیں پر ہو شاہ ہنس ا رہے تھے اور یہ مشکل نہیں ہے اچھی ہے و جنوں کی یہ حالت ہے کہ ہنسی کسی پر نہیں آتی۔ یوں بھی بیٹھے بٹھائے، بغیر کسی وجہ کے دیوانہ و ہنسنے لگے ہیں یا بھی جنوں۔ ایک دماغ ہے۔ فسردگی خاطر تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اسی طرح غالب کا یہ شعر ہے جس کے بارے میں درست ہو گا، کیوں معنی پیدا نہیں ہوتے۔

موت کی راہ نہ دیکھوں کہ بن آئے نہ رہے
تم کو چاہوں کہ نہ آؤ تو بلائے نہ بنے

یعنی اگر میں تو موت ہی دیکھتا ہے تو موت کی راہ کیوں نہ دیکھوں کہ ایک دن حسب توقع آئے گی ہی ضرور۔ تم کو چاہے کا کیا فائدہ کہ اگر تم نہ چاہو تو میں کسی طرح کھینچ بلا ہی نہیں سکتا۔

یہاں اندار یون نے مطلب کی وضاحت میں مدد دی ہے۔ شعر کے دو متضاد مطلب نہیں پیدا کیے۔ تو حاتی کے اس مصرعے کا کہ "سمجھے اور اندر یہاں تو بہت دخل ہے" مطلب یہ ہے کہ صحیح معنی کے تعین کے لیے یہ کرنا ضروری ہے کہ شعر کے اندر سیاق کو مدنظر رکھا جائے، ممکن ہے مختلف دلائل اور صحیح معنی کی پیدا ہوں۔ متضاد معنی کا پیدا ہونا صنعت گری ہیں، خیر سری ہے۔

صنعتِ ہجوِ ملیح :

ہجو کا صحیح مفہوم اسمعیل کہ یہ ضرور ہجو نہ معلوم ہو (میں نے بحر الفصاحت کی تعریف سے گزرا ہے) لیکن دراصل ہجو ہی ہو، مجمل التصدیق کے قبیلے سے ہے۔ لیکن ہجو کا موجود ہونا مسلم

(۳) مجھ کو ٹھان کہ جنگ ہوں اور مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا ہوں۔

(۴) میں نے دیکھ لیا ہے اپنی چشم خود اچھی طرح کہ تو ہے ہی اور لوگوں کے ہو) ۔ رہ نہ ہے۔

(۵) تو ہے بھی اور لوگوں کے ہو میں تیرے ٹھوے ہوا کر دیں ورنہ اور لوگوں کو میں حاضر نہیں ہوتا

اسی طرح کا شعر ہے:

۱
دی ہوئے درد جگر زہر تو نہیں ہے ورنہ چارہ سر کا (جوت ہے) ہاتھ کیوں کاٹ

(۱) دی کہیں دوائے درد جگر زہر تو نہیں ہے ورنہ چارہ سر کا (جوت ہے) ہاتھ کیوں کاٹ۔

(۲) دی دوائے درد جگر زہر تو نہیں، یہ میں جانتا ہوں۔ پھر چارہ سر کا ہاتھ کیوں کاٹ رہا ہے۔ میری موت تو قریب نہیں ہے۔

ان دونوں معنوں میں آپ دیکھیں گے کہ معنی متضاد نہیں پیدا ہوئے۔ دلالتیں اور لازمے بدل گئے ہیں۔

غالب کے بعض اشعار ایسے ہیں کہ جب تک صحیح انداز سے نہ پڑھے جائیں، مناسب معنی معلوم ہی نہیں ہو سکتے۔ مثلاً:

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی

نظم طباطبائی شعر فہمی میں اپنی نظیر آپ ہیں لیکن مطلب یہ بیان کیا ہے کہ افسردگیِ خاطر کا یوں ہے۔ یعنی اب حالِ دل پر بھی

3:53 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

ہوتا ہے :

عجب میں اک عجب بڑا ہے کہ وہ دار بھی ہوں
تم میں دو وصف ہیں محبوب بھی ہو معمار بھی ہو

(بحر الفصاحت کے مؤلف نے اس صنعت کا نام نہیں لیا ہے۔

تخیل عرف دا عارفانہ :

بعض لوگ لکھتے ہیں : یہ صنعت ہوں ہے کہ متکلم تخیل سے کام لے کر ایسی چیز ثابت کرے جو حالانکہ حقیقت سے محروم و قف ہو ہے۔ مولوی نجم الغنی لکھتے ہیں کہ کسی امر کی نسبت وجود یا عدم کے ہی بے جڑی خیر کی جائے، جبکہ اس کے ہونے سے کوئی فائدہ یا نکتہ مقصود ہوتا ہے۔ کبھی مقصود ہوتا ہے، کبھی مبالغہ و غیرہ۔ مثلاً :

دامن کا عکس کس کے پڑا ہے کہ آج تک
پھیلا رہا ہے سرو لب جوئبار ہاتھ

(یہاں کہ شاعر محبوب حسن ہے کہ کس کا عکس پڑا ہے)

سودا ہے کس کی زلف پریشاں کا اے صبا
پھرتے ہو ساری رات جو آشفتہ حال سے

تارے تمام رات جھمکتے رہے تھے
تھا ماہ بھی کسی کی جو گھر رات (مومن)

عصر حاضر کے شعرا بھی اس صنعت کو بے تکلفی اور صناعانہ حسن سے استعمال کرتے ہیں۔

---

۱ - بحر الفصاحت : ص ۱۰۵۷ -
۲ - ایضاً : ص ۲۳۹ -
۳ - بحر الفصاحت : ص ۱۰۵۹ تا ۱۰۶۱ -

محبوب خزاں :

ہم آپ ثابت سے گزر کیوں نہیں جاتے
ہے نکہت ہے تو مر کیوں نہیں جاتے

کتنے [illegible] گھبرائے ہیں کیوں لوگ
سردی ہے تو پانی میں اتر کیوں نہیں جاتے

آنکھوں میں چمک ہے تو نظر کیوں نہیں آتے
پلکوں پہ گہر ہیں تو بکھر کیوں نہیں جاتے

[illegible] یاد نہیں آئے تو اپنے سے پوچھو
محبوب خزاں رات تو گھر کیوں نہیں جاتے

محمد ذہنوی، جن کے متعلق صاحب لکھا ہے کہ میں ان کا جسد ہوں، اس زمین میں کہتے ہیں :

اصرار نہ فرمائیے کچھ بھید ہے اس میں
کہنا جو ہے ہم آپ کے گھر کیوں نہیں جاتے

صنعت لف و نشر :

لف سے مراد یہ ہے کہ چند چیزوں کا ذکر کیا جائے اور نشر سے مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں کے سامعین کو بغیر تعین کے بیان کریں۔ اس صنعت کی تین قسمیں ہیں :

۱ - (الف) لف و نشر مرتب : اول ایک لف اور اس کے بعد ترتیب سے نشر ادا کریں - (ب) ایک لف و نشر یوں کریں - پھر اسی لف و نشر کو لف قرار دے کر اس کا نشر مذکور کریں -

---

۱ - اکلی بستیاں ، مکتبہ آسی کراچی -
۲ - لف = لپیٹنا -
۳ - نشر = کھولنا ، ظاہر کرنا -
۴ - بحر الفصاحت : ص ۱۰۶۱ -

3:53 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

[illegible] و شعر غیر مرتب : اس میں مسدس ہر حرف کی ملائمت
[illegible] دیکھ سکتے ہیں ۔

[illegible] و شعر معکوس ترتیب : اس میں ہر ایک حرف
مسدس کی ترتیب بنی ہوتی ہے ۔

ان صنعتوں میں نظم و شعر مرتب اور غیر مرتب ہی زیادہ
[illegible] ہوئے ہیں اور عصر تحقیق میں معلوم ہوئے ہیں ۔ [illegible]
[illegible] نے اپنے مقالے میں درج ہوئی ہیں ۔

نظم و نثر مرتب :

سرو و گل پر نظر قمری و بلبل نہ پڑے
[illegible] گر باغ میں وہ سروِ گلستاں میر

سرو و گل کا ذکر [illegible] ہے اور اسی ترتیب سے سرو کی مناسبت
سے قمری اور گل کے حوالے سے بلبل کا ذکر کیا ہے ۔

۳ ۲ ۱
تیرے رخسار و قد و چشم کے بیچ عشق زر

۳ ۲ ۱
گل خد ، سرو قد ، نرگس بیمار خدا

[illegible] ۔

۔ نصیر نے ہجر گدازی میں بھی تعریف نظم و نثر مرتب کی دے کر
فردوسی کا یہ مشہور شعر نقل کیا ہے :

بروز نبرد آن یل ارجمند
بہ شمشیر و خنجر بہ گرز و کمند

نظم و نثر غیر مرتب کے لیے یہ شعر نقل کیا ہے

۱ ۲ ۳
در باغ شد از قد و رخ و زلف تو بے آب
گلبرگ تری ، سرو سہی ، سنبل سیراب

۳ ۲ ۱
برید و درید و شکست و بہ بست
بلاں را سر و سینہ و پا و دست

[illegible] کے مشہور قصیدے میں جس کا مطلع ہے :

[illegible]
جس کو ہو عشق نے گرویدہ سلام

[illegible] اس قصیدے کے متعلق [illegible] لکھتے ہیں :

"[illegible] میں مسدس کا یہ قصیدہ خصوصاً اس کی تشبیب
[illegible] اردو شاعری
کے [illegible]"

[illegible]
جب کہ [illegible] ہوئے
صبحدم [illegible] و ایماء

اور ان [illegible] یک لخت
محفل مسرح ہوئے انعام

لکھ دیا سائلوں کو عشق کس
لکھ دیا عاشقوں کو دشمن کام

[illegible] تو [illegible] گیا کہ [illegible]
گنبد نیر گردِ بیضی فام

حکم رقص لکھا گیا بہ لکھیں
جاں تو دینہ اور رقص کو دم

---

۱ ۔ شرح [illegible] ص ۳۰۳ ۔

3:53 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

آتش و آب و دد و خاک سے لی

وضعِ سور و بم و رزم و آرام

دیکھئے کس خلاقی سے یہ وضعِ سور ہے۔ یہاں تم سے
یاد کرتی ہے گویہ رزم کرتی ہے، یعنی غور۔ جنگ یعنی وہ مٹی ہو
زمین پر پڑی رہے ساکن ہوتی ہے۔ نفس کہاں صنعت گری ہے اور
کیسی قدرت کلام ہے کام ہے نرصنعت ہے یہ صنعت صنعت کی ہے۔
کورعب و سہر کے مصرعے میں غضب کا ہمیشہ ہی شیوہ رہا ہے یہ
حسب یہ صنعت آئے گی، مہیب مدعے اور خوب صورتی سے آئے گی

لف و نشر غیر مرتب کی مثالیں یہ ہیں:

بصیر:

رخ و جبین و سرہ نور و چشم و ابرو کو
۱ ۲ ۳ ۴ ۵
سمن و بدر و مہ و نرگس و ہلال سے کیا
۵ ۴ ۳ ۲ ۱
لب و دل و سب و دنداں کو رونے کہتا ہے
۲ ۳ ۴
عقیق و سیم و در و سنگ کی مثل کیا
۳ ۴ ۲

لف و نشر معکوس ترتیب میں ترتیب بگل ملانے کے عیب سے نکلی آتی ہے۔ مثلاً:

واسمی و واضحی رخِ روشن، خطِ سیاہ
۱ ۲ ۳ ۴

کبھی حور سے اٹھائے تو کبھی نظر آئے
۱ ۲
اسی امید پہ گذری ہے صبح و شام ہمیں
۲ ۱

جدید شعرا میں جوش ملیح آبادی یہ صنعت بہت خوب صورتی سے استعمال کرتے ہیں:

آئے ہیں نظر لالہ و نسریں کی قبا میں
۲ ۱
آبِ چمن و آبِ خورشید کے صورت
۱ ۲
غنچے ہے خواہگیِ حضر و چشمۂ حیواں
۲ ۱
وجودِ خواہد و آبِ بقا کی بات نہ کر
۲ ۱
مذاقِ دید و سراغِ جمال کے آگے
۲ ۱
حجابِ غیب و حریمِ خفا کی بات نہ کر
۲ ۱

صنعتِ جمع:

یعنی کئی چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنا:

عشق:

تری چینِ جبیں، ابرو، مرا عجزِ دل
یہ عقدے ہیں وہ جن کو کھلتے نہ دیکھا

3:53 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

عابد : درازیِ شبِ ہجراں و زلفِ یار کا کلیم
کبھی سے پوچھ کہ کٹتی ہے رات آنکھوں میں

عابد : بوئے گل ، نالۂ دل ، دودِ چراغِ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

عابد : ہم نے دیکھا ہے بہ ہر حال میں رنگِ برگشتہ
ہم سے ٹیڑھا جسے دیکھا اسے خنجر جانا

سودا : وہ گل کہ بہ صبا ہے ، یہ عاشق ہے شمع کا
ہے دل خیالِ بلبل و پروانہ ایک ہے

حب نے اٹھا دیا ہے دوئی کو نگاہ سے
ہر ایک اپنے کعبہ و بتخانہ ایک ہے

جلوہ بصر فریب ہے اس کا ہر ایک ہے
اپنی نظر میں مسجد و میخانہ ایک ہے

رقم لکھنؤ کے شعرا میں یہ صنعت بھی عام تھی اور عاشق حسن کی پرورش میں معاون ہوتی ہے ۔ میں کچھ اور شعر نقل کرتا ہوں جس سے معلوم ہوتا کہ اس کی مقبولیت کیا ہے :

۔ بیخود

جوئے گل ، نالۂ دل ، دودِ چراغِ محفل
ہر کہ از بزم تو برخاست پریشان برخاست

۲ ۔ بحر الفصاحت ، ص ۶۴ ۔ ۶۵ ۔

علامہ اقبال :

پردہ چہرے سے اٹھا ، انجمن آرائی کر
چشم مہر و مہ و انجم کو تماشائی کر

ستم ہو کہ ہو وعدۂ بے حجابی
کوئی بات صبر آزما چاہتا ہوں

غالب : چاہت میں ہے کہ اب بھی نہ کھولوں تیرے حسنوں کی
چراغِ دیر و حرم جھلملائے ہیں سب کیے

نہیں چراغ ، نہیں گل ، نہیں دل پروانہ
خرامِ ناز نے فتنے اٹھائے ہیں کیا کیا

تاجور : نہ میں بدلا نہ تم بدلے نہ دل کی آرزو بدلی
میں کیونکر اعتبارِ انقلابِ آسماں کر لوں

"سرپا" میں بھی کچھ چیزیں محبوب کی ذات میں جمع کی ہیں ۔ رقم مصنوعات کے ضمن میں یہ بھی صنعت جمع ہی کی ایک قسم ہے ۔ بعض لوگ ہندی کے سرپا مصنوعات میں لکھتے ہیں ۔ لڑکے صرف اور زرق برق والے ہیں ۔ لیکن عصر حاضر کے ایک شاعر محبوب جہاں کے چھ مصرعوں میں جو لباس پر کی گئی ہے وہ دیکھنے ہے ۔

جادو کرنے والیاں :

سیدھی سادھی بھولی بھالی جادو کرنے والیاں
ماتھا جیسے صندل جاگے ، باہیں کچی ڈالیاں

3:54 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سید عابد علی البدیع

عابد

آنکھیں جیسے پچھ ڈورے ... گئیں
چہروں پر سہری مگیں باتوں میں کچھ سادگی

جیسے دیا دوی پکے رنگوں والی چادریں
سیدھی سادھی بھولی بھالی جادو کرے وہیں

محبوب حزاں : سادہ بنکپی کاجل انسو
دل گھو گئے ہو تر شے ہو

صنعت تفریق :

ایک نوع کی دو چیزوں میں فرق ظاہر کرے جیسے اس شعر میں :

... ہو
وہ ... ہو ... ہے یہ ہجر میں جیتی رہے

... ہے ... ہے ... ہے
خطِ گلزار خدا ہے ، خطِ رخسار خدا

پھر فارسی ہی میں ... ایک شعر اس لیے یاد آ گیا کہ مصحفی کا ایک شعر نقل کرنے کو جی چاہتا تھا :

... ہے
... ہے

... کے فارسی میں جو ... ہے ... اور مزے ہے
... میں) اس کا مطلع اس صنعت کی بہترین مثال ہے اور یوں بھی ... اردو شعر کے کارناموں میں شمار ہے :

... اشک بار و ... از ناگریستن
... عادت آب شدن ... ناگریستن

مصحفی : ... ہے عاشق و معشوق کی یکساں ... ہوں
مری گھر بار ... ہے ، تری رفتار ... ہے

اس صنعت میں کمال یہ ہے کہ جو چیزیں بظاہر مشابہ ہوتی ہیں ، ان میں اختلاف کے پہلو دریافت کیے جائیں ۔ ... صنعت لطافت اور ... کوائف کی بھی تعریف کی گئی ہے کہ اختلاف میں مشابہتیں ڈھونڈھنا اور مشابہتوں میں اختلاف تلاش کرنا ۔ لطف میں ... حمد صدیقی کا یہ ... ہے : "ڈسمبر کے دن تھے (یعنی سردی) جب ہندوستانی سردی اور انگریز لیک کھاتا ہے ..." اس نظم میں بھی یہ صنعت شاعر کی تلاش ، اس کی بذلہ سنجی اور اس کی ... جوں کا ثبوت مہیا کرتی ہے

یہ شعر بھی دیکھیے :

اختر : ... کی ... مزاجی کا خیال آتا ہے
... حیران پریشان ... جاتے ہیں

یہاں عاشق اور معشوق دونوں میں آشفتہ مزاجی کا ... پیدا ... گئی ہے ۔ یہاں عاشق دیوانہ اور آشفتہ مزاج ہے اور معشوق حیران و پریشان ہے اور ایک ہی نوع کی ان دونوں چیزوں میں بڑا فرق ہے ۔

... ہے :

... دوزخ میں یہ گرمی کہاں
سوزِ غمہائے نہانی اور ہے

قاطعِ اعمار ہیں اکثر نجوم
وہ بلائے آسمانی اور ہے

صنعتِ تقسیم :

یعنی چند چیزوں کا ذکر کرنا ، اس طرح کہ ہر ایک کو

3:54 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ان کے مصنوبات پر بعید تعیں کے تسمیم کرنا ۔ اس میں اور لف و نشر میں یہی فرق ہے ۔ لف و نشر میں تعیں متکلم کی طرف سے نہیں ہوتی ۔ محاضف ایسے دیں سے ہر چیز کے مناسب کو اس سے متعلق کر دیتا ہے اور تسمیم میں خود متکلم بتا دیتا ہے[1]:

مسب لب ہر ایک کو مقام اول ہے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

ہیں لو دب ہنہ تو پروے تو حب
عم ہم ۔و دب سب سے جو مشکل نظر آیا

محمد یعنی نے صنعت تسمیم پر بڑی تفصیل سے بحث کی ہے لیکن موجودہ مرح اور عنصر حاضر کے تذکروں کے مصنف اس سے تعرض کرنا بیکار ہوگا ۔ بصیر اکبر آبادی :

بیر ے بھی مہ کی روشنی راب گئی تھی مہ سے مل
نسہ سے قاب رح سے رح ، نور سے نور صل سے صل

یوسف مصر سے بکر میرے ہیں میرے سب نشاں
رنگ سے رنگ ، سب سے سب، چشم سے چشم، تل سے تل

صنعتِ جمع و تفریق :

یعنی دو یا زائد چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرکے ان میں فرق ظاہر کرنا ۔

غالب : کم نہیں جلوہ گری میں ترے کوچے سے بہشت
یہی نقشہ ہے ولے اس قدر آباد نہیں

۱ ۔ بحر الفصاحت : ص ۱۰۶۷ تا ۱۰۷۵ (حسن تعلیل تک) ۔

دوں : بگڑ کر اور بڑھ کر ہم تو دونوں کو بلا سمجھے
اسے میرے قضا اس کو پری قضا سمجھے

اس کے بعد صاحب بحرالفصاحت نے جمع و تسمیم اور جمع و تفریق و تسمیم اور رجوع کا ذکر کیا ہے ۔ وہ خود مانتے ہیں کہ یہی صفتیں مغربی صفتوں سے ملتی ہیں[2] ۔ مذکر بصیر بھی ان صفتوں کو تصنع و زور سمجھتے کہ جس سے میں حسن تعلیل کا تعرض کرتا ہوں ۔

حسنِ تعلیل :

نصیر الدین ہوی[1] نے اس کی تعریف یوں کی ہے :

"وہ صفت جس سے متکلم کسی امری حسی ۔ کر بدیہ کہ در واقع علت او نیست بلکہ علت چیز دیگر است ، یا علت معلوم نباشد ۔"

مراد یہ کہ کسی امر کے لیے کسی وجہ دل کی جائے جو درحقیقت اس کی وجہ نہ ہو ۔ حسی وجہ کچھ اور ہو یا وجہ معلوم ہی نہ ہو ۔ مجم الغنی نے اور محمد ہدایتی نے اس سلسلے میں بہت طول کلام سے کام لیا ہے ۔ رقم السطور کے خیال میں حسن تعلیل کے مختلف پہلوؤں سے بحث کرنا بے سود اور بیکار ہوگا ۔ نصیر الدین کی تعریف فارسی جامع و مانع ہے ۔ مجم الغنی تعریف ہی میں مختلف پہلوؤں کو سمو کر قریب دو سو صفحوں میں اس صفت کی تعریف کرتے ہیں ۔ اس لئے ان کے مقابلے نے لیے اصل سے رجوع کرنا

۱ ۔ بحر الفصاحت ص ۱۰۷۳ ۔

۲ ۔ بحر گوہر : ص ۲۱۶ ۔

3:54 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

چشمے ۔ ... میں ہوتی ہے کہ ہوں کہ نہیں کہیں حسنِ تعلیل کے ... رک پہلوؤں کا ذکر کریں جہاں حسن سے صنعت مراد ہوں اور محبوں پر ہوں ہے ۔ مثلاً یہ کہ نشہ او استدرنے میں حسنِ تعلیل بہت دلکش معلوم ہوتی ہے ۔

انیس : پیاسی ہو بھی سیاہ حبشی رات کی
منھ سے سر پٹکی نہیں موجیں فرات کی

جیسے نس کل رہا ہے پوٹیں خار آنکھیں
بیچ میں لے کے پڑی نرگسِ بیمار آنکھیں

انیس : بیماری نہیں سب امید ملاقات کے ساتھ
اب وہ اگلی سی دوری سب ہجراں میں ہیں

غالب : لگے آگ گر اس کے اک تل پکی ہے سد
ہے چراغاں حسن و خندۂ گلستاں مجھے

پوچھے ہے کیا وجود و عدم اہلِ شوق کا
آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہو گئے

دہتا ہے کون دمِ بس تو ہے ہر
پردے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

اس شعر میں حسنِ تعلیل کا ایک عجیب لطیف پہلو پوشیدہ

۔ غیر مصحت : ص ۱۰۷۹ ۔

ہے اور یہ کمال غالب ہی کر سکتا تھا :

انہیں منظور اپنے زخمیوں کا دیکھ آنا تھا
اٹھے تھے سیرِ گل کو دیکھنا شوخی بہانے کی

اترائے کیوں نہ خاکِ سرِ رہ گزار کی
روندی ہوئی ہے کوکبۂ شہریار کی

جب اس کے دیکھنے کے لیے آئیں بادشاہ
لوگوں میں کیوں نمود نہ ہو لالہ زار کی

جانفزا ہے بادہ جس کے ہاتھ میں جام آ گیا
سب لکیریں ہاتھ کی گویا رگِ جاں ہو گئیں

یوں ہی گر روتا رہا غالب تو اے اہلِ جہاں
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں

ہیں بے سبب کہ سن کر نویدِ مقدمِ یار
گئے ہیں چند قدم پیشتر در و دیوار

ہوئی ہے کس قدر ارزانیِ مئے جلوہ
کہ مست ہیں ترے کوچے میں ہر در و دیوار

ہیں کہ یوں ہم اک جارِ ناز کے مارے ہوئے
حلۂ گل کے سوا کرد اپنے مدفن میں نہیں

ہو فشارِ ضعف میں کیا ناتوانی کی نمود
نہ کے جھکیے کی بھی گنجائش مرے تن میں نہیں

3:54 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

صاحب بحرالفصاحت نے بھی صنعتِ مشاکلہ کا ذکر کیا ہے اور نصراللہ تنوی نے بھی ۔ لیکن میری نظر میں دونوں کا ذکر بیکار ہے ۔ خود نجم الغنی یہ کہتے ہیں کہ اس پر صنعتِ لفظی کا گمان گزرتا ہے اور تنوی بھی اسے کچھ خاص اہمیت نہیں دیتے ۔

صنعت عکس :

کلام کے بعض اجزا کو مقدم و مؤخر کرکے دوسرا فقرہ یا مصرع وغیرہ بنا لیں اور وہ معنی دیتے چلے جائیں[1] :

جیحوں کو دشت ، دشت کو جیحوں بنائیں ہم
گردوں کو ارض ، ارض کو گردوں بنائیں ہم
ہستی کو اوج ، اوج کو ہستی بنائیں ہم
ہستی کو پست ، پست کو ہستی بنائیں ہم

نسیم : باقی ہے جو کچھ ہو ، بے لے
ساقی باقی شراب دے دے

امیر : استادہ آب میں یہ روانی خدا کی شان
پانی میں آگ ، آگ میں پانی ہے کی شان

صنعت القول بالموجب :

مراد اس سے یہ ہے کہ کسی شخص کے کلام کو کسی لفظ کی وجہ سے یا لفظ کی وجہ سے متکلم کی منشا کے خلاف مطلب کا استخراج کرے ۔ یوں کہہ لیجیے کہ بعض لفظوں کی وجہ سے یا کسی لفظ کے استعمال کے ناحق سننے ، لا قصداً کہنے والے کے کلام کا مطلب غلط سمجھے ۔ یہ بڑے مزے کی صنعت ہے اور اگرچہ جدید اختیار

---

۱ ۔ بحرالفصاحت : ص ۱۰۸۳ - ۱۰۸۵ ۔

ہے اس کی اہمیت بہت کم ہے ، لیکن لوسک وانہ الف ۔ میں وہ ہو شعر کا تعریفی پہلو ہے ، اس عنصر سے اس کی نظیر نہیں ۔ اسی حیرانی کے زمانے کا واقعہ بیان کرتا ہوں ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی میں پڑھتا تھا ۔ حسنوں میں مشاعرہ ہوا ۔ بہت سے استادوں کو بھیجے ۔ پنجاب سے ناظور مرحوم ، جلال لدین اکبر ، سید حیدر آبادی ، حسنہ ، تاثیر مرحوم ، اختر شیرانی ، نصیر بدھ بوی ، رقم بسنور احمد پار سے میرٹھ اور ساغر پھرتے پھراتے شاید یاد ہوں بھی گئے ۔ مشاعرہ طرحی تھا ۔ غالباً ایک مصرع طرح کا تھا : ع

کوئی امید بر نہیں آتی

اور دوسرا : ع

مسئلہ چاہیے ، پروانہ چاہیے

جیسے : "دیوانہ ہر لحظہ سے دیوانہ چاہیے ۔"

غالب کی غزل میں تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہاں ہو سکتی ہے مقطع اس پڑھا کہ رنگ جما دیا :

کیا طبیعت ہے میری ہوگی جی
بن پیے رنگ پر نہیں آتی

یہ بڑے اچھے مشق شاعر تھے ۔ داغ کے شاگردوں میں سے تھے ۔ صاحب "خمخانۂ جاوید" نے ذکر کیا ہے ۔ میں نے انہیں لاہور میں یہ شعر پڑھتے سنا تھا :

حسیں یہ کون دل میں جلوہ گر ہے
کلیجہ جس کو پنکھا جھل رہا ہے

مشاعرے میں ان سے غیر طرحی شعر پڑھنے کے لیے کہا گیا

3:54 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

تو انہوں نے ایک غزل سنائی۔ اس کے دو شعر جب سے مجھے یاد ہیں۔ وہ شعر یہ ہیں:

ہنسی ہنسی میں نہ کوئی فتنہ ہو جائے
کہو عدو سے ہمارے نہ سامنے آ بیٹھے

گزرنے ہی کو ہیں دو گھڑی ہے، حال نہیں
گدائے حسن ہے، سائل ہو کر نہ بیٹھے

ان کا دوسرا شعر جب معمول ہوا:

اے دل یہ چھبی رات یہ تسکین کا نات
اس وقت کوئی نغمۂ مستانہ چاہیے

مرحوم اور جنت نے بھی اس زمین میں جب چھبی غزل کہی۔ ان کا یہ شعر میرے خیال میں سب سے بہتر تھا:

گ وندی جنوں کے وہ پرہیز راستے
دیوانگی کہ بھی کوئی فرزانہ چاہیے

رام رام سنگھ مسند دہلوی مستعرب کے عبارت فرما رہے تھے۔ انہوں نے غزل پڑھی تو اول مطلع سے متعلق یک سب چھا شعر پڑھا:

کہا تمہارے وقت جاں نہ لب سے، تم کو سمجھو
کہو سمجھیں گے ورنہ تم نہ جانے سمجھے

یہاں لفظ 'سمجھو' امر کا صیغہ ہے اور اس کے دو معنی ہیں۔ ان کی معرفت نہ شاعر نے یہی ضروری کی ہے رکھی ہے۔ غالب نے بھی اس صنعت کو بہت خوبی اور سلیقے سے استعمال کیا ہے۔

مثلاً:

میں نے کہا کہ بزمِ ناز چاہیے غیر سے تہی
سن کے ستم ظریف نے مجھ کو اٹھا دیا کہ یوں

یہاں 'غیر' کا کلمہ دو افراد کے درمیان مسابقت بتا رہا ہے۔ محبوبہ کی مراد غالب ہے۔ غیر کی مراد رقیب۔ لیکن اس سلسلے میں غالب کا جو شعر کارنامہ ہے اور جس کی تفسیر میں آدھا دیوان لکھ گئی ہے، یہ ہے:

کہا تم نے کہ "کیوں ہو غیر کے ملنے میں رسوائی"
سچ کہتے ہو، سچ کہتے ہو، پھر کہو کہ ہاں کیوں ہو

اس شعر کے کچھ مقدمات ہیں۔ غالب نے محبوبہ سے کہا کہ اب جو غیر سے ملتی ہیں تو لوگوں میں رسوائی ہوتی ہے۔ یہ نامرغوب اور غیر خوب ہے۔ محبوبہ نے اپنی معنی محفوظ حاضر رکھ کر کہا:

"غیر کے ملنے میں رسوائی کیوں ہو (یعنی کیوں ہونے لگی)۔ آخر اس سے ملنے میں حرج ہی کیا ہے جو رسوائی ہوگی" تو گویا یہ فقرہ "کیوں ہو غیر کے ملنے میں رسوائی" محبوبہ کی منشا کے مطابق یہ کہتا تھا کہ آخر غیر کے ملنے میں ہماری رسوائی کیوں ہونے لگی۔ محاورہ ہے کہ میں وہاں جاؤں تو وہ مجھ سے خفا کیوں ہوں، یعنی نہ ہوں گے۔ محبوبہ کا مدعا بھی یہ تھا کہ غیر سے ملنے میں رسوائی نہ ہوگی۔ غالب نے اسے مکمل یعنی محبوبہ کے منشا کے خلاف مطلب پہنایا اور کہا کہ تم نے کب خوب کہا کہ اچھا اگر غیر کے ملنے میں رسوائی ہوتی ہے تو ایسا کیوں ہو (یعنی ہم غیر سے ملنا چھوڑ دیں گے تاکہ رسوائی نہ ہو) غالب نے یہ منشا اپنے مطلب کا دیکھا تو کہا "اچھا کہتے ہو سچ کہتے ہو پھر کہو کہ ہاں کیوں ہو۔"

3:54 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

اس شعر کی ساخت در پیچیدہ ہے اور غور و تامل کے بعد مطلب سمجھ میں آتا ہے۔

داغ کا مشہور شعر ہے :

عدو سمجھے کہ وہ سمجھے برے عدو سے تو کب وفائیں گے
میں اور سمجھوں وہ اور سمجھے کہا کرو کے کہا کریں گے

محبوب کا مشغلہ عدو سے داغ تھا، داغ نے حسب منشا خلاف مقصد متکلم اس سے مراد رقیب لیا اور شعر کا مطلب بدل گیا۔ بہرحال بطور کے حامل میر ہے بڑی خوب صورت صنعت ہے اور پھر کلاسیکی و مذہبی کے سیاق میں شعر کے تدریجی پہلو کی تہہ داری تو ہے ہی بہت متین و سنجیدہ مضمون بھی اس صنعت کے ذریعے ادا ہوتا ہے، جیسے غالب کے شعر میں ہو۔ اور کہیں محض تفنن مقصود ہوتا ہے، جیسے شیفتہ کے شعر میں ہو میں نے پہلے نقل کیا ہے۔ صاحب سمجھ اس صنعت کو نہیں پہچانتے۔ نصیر الدین نصیر (پیکر گلبرگہ : ۲۰۰۷) وہی تعریف کرتے ہیں جو صدر ہوئی اور صرف ایک شعر مثال میں نقل کرتے ہیں (فارسی کا) :

گفت چوں مجنوں بہ زنجیرت کشد
گفت آرے از خم گیسوئے تو

صاحب "دبیر عجم" ایک شعر انوری کا نقل کرتے ہیں :

دوستی گوئی بہ از دل بے کہی
راست بے گوئی کہ از جاں بے کنہا

سحر بدایونی بھی اس صنعت کو نہیں پہچانتا اور یہ بہت تعجب

۱ - دبیر عجم : بحث صنایع و بدایع، ص ۲۹۸ -

کی بات ہے کہ اردو میں عام مستعمل ہے - مثلاً مشہور مصرع ہے :

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

مجم انعامی نے کچھ مثالیں دی ہیں :

داغ : آنکھ لگتی ہے تو کہتے ہیں کہ نیند آتی ہے
آنکھ ہی جو نہ لگی میں نہیں جواب نہیں

بیخود : کہتے ہیں مرگ کو وصال نعیم
کہہ رہا ہوں وصل، ہم نے مر دیکھا

مرزا داغ کا شعر یاد آتا ہے :

دل بتوں نے لے لیا کی مسلمانو
ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا

بیخود : جب کہا میں نے کہ مرتا ہوں تو ہنس کر بولے
منہ تو دکھلو یہ بڑھے آئے ہیں مرنے والے

ایک نامعلوم شاعر کا شعر بھی یاد ہے :

لگا آئنہ منہ کے اس نے روبرو میں
کہ اب منہ تو دیکھو میری صورت دیکھنے والے[1]

داغ : جب کہا مرتا ہوں، وہ بولے میں مر کر نہ
جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

غالب کے اس شعر میں بھی یہ صنعت مخفی واحد موجود ہے :

مر گئے کے ہو وعدے پہ نہ کیوں اعتبار
آپ سے کوئی دغا کرے ہم کو قسم ہے ہم کو

۱ - سحر البیان، ص ۱۰۸۷، بعد -

3:54 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

شعلہ کا یک شعر اس مصحفی کی نذر ہے جس کی [illegible]
مشابہت کے ساتھ

آخر جہاں میں شمع [illegible] بھی تو ہو
اچھا نہ [illegible] اب [illegible] مت

شیفتہ نے محمود سے کہا "آج گل چہلی کی ہوا ہے، کسی
رات شعلہ لائیے۔" شعر پڑھ کر صاف اور سہو۔ شیفتہ نے اس بکار کو
حاصر شمع محبت پر مربوط کر دیا اور کہا "تو پھر نسی شمع تاریک
ہی سہی۔ بعد فرمائیے۔" اچھا شعر ہے اور شعلہ بہت کار گر ہے اور
ہمدردی سے سنی گئی ہے۔

اس سلسلے میں حسرتی نے ایک واقعہ قلمبند کیا ہے[1] شاعری ہے:

نسی میر کی دولت سرا میں محفل رقص و سرود گرم تھی اور
ایک رنڈی حوض کی محفل میں عشرت آفرید، حسن صورت
میں حوشدہ، رنگ طبیعت، محفوں صفت، [illegible] رنج کی چمک
دمک دکھا رہی تھی۔ ہر ایک ساز صوت اور ہر ایک [illegible] رنج
رہا تھا کہ صوفیان صافی صدق سے حود ہو کر وجد میں آئے
تھے۔ واہ واہ اور حصول ذوق و شوق میں سروں کی
جنش گویا ضبط [illegible] ہو گئی تھی۔ سارنگی کی آواز حوض ان
ہر خلیق روح پرور [illegible] دست وجست سے اپنے گرداں با بداماں
[illegible] کرتے تھے۔ اور طبلے کی تھاپ پر دلیں بانیں کے لوگ
عالم حیرت میں اٹھے تھے۔ حالت رقص میں جس مہ رو کا
سینہ آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے ہٹتا، اور ہاتھ ادر کمر
اور چک پھیری لیتا اور سمٹ کر ہاتھ جاتا دل عشاق کو
درد کرتا تھا۔ [illegible] یک جواں پری پیکر، رشک شیریں،

۱۔ بحر الفصاحت: ص ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸۔

شمعیں حصار نور و انوار سے سج دھج بنائے بیٹھا ہوا تھا۔
اس معشوقہ کا دل اس شمع جمال پر پروانے کی مانند قربان ہوا
اور ذرے کی طرح اس آفتاب خوبی پر دل و جان سے فریفتہ
ہوئی۔ بار بار اس کے منہ کو تکتی اور لاکھ ہی سے اس پر فدا
ہو کر اس کے خط و خال کا تماشا دیکھتی۔ اہل مجلس میں سے
ایک شخص یہ حال دیکھ کر صاف تاڑ گیا اور چرب زبانی سے
بولا کہ وہی ہی آپ کی تو آنکھ لگ گئی۔ اس شخص کی مراد
"آنکھ لگ گئی" کہنے سے یہ تھی کہ تم عاشق ہو گئیں مگر
معشوقہ نے اخفائے حال کے واسطے اس بات کو خواب کی طرف
لے جا کر اسی کے مناسب جواب دیا کہ "نیند آئی ہے۔"

اسی طرح کا ایک واقعہ، جس میں صنعت تو نہیں ہے لیکن بیان
واقعہ اور انداز دلنشیں وہاں بھی خاص طور پر مطلوب ہے، آزاد
نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ اس کی نثر اور نظم الغنی کی نثر کا مقابلہ
کیجئے۔ محض صناعی یہ بات آ گئی ہے، صانع معنوی کی بحث سے اس
کو علاقہ نہیں ہے۔ آزاد لکھتے ہیں:[2]

"شیخ رمضان گوالیار میں سے ایک شخص تھے کہ شیخ محمد غوث
گوالیری سے قرابت قریبہ رکھتے تھے۔ صلاح و صلاحیت کا لباس پہنے
ہوئے اور [illegible] کے سر پر تاج شاہی کا سجے رکھے تھے۔ وہ ایک ڈومنی
پر عاشق ہو گئے۔ [illegible] ڈومنی نہیں

در مغرب زلف عرص دادہ
صد قافلۂ ماہ و مشتری را

۱۔ دربار اکبری، ۹۱۰ ع لاہور، ص ۱۰۰۔
۲۔ ان اشعار میں صنعتوں کی بہار دیکھئے۔ پہلے شعر میں مراعات النظیر
(سہ و مہ، مغرب (مغرب زلف) دوسرے میں 'حسرت' اور 'دلستاں' کا تعلق
دیکھئے اور تیسرے میں لف و نشر کی خوب صورت شکل ملاحظہ
فرمائیے۔

3:54 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۲۶۹

در چہرِ زف کردہ پہن
دستارِ سپہر چہری را

بر دامنِ بحر و وصل سنہ
ہیجی و یک اختری را[1]

صنعتِ اصطلاح بدلیل :

معمولی صنعت ہے اور تشبیہ تمثیل سے مل کے بہت ہی بہت تفصیل سے بحث کی ہے۔

صنعتِ ادماج :

یہ بھی عنصر حاضر کے مذاق کے مطابق نہ ہوئی اور ہم بھی عنصر سے بہت ہیں۔ البتہ صنعتِ مبالغہ کے تمام پہلو دیکھ لینے چاہئیں۔ اس پر اعتراض بھی بہت ہوئی ہے اور اس میں اچھے شعر بھی بہت پائے جاتے ہیں۔

صنعتِ مبالغہ :

پہلے اس صنعت کے مختلف پہلوؤں پر جو بحث شمس قیس رازی نے المعجم میں کی ہے، اس کی تلخیص ضروری ہے۔ وہ مبالغے کو غلو کی شکل میں پہچانتے ہیں جو علم العلی کے نزدیک مبالغے کا دوسرا درجہ ہے (تبلیغ، مبالغہ، غلو)۔

شمس لکھتے ہیں[1] :

"یہ صنعت یوں ہے کہ اوصافِ مدح و ہجا میں غلو کریں (یہاں غلو سے مراد صلاحی معانی نہیں بلکہ افراط مراد ہے) ممدوح کے مراتب کے متعلق کلام کے مدارج ہوتے ہیں۔ کسی ممدوح کی تعریف میں اس حد تک مبالغہ کرنا کہ سوئے ہنر کے وہ مدح اور کسی پر پوری نہ کرے، صنعت عجیب ہے۔ اس افراط سے پرہیز بہت ضروری ہے۔"

---

۱ - المعجم : ۲۶۵ ببعد - بحر الفصاحت، ص ۱۰۹۷ ۔

۔

[illegible] کی [illegible] میں [illegible] :

[illegible]
وجودِ تو سر دفترِ [illegible]

[illegible]
بنامِ تو بر صحنِ [illegible]

چہ [illegible] [illegible]
رسومِ ترا زیورِ [illegible]

اگر قصۂ گوہرِ تو نبودے
چہ [illegible] گوہرِ آفریں

پھر شمس مدح کے قواعد بھی کرتے ہے : "[illegible] و احوط' اور 'وجیہ تر' کہنا [illegible] کہ نقصان ہے اور بزرگان [illegible] کو 'نیک' کہنا یا 'سادہ' کہنا لائق کی [illegible] ہے ... [illegible] و وجوہِ مدح بہت ہیں اور ان کا شمار نہیں، لیکن جوں مبالغہ کی تعریف میں مدحِ سراور و مقاصدِ معلوم ہے کہ فضائلِ نفسی کو [illegible] جائے۔ مثلاً عقل و ہوش و علم و حلم و [illegible] و شجاعت و عدل و حسب ... [illegible] اور [illegible] کی شجاعت کا [illegible] خصوص ہے [illegible] جاتا ہے [illegible] کی محبوب و مجود کی [illegible] ترین کہ محبوب ضروریاتِ بادشاہت میں [illegible] ہے۔ البتہ بزرگی کرنا صفت میں محبوب کا [illegible] کہے تو کوئی ہرج نہیں ہے [illegible] ترصحاب [illegible] ہو تو [illegible] کی [illegible] اس شعر سے مقام تک تو پہنچو :

ہمی لکشتی [illegible] در عدو نماند شجاع
[illegible] بلد [illegible] [illegible] نماند دلیر"

3:55 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

حواشی سموک (شہر دیوں اور ...شہوں کی نسبتوں کے حسن و جمال کی تعریف ممنوع ہے ... اغراق کی اچھی مثالیں حسب ذیل ہیں :

نسیم لطف تو با ...د اگر سخن گوید
حیات و نفس پذیرد ازو عظام رمیم

سموم قہر تو با آب اگر عتاب کند
بشعرہ داغ شود بر حسام ماہی شمیم

بطریق اسپ :

تبارک اللہ زہے اسپ میر ...نس فعل
نہ بارگاہ تو خاک ست و نہ عساب ہوست

بوقت رفتن و وصے کہ ...ساکند سمک
ہوس قلندہ و در بہ سرب و کہہ صحراست (نوری)

جہاں نوردے کامروز از نراکیری
عجیب رسمہ کہ اندرو فردست

نوری کے یہ شعر بھی مجموعہ حاضر میں :

گر دل و دست بحر و کان باشد
دل و دست حد یکدگر باشد

در جہانی و در جہان جنسی
ہمہ چو معنی بہ در بیان باشد

بحر میں نشیع، اغراق اور غلو کا ذکر کرتے ہیں (جیسا کہ ہم معنی نے کیا ہے۔ بحث آگے آرہی ہے۔ وہ لکھتے ہیں[2] :

۱ - یہ عجیب و غریب شعر ہے اور قابل مطالعہ۔
۲ - بہار گفتار : ص ۲۵۰ ببعد۔

"مبالغہ :
ایسے امر کا ادعا کرنا ہے کہ قوت و ضعف کے حسب سے حد اعتدال سے تو خارج ہو، لیکن اس کا امکان عقلی و عادی موجود ہو۔ بہت اچھی تعریف کی ہے :

رودکی :

با آنکہ دلم از غم ہجرت خون است
شادی بہ غم توام و غم افزون است

اندیشہ کنم ہر شب و گویم یا رب
ہجرانش چنین است، وصالش چون است

اغراق :
ایسے امر کا ادعا کرنا کہ عادتاً ممتنع ہو، لیکن عقلاً ممکن ہو۔
مثلاً :

مارا نہ کام حوریں بہ و نہ لبوخت
شمس نہ ہیچ گہ مددا نہ نام ما

غلو :
ایسے امر کا ادعا کرنا کہ عادتاً و عقلاً ممتنع ہو۔

فردوسی :

شود کوہ آہن چو دریائے آب
اگر بشنود نام افراسیاب"

جم معنی لکھتے ہیں[1] :

"صفت مبالغہ :
یعنی کسی امر کو شدت و ضعف میں اس حد تک پہنچا دینا کہ

۱ - بحر الفصاحت : ص ۲۹۳۔

3:55 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

حد تک اس کا پہنچنا ممکن ہو ۔ اسے وے کو یہ گمان نہ رہے کہ اس وصف کا ثبوت مرتبہ ناقص ہے ۔ وہ مبالغے کی تین قسمیں ہیں ۔

تبلیغ :

مبالغہ یعنی جس مرتبہ تک پہنچنا دیکھ کہ عقل و عادت کے نزدیک ممکن ہو ۔

شہیدی : وعدہ شب کی سن کے غیر جاگ کے صبح
وہ کسی وقت نہ آئے مگر آ ہوں تو

سودا : پہنچے ہم آرزوئے وصل میں نزدیک پر مرگ
سوجھے ہے شکل مطلب بہت دور ہم میں

شیفتہ : کیا مسلماں ہیں ہم شیفتہ سنجاں نہ ہو
مل سے جاتا ہمیں کہ وہ بت بے دیں کا ہوں

ہمدم کی وہ زمیں ہے عشرت میر
نہ ہو زاہد جہاں کرے پرہیز
ہے عزیزوں کو حرف لوہد
ہے فقیروں کو عشرت پرویز

یہ ساری عربی حسب وصف کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے ، اس سے عربی ہی تبلیغ کے طریقہ معلوم ہوتا ہے ۔

اغراق :

مبالغہ قریب العقل بعید العادت ہو :

رضا : اب یہ حالت ہے کہ ان سا بے درد
میرے مرنے کی دعا مانگے ہے

۔ ۔ نے شعور کے خود دیوانوں سے انتخاب کیے ہیں ۔

قائم : ان خوش جھموں کی ہائے رے یہ تنگ پوشیاں
درہ نہ کسمسائے کہ چولی مسک گئی

برسات کی ہے رات ، میں مہا ، ری گئی
مرا پڑا ہوں رات جو تھی چمک گئی

دوق : تب دیدنی ہے دکھ بزم میں تو ہنس ہنس کر
کوئی کہا جائے جو پیرے کی کسی حور ہمیں

خون آنسو بس — دوں چمن سے گذرا
ح جو سرد نسیم چلی حور ہمیں

حاں : تم کو ہزار شرم سہی ، مجھ کو لاکھ صبر
الفت وہ راز ہے کہ چھپایا نہ جائے گا

بگڑیں نہ بات پر کیوں ، جانتے ہیں وہ
ہم وہ نہیں کہ ہم کو منایا نہ جائے گا

دیکھ ہے ہر طرف نہ محفل میں
رہے لڑیں گے سیکڑوں اس میں

جانور ، آدمی ، فرشتہ ، خدا
آدمی کی ہیں سیکڑوں قسمیں

قائم : میں دوانہ ہوں صدا کا مجھے مت قید کرو
جی نکل جائے گا زنجیر کی جھنکار کے ساتھ

گرچہ بلبل ہوں میں قائم ولے اس باغ کے بیچ
فرق کوئی نہ کرے گل کو جہاں خار کے ساتھ

3:55 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

غلو :

بعض مبالغے کو کہتے ہیں جو خلاف قیاس اور بدیہی البطلان اور عقل و عادت دونوں کے نزدیک ممتنع اور محال ہو۔ مبالغے کی یہ قسم قابل قبول ہے۔ مثلاً :

منشی : غرض اس طرح ترک کشتے ہوئے
کہ کشتوں کے پشتے پہ پشتے ہوئے

اسیر : حملے جو تیر پھر کسی زور جنگ میں
ٹھہرے نہ سایہ خوف کے رہے بدن کے پاس

انشاء (تعریف اسپ) :

ہے اس آفت کا سمک سیر کہ راکب اس کا
حاضری کھائے جو کعبہ تو لندن میں ڈکار

فارسی کے ان اشعار پر غور فرمائیے :

تم از ضعف چناں شدکہ اگر حسب و نیابت
بہ ہرچند نشاں دہد کہ در پیرس است

یہ رنگ جس وقت پیدا ہوا عرب ایران سے بہت سے شاعر ہجرت کرکے ہندوستان آ گئے۔ یہاں حسن کی فراوانی، ذہانت کے تصورات کی سرعت، بزرگان کبار کی خوش ذوقی اور بقاء ہندی کی نوک پلک نے ان کی شاعری کو ایک دائمی خاص بخشی، لیکن "دوہ شدن وکاہ بر وردن" کا مسئلہ بھی پیدا ہوگا۔ ہندی نے کلام کا کچھ حصہ اسی طرح ہندی مضمونوں پر قائم معلوم ہوتا ہے کہ ہندی کچھ ہیں تو۔ درآں حال کہ ان نے کچھ شعر ایسے بھی کہے ہیں کہ صرف ذہنی

۱۔ یہ شعر آب حیات ص ۲۷۷ میں ہے کہ کلیات انشاء مطبوعہ مطبع دہلی اردو اخبار، طبع ۱۸۵۴ء کے اہتمام کے حسین آزاد میں نہیں ہے۔ شاید آزاد کا اضافہ ہو۔ (مالک)۔

کہنا تو بھی عظیم شعرا میں اس کا شمار ہوتا۔ مثلاً :

منم است گر ہوسِ کشد کہ بسر سرو و سمن درآ
تو رعجب کم نہ دمیدہ ای در دل کشت ہمچو درآ

ہمہ عمر ما تو فتح ریدیم و فرقت ریخ جہر ما
چہ قیامتی کہ تمی رسی ر کنار ما بہ کدر ما

جنوہ ہا در نظر و دیدہ محال
نسخہ ہا در دعل و چندل بیست
بیدل آن گوہر دیاب سرع
بہ مجیطے ست کہ پرسیدن نیست

مسلمے کا پہلو شاہ نصیر، ذوق، مصحفی اور اس فن کے دیگر شعرا میں بھی پایا جاتا ہے، لیکن اس بحث سے نہیں کہ ان کو مردود و مطرود قرار دے کر شعرا کے گروہ سے نکال دیا جائے۔

مثلاً ذوق :

طفیل اشک ایسا گرا دامانِ مژگاں چھوڑ کر
پھر نہ اٹھا کوچۂ چاکِ گریباں چھوڑ کر

کیونکہ یہی ذوق صنعتوں نے اسمعیل میں بڑی پروری کا ثبوت بھی دیا ہے۔ یہی شاہ نصیر اور دوسرے متقدمین شعرا کا حال ہے۔ باقی رہے وہی کے شاعر تو وہ بھی مبالغے میں کسی سے پیچھے نہیں۔ بہرحال اس وقت محاکمہ کرنا منظور نہیں۔ غالب ہی کے مبالغے پر غلو کا رنگ دیکھ لیجیے :

جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھ چاہیے
سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

3:55 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

میں عدم سے بھی پرے ہوں ورنہ غافل بارہا
میری آہِ آتشیں سے بالِ عنقا جل گیا

یک قدم وحشت سے درسِ دفترِ امکاں کھلا
جادہ اجزائے دو عالم دشت کا شیرازہ تھا

دہنِ ہر بختِ خفتہ حرفِ رہزنِ رہروانی
عدم تک ہے وفا جرجا ترے بے وفائی کا

ابرِ بہمن ہے یہ حیرت کدۂ شوخیِ ناز
جوہرِ آئنہ کو خطِ بسملِ صد عا

شب کو وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا
رشتۂ ہر شمع خارِ کسوتِ فانوس تھا

مقدمِ سیلاب ہے دل پہ بشاشہ تہمگ ہے
خندۂ عاشق مگر بارِ صدائے آب تھا

یہ ردیف اچھی ہے۔ کسی سے دوسری ردیفوں کا قیاس کر لیجیے۔

۱۔ اس کے بعد صاحبِ "بحر الفصاحت" نے صنعتِ جامع المحاسن، صنعتِ دوشنہ، صنعتِ کلامِ جامع، صنعتِ ایراد نمش (جس شعر میں کوئی صرف نمش بندھ گئی ہو) صنعتِ استخدام وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ تمام نکاتِ بارد و صنعاتِ بے ثمر ہیں۔ بہت اشتیاق ہو تو اصل کتاب سے رجوع فرمائیے۔ آج کل کی نسل ان کی طرف کسی طرح متوجہ نہ ہوگی۔

(بحر الفصاحت، ص ۱۱۰۰—۱۱۱۱)

صنعت تلمیح یا تملیح :

یہ دراصل تلمیح ہے۔ جو لوگ اسے تملیح کہتے ہیں، یہ مناسب نہیں ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ شاعر اپنے کلام میں کسی مشہور مسئلے یا قصے یا اصطلاح وغیرہ کی طرف اشارہ کرے اور حد تک یہ اشارہ توضیح کا رنگ اختیار نہ کرے، شعر کا صحیح مفہوم منقبض نہ ہو، جیسے غالب نے قصیدے میں :

بزم میں ہیزنِ قیصر و جم
رزم میں اوستادِ رستم و سام

ہاں سپاہوں میں ترے قصرِ روم
حرفِ حواروں میں ترے مرشدِ شام

مدح سے ممدوح کی دیکھے شکوہ
عرض سے یاں رتبۂ جوہر کھلا

شاہ کے آگے دھرا ہے آئنہ
اب مآلِ سعیِ اسکندر کھلا

ملک کے وارث کو دیکھا خلق نے
اب فریبِ طفلِ و سنجر کھلا

۱۔ عالباً حامی مراد ہے ورنہ شیخ الاسلام مرشد جام اس پائے کے بزرگ ہیں کہ حامی کے لب ان کی تعریف کرتے خشک ہوتے ہیں۔ انہی ولادت کے متعلق کہا ہے :

مولدم جام و رشحۂ قلمم
جرعۂ حامیِ شیخ الاسلامی است
لاجوم در جریدۂ اشعار
ہدو معنی طلسم جامی است

3:55 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

حامد ہوں بے حظِ بوحِ ازل
تم پہ بے حاصلیِ نامہ و رُسل

تم نرو صاحبِ فرقی حمد تک
ہے ضمیرِ رُوز و سمت کا در کھلا

فارسی میں حافظ اور اردو میں علامہ اقبال نے جتنی تضمینیں لکھی ہیں شاید تمام فارسی اور اردو کے شعرا کے ہاں موجود نہ ہوں گی۔ دیوانِ حافظ (نسخہ مراد ہے) ۱۳۱۶ میں علی عبدالرسولی نے محمد شاہ سے ترتیب دے کر شائع کیا ہے۔ (مرتب چاپ حامد سعدی) مرتب نے آخر میں فہرستِ علام دی ہے جو ۲۳ صفحات کو محیط ہے۔ یہ تمام تضمینات کے اشارے ہیں۔ علامہ اقبال کی تضمینات پر فرمہ اقبال نے "تضمینات اقبال" کے نام سے ایک ضخیم کتاب شائع کی ہے[1]۔ تضمینات نو حل کیے بغیر شعر کے مقصد کی توضیح و توحید ممکن ہی نہیں ہے۔ مثلاً اقبال کے اس ایک شعر میں:

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

تاریخی اور ثقافتی تضمینات کا جو وسیع و عریض سلسلہ بھی ہے، اس کی چند اہم کڑیاں یہ ہیں:

(۱) تاتار اور ان کا ملحمہ۔

(۲) چنگیز خاں کے مناصب اس کی یک جہتی۔

(۳) خوارزم شاہ (فرمان روائے ایران و حدودِ متصلہ) کی سستی، اصابتِ رائے کی کمی اور عدمِ استقلال۔

۱۔ تصنیف سید عابد علی عابد۔

(۴) اس کی ملی ترکان خاتون اور ترکان مملکت کا ناروا عروج جس کی وجہ سے علاء الدین خوارزم شاہ بے بس تھا۔

(۵) جلال الدین خوارزم شاہ اور خلفہ عباسی کے درمیان اختلافات۔

(۶) بلاکو کا ظہور۔

(۷) استیصالِ بغداد اور زوالِ دولتِ عباسیہ۔

(۸) ایران میں ایلخانیوں کی حکومت جو مرکز سے آزاد ہوگئے۔

(۹) ایلخانوں کا تھوڑے عرصے کے بعد اسلام سے مشرف ہو کر تعمیرِ مساجد و مدارس اور عمرانِ مقبرہ کی طرف متوجہ ہونا۔

(۱۰) منگولوں کی ہیبت سے، اسلام کو تقویت پہنچنے کے اسباب۔

(۱۱) ثقافتی قتل عام۔

(۱۲) علم کے زبانوں کے ختم ہوجانے سے ذہنی اور فکری تحریک کا انتشار۔

(۱۳) ایران میں فارسی کا احیا اور غیر ترکی زبان کے بعد کی آمیزش سے زبان کی پختگی۔

(۱۴) مسلمان وزرا و اکابر مثلاً ۔۔۔ دربارِ ملک میں اسلامی سفیر کی نگہداری۔

(۱۵) منگولوں کا ایران کے رنگ میں رنگا جانا اور ایک نئی ثقافتی اور تمدنی وحدت یا اکائی کا قیام۔

کچھ تلمیحات کی مثالیں ذیل میں دیکھیے:

3:57 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

حامد ہوں ہے حظِ بوحِ ازل
تم پہ ہے حامدِ نام ور کھلا

تم نرو صاحب قرنی حب تک
ہے طلسمِ روز و شب کا در کھلا

فارسی میں حمدی اور اردو میں علامہ اقبال نے جتنی تضمینیں کی ہیں ان میں شاید تمام فارسی اور اردو کے شعرا کے ہاں موجود نہ ہوں گی ۔ دیوانِ حمدی (زیرِ مطالعہ) ۱۳۱۶ھ میں علی عبدالرسولی نے مصر شاہ سے ترتیب دے کر شائع کیا ہے ۔ (مرتب چاپ حامد سعدی) مرتب نے آخر میں فہرستِ اعلام دی ہے جو ۲۳ صفحات کو محیط ہے ۔ یہ تمام تضمینات کے اشارے ہیں ۔ علامہ اقبال کی تضمینات پر فرید اقبال نے "تضمینات اقبال" کے نام سے ایک ضخیم کتاب شائع کی ہے[1] ۔ تضمینات نے حل کیے ہوئے شعر کے مقصد کی توضیح و توحید ممکن ہی نہیں ہے ۔ مثلاً اقبال کے اس ایک شعر میں :

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

تاریخی اور ثقافتی تضمینات کا جو وسیع و عریض سلسلہ بھی ہے ، اس کی چند اہم کڑیاں یہ ہیں :

(۱) تاتار اور ان کا ماضی ۔

(۲) چنگیز خاں کے مناقب اس کی یلغار جہتی ۔

(۳) خوارزم شاہ (فرمان روائے ایران و حدودِ متصلہ) کی سستی ، اصابتِ رائے کی کمی اور عدمِ استقلال ۔

---

۱ ۔ تصنیف سید عابد علی عابد ۔

(۴) اس کی ملی ترکان خاتون اور ترکان ملکی کا ناروا عروج جس کی وجہ سے علاء الدین خوارزم شاہ بے بس تھا ۔

(۵) جلال الدین خوارزم شاہ اور خلیفہ عباسی کے درمیان اختلافات ۔

(۶) ہلاکو کا ظہور ۔

(۷) استعصابِ بغداد اور زوالِ دولتِ عباسیہ ۔

(۸) ایران میں ہلاکیوں کی حکومت جو مرکز سے آزاد ہوگئے ۔

(۹) ہلاکو خاں کا کچھ عرصے کے بعد اسلام سے مشرف ہو کر تعمیرِ مساجد و مدارس و عمارتِ حسنہ کی طرف متوجہ ہونا ۔

(۱۰) مغلوں کی ہیبت سے ، اسلام کو تقویت پہنچنے کے اسباب ۔

(۱۱) ثقافتی قتل عام ۔

(۱۲) عربی کے زبانوں کے نہ جاننے سے دینی اور فنی تحریف کا انتشار ۔

(۱۳) ایران میں فارسی کا احیا اور غیر ترکی زبان کے بغداد کی آمیزش سے زبان کی پختگی ۔

(۱۴) مسلمان وزرا و اکابرا مرا دربارِ مملک میں اسلامی سفیر کی نگہداری ۔

(۱۵) مغلوں کا ایران کے رنگ میں رنگا جانا اور ایک نئی ثقافتی اور تمدنی وحدت یا اکائی کا قیام ۔

کچھ تلمیحات کی مثالیں ذیل میں دیکھیے:

3:57 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

خاقانی (ایوانِ مدائن) :

(الف) هان اے دلِ عبرت بین از دیده نظر کن هان
ایوانِ مدائن را آئینهٔ عبرت دان

(ب) یک (ره) زره دجله منزل به مدائن کن
وز دیده دوم دجله بر خاکِ مدائن ران

(ج) بر دجله گری تولو وز دیده زکوتش ده
گرچه لب دریا هست از دجله زکوة استان

(د) تا سلسلهٔ ایوان بگسست مدائن ز
در سلسله شد دجله چون سلسله شد پیحان

(ه) ما بارگه دادیم این رانت ستم بر ما
بر قصرِ ستم گاران تا خود چه رود خذلان

(و) نے زالِ مدائن کم از پیرزنِ کوفه
نے حجرهٔ تنگِ این کمتر ز تنور آن

(ز) این هست هان درگه کورا ز شهان بودے
دیدم سبک بابل ، پندو شمرِ ترکستان

(ح) از اسپ پیاده شو بر لطعِ زمیں رخ نه
بر لبِ پیلس بیں شمسات شده لعبان

(ط) مست است زمیں زراً خوردست عالمے

در کاس سر پرمز ، خونِ دلِ نوشروں

در مدح جلال الدین ابوالمظفر احسان شروان شاه گوید

[illegible] بر سرِ [illegible] پوس

این همه مشک پرسرت این همه مغز پرتری

بر غیب و دمِ خوره حیرد رکاب بوده ده
چون دشن از مفوق جو غیبش ز احمری

(ب) در ده ارال چکیده خون ز آبلهٔ تن ازان
سبهٔ رخِ فلک ، برد عروس خاوری

[illegible] آبِ احتران ز آس روز و میکده
بر درجات خطِ جام ب جو آس اختری

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

(د) دو کف آبوانِ بزم آب رز است و گو زد
آتشِ موسوی ست آں در برِ گوِ ساسری

(ہ) دخترِ آفتاب دہ در تتقِ سپہرِ گوں
گشتہ بہ زہرۂ فلک حاملہ بہ دختری

(و) کردہ بہ جلوہ کردنش باد مسیح مریمی
کردہ بہ نقش بستنش قارِ خلیلِ آزری

(ز) در عرفات بخیاں باد بہ کردہ بے سپر
ما و تو بسپریم ہم بادیۂ قلندری

(ح) بر سوئے مشعرالحرام آمدہ اند محرماں
محرم بے شویم ما ، میکدہ کردہ مشعری

(ط) کوئے مغاں و ما و تو بر سرِ سنگ کعبۂ
درد تو درد زمزمی ، دست تو کرد ساحری

ب قبال کی کچھ تلمیحات ملاحظہ ہوں :

(الف) بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

(ب) ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

(ج) [illegible] بھر ٹوں رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گلِ ایراں وہی تبریز ہے ساقی

(د) اسی کشمکش میں گذریں مری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و سازِ رومی کبھی پیچ و تابِ رازی

(ہ) درویشِ خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر اس کا نہ دلی ، نہ صفاہاں ، نہ سمرقند

(و) مشکل ہے کہ اک بندۂ حق بین و حق اندیش
خاشاک کے تودے کو کہے کوہِ دماوند

(ز) چپ رہ نہ سکا حضرتِ یزداں میں بھی اقبال
کرتا کوئی اس بندۂ گستاخ کا منہ بند

(ح) لبالب شیشۂ تہذیبِ حاضر ہے مئے "لا" سے
مگر ساقی کے ہاتھوں میں نہیں پیمانۂ "الا"

(ط) یہی شیخِ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
کلیمِ بوذر و دلقِ اویس و چادرِ زہرا

3:57 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

(ز) نہ ایران میں رہے باقی نہ توران میں رہے باقی
وہ بدلے فر جہاں کا پاک قیصر و کسریٰ

(ح) کوہکن جس پہ تمثال شیریں تھا اسد
سنگ سے سر مار کر سودے نہ پیدا آسد

(ط) غم سے فرصت میں مری صورتِ قفلِ ابجد
تھا لکھا بات کے بننے ہی حد ہو جاں

(ی) صعف سے کرتا ہے نالہ میں دمِ سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

(ک) جراحت تحفہ، الماس ارمغاں، داغِ جگر ہدیہ
مبارک باد اسد غمخوارِ جاں درد مند آیا

(ل) مرے مذہب میں ہے صہبائے ناب اول وآخر
روئے سادہ لبِ میگوں خطِ جامِ مے خط ساغر

(م) گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلی نہ طور پر
دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر

(ز) نہ چھوڑی حضرت یوسف نے یاں کی خانہ آرائی
سفیدی دیدۂ یعقوب کی پھرتی ہے زنداں پر

(ح) جھوٹ مہ نخشب کی طرح دستِ قضا نے
خورشید ہنوز اس کے برابر نہ ہوا تھا

(ط) غنچہ تصویر کا شیدا ہے لبریزِ تبسم
ہیں ورق گردانِ بزمِ یک کتابِ عالم ہم

(ی) ملتفت دستِ بہشت آئی ہے

جامِ مے خاتمِ جمشید ہیں

نئی بستی کے شعرا غالباً یہ سمجھتے ہیں کہ صنعت گری کا دور ہو گیا، حالانکہ اردو شعر کے مزاج میں صنایع معنوی اس طرح رچی ہوئی ہیں کہ شاید ہی کوئی نیا شاعر ہوگا جو ان صنایع کو کسی نہ کسی صورت کا استعمال نہ کرتا ہو۔ یہ چیزیں ہماری ادبی روایت کا جزو ہیں۔ نظم ہو یا غزل ان کو جگہ ملتی ہے اور ملتی رہے گی۔ ان کے برتاؤ کے رموز سے آشنائی ہوگی تو کلام میں صناعانہ حسن پیدا ہوگا ورنہ بے شعوری طور پر کی ہوئی صنعت بھی بُری صنعت ہی رہے گی۔ میں عصرِ حاضر کے نوجوان شعرا کے کلام سے چند ایک شعر کے چند اشعار نقل کرکے صنایع معنوی کی نشان دہی کروں گا تاکہ ان کو معلوم ہو کہ ان کے کلام میں بھی "صنعتی"

۔ جمشید کا جام جس جمشید اسرارِ زبانِ پارسی ہے۔ آگے جس سے مت ہوئی۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

''جادو گری'' ''شعبد گری'' اور ''خیرہ سری'' ہے :
صفر اقبال :

شبِ خمار تھی مے تھی بہار تھی لیکن
لبِ کبھی سو رہے عکسِ فروغِ جام سے ہم

[illegible]
بکل بھی جاتے، اگر میں صبح و شام سے ہم

خود دوسروں کے [illegible]
ہوئے ہیں اس کی تیغِ [illegible]

روں دواں رہی دنیا مثالِ مور و مگس
مر کے دیکھ نہ پائے فرازِ بام سے ہم

بحرِ رواں ، مجموعۂ کلام)

رئیس مرزہوی ،

شدہ سے آج [illegible]
ہم خوش و ہم [illegible]

صورتِ کسی و بے خبری
عالمِ بے خودی و بیخبری

۱ - شب ، خمار ، مے ، بہار ، لبِ کبھی ، جام [illegible]
۲ - صبح و شام : تضاد - اٹھنا ، بیٹھنا : تضاد -
۳ - [illegible] ، مراعات النظیر ، [illegible] - شب بھی -
۴ - رواں دواں رہنا : مراعات النظیر - مور و مگس : مراعات النظیر -
[illegible] : تضاد -
۵ - خوش ، بیخبری : تضاد -
۶ - پہلے اور دوسرے مصرع میں [illegible]

لہٰذا کوئی نسخۂ سبک روحی
نہ کوئی چارۂ گراں باری

جب ذرا بند ہو گئیں آنکھیں
کھل گیا روزنِ خریداری

دلِ بیدار ، قلب کا آزار
چشمِ بینا نظر کی بیماری

مستفعلن فاعلن :

وہ مہر و ماہ و مشتری کا ہم عناں کہاں گیا
وہ اجنبی کہ تھا مکاں و لامکاں کہاں گیا

ترس رہا ہے دل کسی کی دلبری کے واسطے
پیمبرانِ بیم جاں خدائے جاں نہاں گیا

وہ منتظر بہ حلقۂ بائے غیر کی صرف ہے آج
وہ بے نظیر گریۂ ہائے دوستاں کہاں گیا

۱ - سبک ، گراں : تضاد - نسخہ ، چارہ : مراعات النظیر -
۲ - بند ، کھلنا : تضاد - روزن ، کھلنا : مراعات النظیر -
۳ - لب و نظر -
۴ - مہر و ماہ و مشتری : مراعات النظیر - مکاں و لامکاں : تضاد -
۵ - دلبری ، خدا ، پیمبر : مراعات النظیر -
۶ - غیر ، دوستاں : تضاد -

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

وہ ابر و برق و باد کا محبس ہے کدھر نہاں
وہ عرش و فرش و سورا کا رزداں کہاں گئی

وہ میزاں کہاں ہے جس کی دید بھی محال تھی
حواج تک نہ پہنچ سکا وہ میزاں کہاں گئی

عبد عد :

نوئی دورج کوئی نہ جہد تو ہو
نوئی غم حاصلِ رسد تو ہو

ذلدہ وگی کی رت نہیں نہ سہی
بچھ نہ ہو ساحلِ شدید تو ہو

نہیں بھکے بھی سوں کی ذہل
یہ حقیقت نہیں فسانہ تو ہو

نسبی بدن کی نوری چھاپ
ڈوئی رحتِ مسرام تو ہو

ہن کئی سے ہٹ کے ذوں آئے
ہاں مگر اس کی میں جاں تو ہو

۱ - ۳ سے مصرع میں مراعات النظیر - عرش و فرش : تضاد ۔
۲ - تضاد ۔
۳ - ساحل : مراعات النظیر - نہنگ ، رسد ، مراعات النظیر ۔
۴ - مراعات النظیر - رنگ کو ہوسو کے علاوہ سے کیا خوبصورت شعر کہا گیا ہے ۔
۵ - حقیقت ، فسانہ : تضاد ۔
۶ - مراعات النظیر ۔
۷ - آنا ، جانا : تضاد ۔

احمد ندیم قاسمی : (نظم)

خورشید کی شعاعوں میں اک نرس حنی
لپٹی ہے سیلِ نور ہمارے ہو میں ہے

شبنم یہ کہہ کے صحنِ گلستاں سے اڑ گئی
مر نسے بھی ہیں ہوں کہ ہر ک چیز رو میں ہے

بھڑکے تو کائنات کے گوشے چمک اٹھیں
وہ حوالہ ہو چیزِ حقیقت کی تو میں ہے

ہنسے میں ک تڑپ ہو تو مرے میں ک وفور
ہاں کا بلور اسی رقص تو میں ہے

مجید شاہد :

جب بھی ذہنوں سے جلائے ہیں چراغ
ماہ و انجم تو بکھائے ہیں چراغ

ان کی ہو سے تو اندھیرے ہیں بھلے
مرنگ تو آپ ہو لائے ہیں چراغ

۱ - خورشید ، شعاع : مراعات النظیر ، ساحل نور بھی لے سکتے ۔
۲ - بہت اچھا شعر ہے ۔ شبنم ، صحنِ گلستاں ، مراعات النظیر ۔
تھم سکا ، رو میں ہوں : تضاد ۔ از ہما ، رو میں ہوں ۔
مراعات النظیر ۔ ایہام مناسب کی صورت بھی شامل کیے ۔
۳ - چراغ ، چمک ، مراعات النظیر ۔ حوالہ ، حقیقت : تضاد ۔ واؤ او
چراغ میں ۔ عامہ النظیر ۔
۴ - تضاد ۔ مراعات النظیر ۔
۵ - مراعات النظیر ۔ ذہنوں اور ماہ و انجم میں مراعات النظیر ہے
کہ سیارے ہیں اور ایک طرح سے تضاد بھی کہ عرش و فرش کا
رشتہ ہے ۔
۶ - چراغ ، اندھیرے : تضاد ۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۲۹۱

عارضی[1] ہے یہ اجالوں کا سماں
رات جیسی ہے پرے ہیں چراغ

آتشِ[2] فکر کی لو سے ہمہ دم
صفِ رندان میں جلائے ہیں چراغ

پرتوِ[3] صبحِ شبِ ہجر شاہد
رقص کرتے ہوئے سائے ہیں چراغ

جعفر شیرازی (نصف) :

نورِ[4] مہ بیت مہ و مہرِ درخشاں و نجوم
نس سے آئی ہو ہم خانہ منور کرنے

منظر[5] میں بھی تھا برسوں سے کوئی میم بدن
نرم مخمل کی طرح پھول سی ہلکی ہمہ نور

یوں[6] بڑھے میری طرف جیسے ندی کی لہریں
رات بھر ناچے وہاں کی طرح نیند سے چور

ہاتھ[7] پھیلائے کنارے کی طرف بڑھی ہیں
یوں بڑھے میری طرف جیسے[8] شہر سے دور

---

۱ - اصل : ر ب : تصاد ۔
۲ - مراعات نظیر ۔
۳ - مراعات نظیر ۔
۴ - مراعات نظیر ۔
۵ - مراعات نظیر ۔
۶ - مراعات نظیر ۔
۷ - مراعات نظیر ۔

۲۹۲

رات[1] کے بطن میں سوئی ہوئی تسوده کرن
سزۂ خاک نہاداں کی طرف بڑھتی ہے

اور اک[2] ان میں ڈھل جاتے ہیں سب رنج و محن
لون ہو نیتِ مہ و مہرِ درخشاں و نجوم

نس سے آئی ہو ہم خانہ منور کرنے (نصف)

جعفر شیرازی :

صحنِ[3] چمن میں حورِ جناں سے جو پھر جھڑے
انوار دھو گئے ہیں بہاروں کے سر ہرے

کانٹے[4] ہیں کوہ، چیرے ہیں دریا، بھرے ہیں دشت
کیا کیا کرے فراق میں دن دیکھے پڑے

نظروں[5] سے بھی نہ گزرے کبھی عیش کے مزے
کٹی ہے عمر دھوپ میں ہم نے سڑے کھڑے

ساحل[6] کے اس سکون ہی پہ جاؤ نہ دوستو
پنہاں ہیں اس سکوں میں طوفاں بڑے بڑے

جعفر[7] عروسِ زیست بھی مل جائے گی مگر
ملیں گے راہِ شوق میں کچھ مرحلے کڑے

---

۱ - تصاد ، مراعات النظیر ۔
۲ - مراعات نظیر ۔
۳ - تصاد ، مراعات النظیر ۔
۴ - مراعات النظیر ، تصاد ۔
۵ - تصاد ۔
۶ - تصاد ۔
۷ - مراعات النظیر ، (ر ، ب : مرحلے) ۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

صنایع لفظی

راقم سطور کا خیال ہے کہ صنایع لفظی بیشتر ، خیرہ سری اور سعیدہ‌گری سے مشابہ ہیں ۔ ان کا تعلق عمر بھر سے دور کا بھی ہیں ۔ جو صنعتوں کا مسلک کرتے ہیں ۔ ان سے تج کی لے کاروں کو مفر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی حد تک صحیح ہے ۔ میں صرف ان صنایع کا ذکر کروں گا جو ، یعنی آرائش و توضیح معنی و کلام میں معاون ہیں ۔ جو صنعتیں محض تکلف اور تصنع ہیں اور جن کا شعر سے سوائے وسیلہ ہی ہونے کا ذکر نہ کروں گا ، ورنہ یہ حصہ "بحر فصاحت" کی نفی ہوکر رہ جائے گا ۔ بعض صنعتوں کا ذکر اس لیے کر دیا ہے کہ محض معلومات میں شامل رہیں ۔ ان دونوں باتوں کو ملحوظ خاطر رکھا ہے ، اس لیے اس حصے میں جامعیت کی جستجو عبث ہے — نہ مقصود ہی نہیں ہے ۔ جن لوگوں کو فن سے اور اس طرح کی چیزوں سے دلچسپی ہو وہ مختلف کتابوں سے رجوع کر سکتے ہیں ۔ "بحر فصاحت" ہی میں کافی مفصل مواد موجود ہے ۔

صنعت تجنیس :

دو لفظ تلفظ میں مشابہ ہوں اور معنی میں مختلف ، اس کی کئی قسمیں ہیں ۔ مثلاً :

(۱) تجنیس تام : یعنی الفاظ انواع حروف ، اعداد حروف ، ترتیب حروف اور حرکات و سکنات میں متفق اور معنی میں مختلف ہوتے ہیں ۔ جیسے :

بس نہ ترسا بہت اے کافرِ ترسا مجھ کو
لبِ جاں بخش دکھا بہرِ مسیحا مجھ کو

صاحبِ بحر فصاحت نے محض نام میں بہت دور تک سیر کی ہے ، لیکن انہوں نے مقصد کو پیش نظر رکھ کر تفصیلات حذف کی ہیں ۔

(۲) تجنیس مرکب : یعنی جنس کے ایک لفظ کو دو لفظوں کی ترکیب سے حاصل کریں اور ایک لفظ مفرد ہو ۔ اس کی بھی قسمیں ہوتی ہیں اور وہ بھی بحسب تحریر ہیں ۔ مثلاً :

لفظ موتیوں کی پڑی پائے زیب
کہ جس کے قدم سے گہر پائے زیب (حسن)

(۳) تجنیس مرفوع : ایک لفظ مفرد ہو اور دوسرا لفظ کسی دوسرے لفظ کے جزو سے مرکب ہو :

ان سے یاروں کے ساتھ ہو معلوم
قسمت میں لکھی ہے خاک سب معلوم (ہمدم)

(۴) تجنیس خطی : یعنی دو لفظ شکل میں مشابہ ہوں (متجانس اصطلاح میں) لیکن انواع حروف اور نقط و حرکات مدنظر نہ ہو ۔ جیسے مشکیں اور مسکیں ۔ خط ، خط ، زر ، ذر ، غرق ، عرق ۔

شیخ اور بدلہ صنع شوخ مزاج
رند اور مرجعِ کرام و ثقات (رند)

ذرا ملاحظہ فرمائیے 'شیخ' اور 'صنع' میں تجنیس خطی ہے ۔

(۵) تجنیس محرف : دونوں لفظ بہمہ وجوہ نوع ، عدد اور ترتیب حروف میں مشابہ ہوں ، لیکن حرکات و سکنات میں مخالف

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

وقع ہوئے ہوں :

کلے سے لگتے ہی ہتھے گئے تھے چھوٹ گئے
وگرنہ یاد تھیں ہم کو شکایتیں کیا کیا

(۶) تجنیسِ زاید و ناقص : یعنی ایک لفظ متجانس میں دوسرے سے ایک حرف زیادہ ہو اور دوسرے میں کم :

تیرے عارض سے خاک ہو ہم سر
عارضی حسن ماہِ کامل کا

(۷) تجنیسِ مُذیّل : حروفِ متجانس میں سے ایک میں دو حرف کی زیادتی ہو :

محل میں شورِ قلقلِ مینائے مُل ہوا
لا ساقیا شراب کہ بوند کا قُل ہوا

(۸) تجنیسِ مضارع : الفاظ متجانس میں بعض حروف مختلف ہوں - مگر شرط یہ ہے کہ ایک حرف سے زیادہ مختلف نہ ہوں ورنہ دونوں لفظوں کے نشانہ میں بُعد واقع ہو جائے گا اور اس میں یہ شرط ہے کہ حروفِ مختلف متحد المخرج یا قریب المخرج ہوں :

زلفوں کے ہاتھ دولتِ حسنِ صنم لگی
دو سانپ خواب پا رہے مال مار کے (قلق)

(۹) تجنیسِ لاحق : مضارع سے مشابہ ہے -

صنعتِ شبہ اشتقاق :

کلام میں ایسے لفظ ہوں کہ بلا تکلف مشتق معلوم ہوں لیکن دراصل ان کا مادہ علیحدہ ہو :

سمندِ صبح نے رخِ آفاق فق کیا
اور دور سے قمر کو اُٹھ کر زمق کیا

یعنی ذوق کا یہ شعر بھی مثال میں لیا جا سکتا ہے :

ہو دل فگار جسے میں نے تک چکے
وہ نخچیر چھوڑ کے کیسے تو ہو چلے

مراد یہ ہے کہ نعمہ اور نخچیر کا مصدق علیحدہ ہے - مگر ہیں دونوں کا مادہ 'نخب' ہے اور یہ وہی مادہ ہے جو مکعبری میں cube کی شکل میں موجود ہے - 'نخچیر' بھی cube ہی کی شکل کے ہوتے ہیں - اس شکل سے نعمہ کا تعلق ہے دیکھیے لغتِ فارسی ، انگریزی اور المنجد) -

صنعتِ اشتقاق :

جہاں الفاظِ مستعملہ واقعی ایک ماخذ سے مربوط ہوں ، مثلاً :

ذوق : تو مرے حال سے غافل ہے پر اے غفلت کیش
میرے اندازِ تغافل نہیں غفلت والے

ہے قہر کہ آنے میں ہے ان کے ابھی وقفہ
اور دم مرا جانے میں توقف نہیں کرتا

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام میں وہ ہے جو تکلف نہیں کرتا

اس صنعت میں ذوق نے بڑے سلیقے سے شعر کہے ہیں -

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

صنعت الف ، مقصور ، رد بحر علی عصر (اور اس کی قسمیں رد بحر علی بحشو (اور اس کی قسمیں اور تضمین وغیرہ) ان سب کا بارہ میں شمار کر کے میں نے محذوف کر دیا ہے

یہی حال صنعت مربع اور صنعت مسبع کا ہے ۔ ان صنعتوں مربع کی مثال دیکھیے ۔ آپ پر واضح ہو جائے گا کہ ان چاروں سو شعر کو حوں و محذوں وزن کے علاوہ عروض یا ضرب سے کوئی تعلق نہیں ہے :

صنعت مربع

۱	مرے	حد ہے	ابھی	وہ دلبر
۲	حد سے	وہ بھی سے	عشق کیوں	ستم پر
۳	ابھی	عشق کیوں	خفا ہے	غضب ہے
۴	وہ دلبر	ستم پر	غضب ہے	ستم گر

اس کے حوالے سے پڑھیے تو اور عمود کے حوالے پڑھیے تو مصرعوں کی صورت وہی رہتی ہے ۔

صنعت سیالۃ الاعداد :

کلام میں اعداد کا ذکر کرنا ، جیسے :

ایک دو تین چار پانچ چھ سات
آٹھ نو دس ہوئے بس اتنا بس

صنعت مسبّط :

اس میں نرگس اور تعمے کا رنگ ہے ۔ نرگس کی قسمیں ۔ نرگس عصر کے مقابل ہے اور میں اس کی مصاحب ہوتی ہے ۔ اس صنعت میں نرگس اور تعمے سے یہ تضمین محذوف کروں گا ۔

غزل یا قصیدے میں سوائے مطلع کے تین یا زیادہ سجع یعنی قافیے ہم وزن ایک طرح کے مقرر کریں اور چوتھا قافیہ غزل یا قصیدے کا اصل ہو :

ناصح : ہوس یار حسن ہے ، یہ وہ رعونی ہے
شعلۂ شعر خوانی ہے ، عالم حیرانی ہے
سمجھ سے گر لگے میرا ، آب خضر ہو پانی
پی کے ایک دم جینا ، عمر جاودانی ہے
سننے والے روتے ہیں ، ایسی نیند سوتے ہیں
اپنے نوحے ہوتے ہیں ، اپنی وہ کہانی ہے

میرے دل کا داغ تو یہ رنگ ہے کہ مشک ہے کہ بو رنگ ہے
کہ عرقِ تعمہ جگ ہے ، کہ عرقِ نرگس و جاہ ہے
(کام ہے اور نام ہے)

صنعت توشیح :

کلام کے مصرعوں یا شعروں کے پہلے اسم جمع کرنے سے کسی کا نام پیدا ہو ۔

اس کی مثالیں اتنی لمبی ملتی ہیں کہ ان کا نقل کرنا ، وقت ضائع کرنے کے علاوہ قاعدہ کو معرضِ زیاں میں لانا ہے ۔

3:58 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

صنعت مشجّر :

شعر کو بہ طور ایک درخت کے لکھا جائے (دیکھیے بحر الفصاحت صفحہ ۹۶۳ - اسے شعر نہیں سے کوئی تعلق نہیں ہے) -

صنعت ترصیع :

یہاں بھی ترنم اور نغمے کا رنگ ہے - ایک مصرع موزوں کریں ، پھر اس کے مقابل دوسرا مصرع اس طرح لائیں کہ پہلے مصرع کا پہلا لفظ دوسرے مصرعے کے پہلے لفظ کا ہم قافیہ ہو اور آگے کے شعر میں بھی اس طرح ہو سکتا ہے :

ادھر ہے حبیب دار لشورستاں
ادھر ہے سبب دار سرمداں

سمت ہے مری تجھے لایا
غضب نے تری مجھے جھڑایا

عالم ہیں یہ ، علم ہیں یہ ، باخبر ہیں یہ
حاکم ہیں یہ ، حکیم ہیں یہ ، دادگر ہیں یہ

راحم ہیں یہ ، رحیم ہیں یہ ، راہ بر ہیں یہ
سالم ہیں یہ ، سلیم ہیں یہ ، باہنر ہیں یہ

ناصر ہیں یہ ، نصیر ہیں ، اہل وفا ہیں یہ
قادر ہیں یہ ، قدیر ہیں ، اہل سخا ہیں یہ

اگر صنعت مکمل نہ ہو اور ایک مصرعے میں ہم قافیہ الفاظ آئیں تو بھی ترنم کا رنگ پیدا ہوتا ہے ، مثلاً :

رایت تری سپاہ کا سرمایہ ظفر
زادہ ، پرکشادہ ، پری زادہ ، یم سپر

تلوار تیری دہر میں نقاد خیر و شر
جرور ، جنگ تور ، جگر سوز ، سینہ در

صنعت محذوف :

صاحب "دریائے فصاحت" نے لکھا ہے کہ کسی بھی مصرع سے کوئی لفظ حذف کر دیا جائے اور موزونیت میں فرق نہ آئے تو یہ صنعت پیدا ہوگی - وزن ظاہر ہے کہ بدل جائے گا :

اصل :

مجھ کو رسوا نہ کر اے آفت جاں مہر خدا
بندہ ہوں میں ، کر رحم میاں مہر خدا

اس میں تو فائدہ گر تو نے لیا مجھ کو قتل
مجھ بھی انصاف کر اے سرو رواں مہر خدا

محذوف :

رسوا نہ کر اے آفت جاں مہر خدا
بندہ ہوں میں کر رحم میاں مہر خدا

اس میں تو فائدہ گر تو نے لیا مجھ کو قتل
انصاف کر اے سرو رواں مہر خدا

(رباعی کا مشہور وزن ہے)

رقم مسطور نے غور کیا ہے کہ لفظ کے اضافے سے بھی وزن بدلتا ہے - مثلاً :

اصل : آخر شب فرقت کی سحر ہو کے رہی
امید نہ تھی مجھ کو مگر ہو کے رہی

زاید : آخر شب ہجر کی سحر ہو کے رہے گی
امید نہ تھی مجھ کو مگر ہو کے رہے گی

---

۱ - بحر الفصاحت : ص ۹۶۸ -

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

صنعتِ ذوالیدین اور ذوالقوافی :

ایک شعر میں دو سے زیادہ قافیے لانا۔

مرزا رفیع سودا :

جب تک کہ نہ دیکھا تھا رخِ یار کا عالم
ہر چیز پہ آنکھوں میں مری اور ہی عالم
ہر آن ہر اک رنگ میں ہر لحظہ ہر اک طور
ہر دم ہر اک آن ہر اک گام ہر اک دم

صنعتِ ذوالیدین مع الحاشیہ :

ایک شعر میں دو قافیوں کے ذریعہ ردیف بھی ہو سکتی ہے۔ اسے صنعتِ ذوالیدین مع الحاشیہ کہتے ہیں۔ مثلاً :

حیرت سے سب کے منہ پہ تھا دشنام سا عمل
رک رک کے منہ تو چلتا پڑا تھا سخن مگر

یہاں بھی نرم اور نعمے کا رنگ نکھرا ہے۔

صنعتِ لزوم ما لایلزم :

چند امور کا التزام کرنا ایسے شعر میں جو ضروری نہ ہوں۔ مثلاً سودا نے اس قصیدے میں چار چیزوں کے التزام کا ذکر کیا ہے :

یار اگر کلبۂ احزاں میں نہ ہووے تو ہمیں
خلوت و شمع و دل و داغِ الم چاروں ایک

اس نے نو چیزوں کا التزام کیا ہے :

شمع، دمع، لگن، اکڑ، چھب، حسن و ادا و شوخی
دم حدا، جن تجھ میں ہے نوجوں نہوں

اسی طرح اس غزل میں :

بھنویں، اکڑ، چھب، لگن، شمع، دمع، جبیں، صبر حرام آنھوں
نہ ہووے جس بات کے گرپجاری تو کیوں ہو سمجھے کہ دام آنھوں

یہاں بھی ترنم اور نغمے کی صورت پیدا ہونے کا احتمال ہے اس لیے صنعت مذکور ہوئی۔

صنعتِ مہملہ :

ایسی عبارت لکھنا جس میں حروفِ منقوط نہ ہوں۔ دبیر نے اس صنعت کے التزام سے پورا مرثیہ لکھا ہے :

ہم طالعِ ہما سا وہم رسا ہو
طاؤسِ فلک مدح سرا اور ہما ہو

صنعتِ منقوط :

تمام حروف منقطہ در ہوں۔ نہایت مرتجف اور بدیع صنعت ہے۔ خود عجم المعنی کو اعتراف ہے[1]۔ نظام (اسکن حیدرآباد) :

پیش ہیں تحت نشیں زیبت بخش دی فیض
بہ غضب بیغ زنِ چیں خبیثِ دشمنِ دیں

اس کے بعد صاحبِ بحر الفصاحت نے بہت سی ایسی صنعتوں کا ذکر کیا ہے جو ان میں سے غالب اکثر کا نام بھی ہمارے فضلائے عصر نہیں لیتے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ چیزیں اب صرف ذہنی عجائب گھر کی زینت ہیں۔ فرضی صنعت نام اور تاریخ کا شمار بھی شعر کی صنعتوں میں ہے جو حق کو شعر سے کوئی سروکار ہی نہیں ہے (الا ماشاء اللہ)۔

صنعتِ معمّا :

کلام سے بہ اشارہ بعضی، یا بہ دلالتِ حرفی، کوئی لفظ

۱۔ بحر الفصاحت : ص ۹۷۸۔

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

عبارت حاصل ہو :

بنے کیوں کر نہ ہے سب کار بنتا
ہم بنتے ، بات بنتی ، یار ملتا

[illegible] ہو ، [illegible] کر [illegible] ، اور [illegible] کر رہے ، تو ہم یوں کہیں گے :

[illegible]=(یار) مہتاب رائے (سبحان اللہ !)

صنعت تاریخ :

حروف کے عدد جمل سے کسی واقعے کی تاریخ معلوم ہو ۔ کبھی کبھی پورا مصرع ہوتا ہے ۔ مثلاً موسیٰ نے ایک سال کسی کے بیٹے کی وفات کی تاریخ "داغِ جگر" کہی ۔ دوسرے سال بیٹے اور باپ مرگئے تو "داغِ دگر" کہی ۔ یہ اس کی ذہانت ہے ورنہ عام طور پر صنعت تاریخی پورے دم ہی شعر ہوتے ہیں ۔

حروف ابجد کے عداد یوں ہیں :

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰
ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ		
۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰		

صاحب 'معجم' نے محسنات شعر کا دفتر ایک صنعت سے لپیٹ دیا ہے جو تمام صنائع معنوی و لفظی ور آرائش و آرایش کا خلاصہ ہے ۔ اس صنعت کی تعریف شیدی ہے ۔ عصرِ حاضر کے تمام نقادوں کو پورا کرتی ہے اور گویا کوزے میں دریا بند کر دینے کی مثال ہے ۔ وہ لکھتے ہیں :

۱ ۔ المعجم ، ص ۳۳۹ ۔ (شمس قیس رازی) ۔

"تخویف" :

[illegible] ہے کہ شعر کی [illegible] ، [illegible] ، عبارت میں [illegible] ، [illegible] ، [illegible] ،

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

پھر ہمیں عوامل و محرکات پیش آتے ہیں جو زوالِ دورِ معین کے باعث گرچہ نہ ہوں لیکن اس دور میں شاعر و شعر کا یہ مقام نہیں رہتا لیکن ترسیل معاشرہ قائم کا شکار ہو جاتا ہے، اور ہر وہ شاعر بھی معاشرہ کا ایک حصہ ہوتا ہے، اور اس کے شعر سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ جب شعر کی بنیاد محض شعبدہ گری بن جاتی ہے تو معنوی حسن بالکل ختم نہیں ہو جاتا۔ صرف نہیں ہو جاتا۔ کی حد تک ہو جاتی ہے لیکن مضمون کے غیر واضح ہونے کی وجہ سے وہ بھی قریب بے کار ہو جاتی ہے۔

ہم کسی بحث کی اصطلاحات سے بحث کرنے سے پہلے، جس کا تعلق اس کی معنوی حدود سے ہے، یہ عرض کر دینا ضروری ہے، وہ یہ کہ ہم نے یہ مضمون اپنے قارئین کے سامنے پیش کرتے وقت اس طریقہ سے اختیار کیا ہے جو ہمارے ہاں اب تک رائج رہا ہے۔ اپنے مضمون کو اس طرح مسلسل کرنے کی کوشش کی ہے جیسے کوئی کہانی ہو۔ آج کل کے ہوئے شعر اور نظم کا وجود ہی نہ تھا۔ یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ ہر عہد میں، ایک خاص مدت کے بعد جو بھی تحریک اس عہد کی مسلمہ اور فعال تحریک ہوتی ہے اس کا عکس ہوتی ہے اور اس کی بنیاد سے سوچنے والے شعر مسلمہ تحریک کے بعض پہلوؤں کے خلاف بغاوت کر کے شعر کی ایک نئی سمت متعین کرتے ہیں۔ وہ قدیم شاعر جو خارج از بحث نہیں قرار دیے جا سکتے، اس پوری تحریک کے زمانے سے ہوتے ہیں، بلکہ زیادہ تر ایسے ہوتے ہیں جو اس زمانے کے زمانے سے پہلے اور بعد میں پیدا ہوئے ہیں۔ زمانہ جس بغاوت کو صحت مند خیال کرتا ہے اسے قبول کرتا ہے اور وہی تحریک اسے جذب کر لیتی ہے ورنہ نئے تجربات کے محض تاریخ میں نام رہ جاتے ہیں۔ ہم لوگ جو آج اپنے پرانے انتقادی پیمانوں سے بالکل مأیوس ہوتے چلے جا رہے ہیں تو

اس کا نتیجہ کلیم احمد اور عبداللطیف صاحب کی افراط و تفریط میں ملاحظہ فرما لیجیے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی زبان کے ادب کو اسی نظام بستی[1] کی حدود میں رکھ کر جانچا جا سکتا ہے جو اس ادب کی سماجی معاشرت اور ثقافت سے مربوط ہوتا ہے اور جو ماضی کے ورثے کو ہمارے لیے حال سے گذر کر مستقبل کے لیے ترسیلات کی صورت بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اگر ہم کسی زبان یا قوم کے ادب کو اس نظام سے علیحدہ کر کے پرکھیں گے تو جو نتائج ہم مستخرج کریں گے اور جو انتقادی فیصلے صادر کریں گے وہ زیادہ سے زیادہ 'نیم صحیح' (half truths) ہوں گے، اور بعض اوقات کذب و دروغ سے زیادہ حقیقت ثابت ہوں گے۔ یہ بات میں نے اس سے عرض کر دی تھی کہ میں انداز نگارش کا اسلوب ۔ ہو گئے پہلے اب پیش کرنا چاہتا ہوں ان کے استعمال کرنے میں ناقدین اعمال سے کام لیں۔

ہمارے ہاں اب جو صفات ادبی بہت معمول معروف ہوئی ہیں وہ ترنم، آہنگ اور 'معنی' ہیں۔ نئے شاعر بھی اپنے کلام میں ان کی جائے ایک بیرونی آہنگ پر اعتماد کرتے ہیں۔ لیکن ان دو صفات سے بحث کرنے سے پہلے طے کر لینا چاہیے کہ مغرب کے نقطۂ نظر سے ان صفات اسلوب کیا ہیں اور ان کا ترنم و نغمہ سے کیا تعلق ہے۔

عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ فن پارہ یا ادب پارہ اپنی صفات اور کے اعتبار سے یوں معین کیا جاتا ہے کہ اس میں:

(ا) ایک مرکزی خیال یا تصور یا مفہوم ہوتا ہے۔

(ب) اس خیال یا تصور کے متعلق فن کار کا نقطۂ نظر موجود ہوتا ہے۔ یعنی فن کار کا جذباتی تعلق موضوع سے یا ان باتوں سے کیا ہے جن کا ذکر (الف) میں کیا گیا۔

1. System of Reference.

Saving screenshot...
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

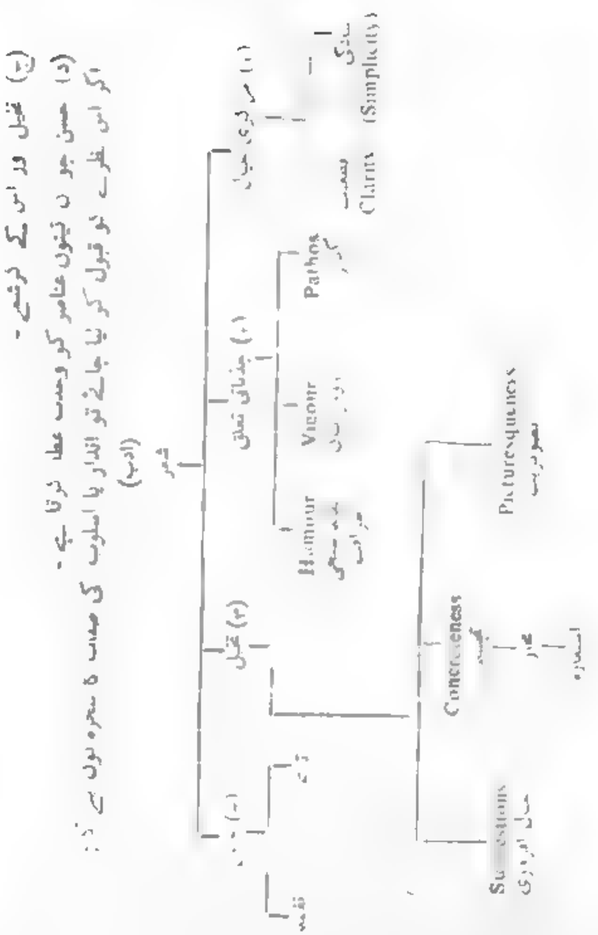

مصنوعی حسن سے جس صفت کا تعلق ہے وہ ہر کی
صفت عقلی (intellectual qualities of style) کہلاتی ہے۔ جملات
سے جس صفت کا رشتہ ہے اس کو جذباتی صفت emotional
کہہ سکتے ہیں۔ تخیل سے جو صفت وابستہ ہے اس کو تخیلی
(imaginative) کہتے ہیں اور حسن سے جس صفت کا تعلق ہے
اس کو جمالیاتی (aesthetic) صفت کہتے ہیں۔ ان
تینوں جمالیاتی صفات سے ہوتی ہیں مجموعے کے طور پر میں مصنف
دوسرے پہلوؤں کا بھی ذکر کر دیتا ہوں۔

سادگی، سلاست (Clarity) کو ہم شعور و عرفان کے ذریعے سمجھتے ہیں
مفہوم کا اظہار ہے۔ لیکن لازمی نہیں کہ ہر سادگی ہو وہ
صفت یا clarity ہو، یا جہاں سادگی نہ ہو وہ صفت
نہ ہو۔ صفت [illegible] سلاست ہی کی ہمجولی اور
ہمدرد ہے [illegible] صفت کی بحث ہے۔ اور صفت کی
سادگی جو حسن پیدا کرتی ہے اس کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے۔

جہاں تک جذبی رشتے کا تعلق ہے، وہاں تک اپنے موضوع سخن
کے متعلق جس قدر شدید شعور اور آگہی کا اظہار کرے گا اور
موضوع سے ہمدردی کی جس قدر ہو اس کی تعبیر کی طرف اس
کے کلام میں اسی نسبت سے زور، جان اور جوش کلام پیدا ہوتا۔
زور بیان ایک ذہنی کیفیت کا خارجی مظہرہ ہے اور طمطراق، شکوہ و
شوکت براہ راست صفت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

گداز :

جذبی صفات انداز میں گداز کا لفظ اتنا غور طلب ہے۔ ہم عام
طور پر سوز و گداز سے شدید غم بلکہ موت، نزع، کفن دفن اور

P[illegible] = گداز

3:58 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

معنی کو ہم ضروری سمجھتے ہیں ۔ لفظ ... معنی پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ایسا نہیں ہے ۔

... pathos ... لکھتے ہیں : دیکھئے apathy ، obsession ۔ Apathy (صفحہ ۲۵) پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ پہلا لفظ تو وہ ہے (جس کا ...) اور ... pathos ہے یعنی ... اور مصائب ۔ obsession پر غور کیجیے تو صفحہ ۸۳ ... وہ ہمیں hospital ... ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں ... host ... ہیں سے ہے :

قصۂ خونِ جگر سے کی تواضع عشق کی
سامنے مہماں کے، جو نہا میسر، رکھ دیا

مختصر یہ ہے کہ pathos کے معنی میں گداز، شخصیت، مصیبت اور حرماں کا عنصر شامل ہے ۔ عام لغات اس کی تعریف یوں کرتی ہیں ۔ ویبسٹر (۱۹۳۲ء) کہتا ہے :

"pathos" یونانی الاصل : دکھ، مصیبت، تکلیف، جذبہ، ... دکھ بھرا ... انسانی زندگی کی وہ کیفیت جو دوسرے لوگوں کے دلوں میں ہمدردی پیدا کرتی ہے یا جو ... خارجی کی نوعیت، مصیبت جس کی ... پر دوسروں کو متاثر کرتی ہے ۔ حرماں اور ... کا شعور پیدا کرنے والی کیفیت" (صفحہ ۸۳) ۔

وبسٹر (۱۹۵۵ء) کہتا ہے (صفحہ ۹۰۷) "وہ صفت یا کیفیت جو رحم پیدا کرے ۔ رحم سے مربوط غم و اندوہ و مصائب سے متعلق کوائف ۔ وہ انداز کلام جو احساسِ حرماں اور شعور تاسف پیدا کرے" ۔ حیم (لغتِ انگریزی فارسی) لکھتا ہے کہ "pathos

۱ ۔ تاریخ ماحد عط، نیویارک، دوسرا ایڈیشن ۱۹۰۵ء ۔

(صفحہ ۹۵۱، ایڈیشن ۱۹۶۰ء) ۔ معنی ہیں کیفیت، حس تاثر" pathetic کے ماخذ لکھتا ہے : "... pathos ... رقت انگیز"۔

لغت اصطلاحات نفسیات، (ڈرور، پنگوین، ۱۹۵۵ء) pathography کے ماخذ لکھتا ہے :

"ان بیماریوں اور تجربات دردناک و اندوہ انگیز کی روشنی میں کسی کی شخصیت کا مطالعہ کرنا جو اس کی زندگی سے عبارت رہی ہو"

یہیں سے آخر دیوانگی کی صورت بھی پیدا ہوتی ہے ۔ ... pathos جس کا ترجمہ میں نے گداز لیا ہے، روح و دل ... کی نصف ترین کیفیات کا نام ہے جن سے وہ متاثر ہوتی ہے اور ... ہے کہ غم کا عنصر اس میں نہ ... غالب شامل ہوگا ۔ اس لیے سوز و گداز کہہ کر اردو میں ... دل، درد، مرثیہ اور اس طرح کے تصورات ذہن میں آتے ... ۔ حالانکہ حقیقت صرف اتنی ہے کہ یہ انداز نگارش کی وہ صفت ہے جو انسانی شخصیت کے ان پہلوؤں کا مطالعہ کرتی ہے جو غم اور نصف کیفیات سے متاثر ہوتے ہیں ۔

فیروز سنز کی لغت انگریزی فارسی pathos کے ماخذ رقت، مسروری وغیرہ کا ذکر کرتی ہے ۔ مولوی عبدالحق لکھتے ہیں :

"د د، رقت انگیزی، سوز و گداز ۔"

ان تمام تعریفات و تشریحات پر غور کرنے سے میں تو اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ لطیف ترین واردات و کیفیات انسانی کے بیان کا نام pathos ہے ۔ غم کا عنصر اس میں شامل ہے لیکن حزن و ملال، تدفین دفن اور موت وغیرہ کے ذکر سے گداز یا pathos نہیں پیدا ہوتا ۔ مثلاً یہ شعر گداز یا pathos کی بہت اچھی مثالیں ہیں ۔ (نکاتِ سخن، از حسرت موہانی، انتظامی پریس حیدر آباد) ۔

3:58 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۳۱۱

سراللہ آئے ، صدا کر چلے
میاں خوش رہو ، ہم دعا کر چلے
(میر)

سب اشک آنکھوں سے بہتے ہیں نہ دل سے اٹھتی ہیں آہیں
سب کیا ، کراں درد کی مدد ہیں رہیں
(سودا)

کہیو اے بادِ صبا بچھڑے ہوئے یاروں کو
راہ ملتی ہی نہیں دشت کے آواروں کو
(سو

رہنے دو پڑا مصحفیِ خاک بسر کو
اس سوختہ بے سر و ساماں کو نہ چھیڑو
(مصحفی)

کب بیٹھتے ہیں چین سے اپنا اٹھائے ہن
لگا نہیں ہے جی کہیں لپکا لگائے دن
(جرأت)

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک
(غالب)

یہ کہہ کر کروٹیں شب کو ترے ناکام لیتے تھے
وہ دل کیا ہوگیا رہ رہ کے جس کو تھام لیتے تھے

---

۱ - بہت اچھا شعر ہے ، اور بغیر ردیف کے ہے -

۳۱۲

غالب کے یہ اشعار بھی ملاحظہ فرمائیے :

درد منت کشِ دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو
اک تماشا ہوا گلا نہ ہوا

میں دور بزم سے ہے یوں ستم کم آؤں
گر میں نے کی تھی توبہ ساقی کو بھی ہوا تھا

درماندگی میں شوخی کچھ بن پڑے تو جانوں
حسرت زنانہ سے گرہ تھا ناخن گرہ کشا تھا

میں اور صد ہزار نوائے جگر خراش
تو اور آرزوئے دعا مستجاب کی
یا رب ہمیں تو خواب میں ملنے کا غم نہ ہو
اپنے پہ اعتماد ہو جس کو عذاب کی

زورِ کلام اور جوشِ بیاں :

کلام میں یہ بھی اسی نسبت سے پایا جاتا ہے جس نسبت سے فن کار کو موضوعِ سخن سے جذباتی علاقہ ہوتا ہے - مثلاً :

عمر ساری تو بسر کی تری عشرت میں مومن
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے
(مومن)

کوئے روز حشر اگر ہم سے ہو سوال
جو کچھ کیا ہے ہم نے شبِ ماہتاب میں
(شیفتہ)

3:58 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] ہے ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

بدلہ سنجی ، ظرافت ، خوش طبعی ، لکنہ طرازی :

[illegible] ۔ اور وہ [illegible] کی تعریف یوں کی ہے ۔ [illegible] کہتے ہیں کہ Wit [illegible] ہے بھی ذہن و خرد ۔ سنسکرت میں بھی [illegible] کی شکل اختیار کرتا ہے ۔ اسی سے 'ودیا' برآمد ہوا ہے یعنی علم ، رگ وید ۔ [illegible] کے بھی بدلہ سنجی و نکتہ طرازی ہیت ہے ۔ [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] انگریزی میں اس کی شکل [illegible] بھی [illegible] علم حاصل کرو ۔ [illegible] سنسکرت میں علم سے اس کا تعلق ہے ۔ سنسکرت میں وید سے تعلق 'ودا' اسی سے صرف ، بدلہ سنجی اور نکتہ طرازی کے خصائص پیدا ہوئے ۔ مثلاً ذہنی چستی اور چابکی ، تیزیِ طبع ، حاضر جوابی ، ذہانتِ غیر معمولی ۔ آج کل [illegible] میں اس کے مستعمل معنی میں یہ عناصر شامل ہیں :

( ) [illegible] ایسا نکتہ ذہنی حس کی وساطت سے انسان کے ان تصورات و [illegible] میں مشابہت نظر آتی ہے جہاں دوسرے لوگوں کے ذہن قاصر رہتے ہیں ۔ یہ نکتہ ذہنی پیدا ان مشابہتوں کو جانب حواس سوں سے قید نحو و تقریر میں لاتا ہے ۔

(۲) [illegible] خیال ہے اور [illegible] چیزوں میں مشابہت کا ربط ہم [illegible] موجود ہیں ان میں وجوہ و اصولِ اختلاف دراصل [illegible] اس کے بعد ذوقِ سلیم سے کام لے کر ان اختلافات کے [illegible] ان میں کہ اصل مشابہت بھی نظر آتی رہے اور اختلاف بھی نمایاں ہو ۔

وسٹر لکھتا ہے :

"(مذکور صفحہ ۲۰۲) بصیرت ، نکتہ ، عقل و فہم ، درک ، ذوقِ سلیم ، نظر باز و تعلقات کا لشلا مجموعہ [illegible] میں چھپے اور فرحت انگیز بھی ہو ۔"

میں رشید احمد صدیقی کا فقرہ نقل کر آیا ہوں :

"دسمبر کے دن تھے ، جب انگلستان کا نکتہ اور ہندوستانی سردی کہاں ہے ۔"

دیکھیے کہ مشابہت ڈھونڈی ہے ۔

اکبر الہ آبادی ذہنی دربار کے متعلق کہتے ہے :

لوحِ بخت ملاقی ان کا
چرخِ ہفت طبقی ان کا

محفل ان کی ساقی ان کا
آنکھیں میری باقی ان کا

پورے [illegible] بدلہ سنجی اور ظرافت کے نمونے ہیں لیکن اکثر و بیشتر پھوہڑ میں بانٹے جاتے ہیں ، جسے محض ذوقِ سلیم میں بار حاصل نہیں ہوتا ۔ ہنسی دے دے کے شعرا میں مرزا غالب ، اکبر الہ آبادی اور ظفر علی خاں رہ جاتے ہیں ۔ چھوٹے نام تو بہت ہیں لیکن انہوں نے

3:59 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۳۱۵

[illegible] محض تو ہے [illegible] وحدہ لا شریک تو بھی [illegible]
[illegible] ہے :

[illegible] ہوں تو جیسے [illegible] ہو [illegible]
[illegible] ہوں [illegible] مکرر [illegible]

[illegible] کا میں [illegible] [illegible] کا ہوا
[illegible] سے حق تو [illegible] کافر [illegible]

[illegible] ذوق و غمزہ [illegible] گفتگو میں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] و خنجر [illegible]

[illegible] ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
[illegible] ہیں [illegible] و ساغر [illegible]

[illegible] ہے دفع حسرت دل کا شہید
[illegible] مرے گھر کا [illegible] خدا نہ [illegible]

[illegible] تو [illegible] تو [illegible] نصیب نہ ہو
[illegible] غریب ہو تو [illegible] یار

[illegible] نصیب نہ حضور شاہ .

[illegible] زد اور مرید ور مداح
[illegible] ہمیشہ ہے نہ عریضہ نگار

[illegible] ہو [illegible] ہوگا آخر
[illegible] ہو گئیں [illegible] ور

۳۱۶

کچھ خریدا نہیں ہے اب کے سال
کچھ [illegible] نہیں ہے اب کے بار

رات دو آگ اور دن کو دھوپ
بھاڑ میں جائیں ایسے لیل و نہار

دھوپ کی تابش آگ کی گرمی
[illegible] [illegible] عدد [illegible]

[illegible] کا [illegible] اور [illegible] [illegible]
[illegible] کا [illegible] اور [illegible] دھار

[illegible] نحواہ [illegible] [illegible] ماہ
[illegible] ہو مجھ کو زندگی دشوار

اکبر الہ آبادی :

[illegible] اٹھے ہو گوش لے کے تو لاکھوں لائے
شیخ قرآں دکھاتے پھرے [illegible] نہ ملا

شکل کوئے کی، بیٹ سوے کی
واہ کیا دیج ہے میرنے بھوے کی

خدا علیگڑھ کے مدرسے کو تمام امراض سے شفا دے
کہ پڑھ رہے [illegible] رئیس زادے امیرزادے شریف زادے

ہائی پینا پڑا ہے ہائپ کا
حرف پڑھنا پڑا ہے ٹائپ کا

3:59 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۳۱۷

ناک حتی سے آنکھ آئی ہے
شہ اودھ کی دہائی ہے

۳۱۸

بدلا تو ظفر علی خاں سے کہا :

اپنی حسنوں سے رہیں سارے تمہاری ہشیار
کچھ ہوئے ہیں دو جوں کو چندے کے لیے

ان کی نعت کی تضمین (فارسی اصل) بہت خوبصورت ہے اور تمام در پانچ فردوس لکھے گئے ہیں ۔ وہ جس عقیدت ، حرم اور محبت سے رسول پاکؐ کا نام لیتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ منصب دل پر چکے تھے ۔ ایک جگہ لکھتے ہیں :

گو اس پہ ہو مسور ہی کی دال کی پھٹ
صاحب نہ بھلا سکیں گے ٹس مس کے بعیر
یوں ام مصیبتی" ہی نہ مانا ہیں قرار
اس قصہ سے دل وبر کے لیے

بدھو نے جو ایک خاص جماعت کے خلاف بعد قائم کیا تھا ، میں اس سلسلے کے اشعار نقل کرنے سے گریز کرتا ہوں لیکن بعد سخن ، طرفوں ، لکھنؤ ، مراح ، نکتہ دانی اور شرح صدر کا شعور ہونے کے عتبار سے ان اشعار کی بہار دیکھیے :

رہیدار ایک ، آپ ایسے ، مگر اوج صحبت پر
یہ اک بگل لڑے کہ آب کی ساری پھکوں سے

بدھو میاں بھی حضرت گندھی کے ساتھ ہیں
کہ سنت خاک ہیں مگر اندھی کے ساتھ ہیں

"لنو سلطان کے مزار پر" :

کشور ہند کا رنگ اور ہی ہوتا کچھ آج
مگر کا داد بچھتا نہ اگر چرخ کبود

ناک حتی سے آنکھ آئی ہے
شہ اودھ کی دہائی ہے

حرم سر کی حفاظت کو تیغ ہی سہ رہی
یہ ڈھال نہیں کی جنس کی بیبیاں کب تک

یہ ساتھ حضرت اکبر ہیں حامی پردہ
مگر وہ کب تک اور ان کی زباعیاں کب تک

ہوں آپ تو مرے کے بعد ؟ ہوگا
پلاؤ کھائیں گے احباب ، فاتحہ ہوگا

ظفر علی خاں مرحوم نے بھی اس صنف سخن میں خوب داد سخن طرازی دی ہے لیکن ان کی مصروفیات اس قدر متنوع اور ضروری تھیں کہ ان کو خدمت ادب کے لیے واقعہ فرصت نہ ملتی تھی ۔ اس کے باوجود اس زمانے میں جیسی ان اوپر حمد و نعت کہنے کی ہے اس سلسلے میں ان کا کوئی حریف نہیں ہے ۔

مسلم لیگ کا ایک خاص وفد جمع کرنے کے لیے وفد بنا کر

3:59 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۳۱۹

شعر اچھا ہے جسے سمجھ لیں ایک زورہ میں
یا وہ گیدڑ جسے سنتا گیا صد سالہ خمود

محو حال ندیدہ ہوں ، سرشار نادیدہ ہوں
دونوں پہ حق مرے کہ میں پیروردہ ہوں

پہیب معنوی کی بد ڑھی ہے زور بد موجہ
صورت بد کہہ رہی ہے کہ پر ہوں ، بادہ ہوں

وہ گوکل کا گوالا ، جو ہے منھی بنسری والا
بد کہتے ہے بد بھیس میں کی ہو بنکے مں کو ٹھگنے

بد ر کی صفت تخییلی میں دیں چیزوں کو بہت حاصل ہے :

(۱) تصویریت' ۔

(۲) تجسیم' ۔

(۳) خیال افروزی' ۔

تصویریت سے مراد یہ ہے کہ شاعر اپنے موضوعِ کلام کو اور موضوعِ سخن کو اس طرح صاف ، وضاحت اور زیبائی سے پیش کرے کہ پڑھنے والے کو یوں معلوم ہو گویا اپنی نادیدہ اور زندہ حالت کے مناظر اس کے سامنے سے گزرتے چلے جا رہے ہیں ۔ انگریزی میں picture (تصویر) اور picturesqueness (تصویریت) کے متعلق جو کچھ لکھا ہے ، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اصطلاح میں اس ضروری

1. picturesqueness
2. concreteness.
3. suggestion.

Pictures. میں queen's نے انگریزی فارسی انگلستان میں لکھا ہے :

"تصویر : مناسبت پیدا کرنی ہوئی ، قوتِ متخیلہ کی ، جمع منتشر ، ترتیب دینا ، روشن چسپاں شیشہ متخیلہ کی ، اور ایسی شے ہو تصور روشن ہو بسبب لانے متخیلہ کی ، زیبا ، روشن ، وضوح ۔"

تصویریت :

اس بیان پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تصویریت وہ خوبی ہے کہ جب کوئی تصور اس کی تصویر بن جائے ۔ یعنی شاعر ہی کے اندازہ میں ایسی تصویر کھینچی ہے کہ سامع کی نظر کے سامنے وہ منظر پھر جائے ۔ پھر اس کے ساتھ وضاحت ، روشنی اور رنگینی منظر کے بیان پر بھی غور کر لیجئے ۔ جب شاعر کسی موضوعِ سخن کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ وضاحت ، روشنی اور رنگینی کے ساتھ اس منظر کا ایک عکس ذہن میں قائم ہو جائے تو وہ اس صفت سے کام لے رہا ہوتا ہے ۔ اس صفت کا حصول بڑے شاعروں کا کام ہے ، اور وہی 'تصویریت' کی صفت سے متصف ہو سکتا ہے جو اپنے کلام کے تمام مناظر و مظاہر پر گہری نظر رکھتا ہے ۔ خاص طور پر خارجی زندگی کے احوال اس کے لیے روشن ہوں ۔ یہی وجہ ہے کہ میر کے یہاں تصویریت یہ سلسلہ تو ہے ۔ اگرچہ ان کے تخیل میں ذہنی دھندلکے ہیں اور اس کو بھی اردو کی مثنویں جیسے زہر کے میر حسن ، نظیر اکبر آبادی ، بے نظیر شاہ وارثی اور غالب وغیرہم نے عروج کا سفر یکھا ہے

یہ تو قدیم کا بیان تھا ۔ اب ویلیم گیڈی کی بیسویں صدی کی لغت کا تذکرہ بھی دیکھتے چلیے ۔

3:59 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

وہ لکھتے ہیں : "[illegible] کے مختلف [illegible] صورت تصویر، یعنی عکس بھی [illegible] چاہے تو اعلیٰ درجے کی تصویر بن سکے، بشرطیکہ جس کا عنصر موجود ہو اور شاعر پوری طور پر اس [illegible] متاثر کرتے ہوں۔ حسن بیان اور نصب العین کی صحت کے معاملے میں رنگینی اور عاشقانہ کو ترجیح دی گئی ہو۔"

یہ بات عرض کرنا ضروری ہے کہ تصویریت میں اگرچہ شاعر کی حسی [illegible] زیادہ تر زور [illegible] پر رہتا ہے اور مصوری کا رجحان، جیسے [illegible] کے [illegible] رہتا ہے، غائب و غائب رہتا ہے

تصویریت کی وضاحت کے لیے [illegible] مثالوں کی ضرورت ہوگی لیکن ہم دیکھیں گے کہ جو شاعر حرکی [illegible] سے اپنے [illegible] تصویر رکھتے ہیں اور صرف [illegible] حس کی [illegible] میں محصور ہو کر نہیں رہ جاتے وہ اس صنعت سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ [illegible] کا شعر آسانی سے غالباً اس صنعت اسلوب کا پہلا اعلیٰ درجے کا نمونہ ہے۔

کچھ شعر دیکھیے :

[illegible] صدمے میرے جو کوئی ہو تو حیوان ہے
دعویٰ یہ کرے یہ کہ مرے منہ میں زبان ہے

میں حضرت سودا کو سدا کوستے رہتا
اللہ رے [illegible] کیا نظم بیان ہے

[illegible] میں [illegible] عرض [illegible] فرمائیے حضرت
آدم سے [illegible] کوئی صرح بھی [illegible] ہے؟

سن کر یہ لگے کہنے کہ خاموش ہی رہ جا
اس امر میں قاصر تو فرشتے کی زباں ہے

[illegible] میں [illegible] کہ [illegible] کی کئی شکل
ہے [illegible] ہر [illegible] اپنی سو حس کا [illegible] ہے

گھوڑا ہے اگر [illegible] کرے ہیں کسو کی
تحفہ [illegible] پھر [illegible] نشان ہے

[illegible] ہے [illegible] کی خاطر
محشر جو ٹھہر میں تو [illegible] ہے

ذبت ہو جو دکھلا تو [illegible] موروں میں تجھ حال
[illegible] ہے [illegible] جان ہے

[illegible] ہے [illegible] کو صرف [illegible] جا
[illegible] ہے [illegible] قافلے سے میاں ہے

[illegible] نے دیا کچھ تو [illegible] عید، وگرنہ
شوال سے پھر ماہِ مبارک رمضان ہے

اس کے بعد [illegible] کی [illegible] کا جو ذکر کیا ہے، وہ دل پر بہت گراں گزرتا ہے کہ میں اس کی اس [illegible] سے گریز کرتا ہوں۔

سودا کے بعد [illegible] ہیں جو تصویریت میں حاضر مہارت رکھتے ہیں۔ [illegible] سچ تو یہ ہے کہ جو رسائی اس سلسلے میں میر انیس آدمی کو ہے، وہ مشکل سے کسی کو نصیب ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہے [illegible] وہ عوام کے ساتھ رہتا تھا۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا تھا۔ میلوں اور تہواروں میں ان کے ساتھ دنیا کے تماشے دیکھتا تھا۔ پھر اس کو فطرت نے ایسی باریک بیں نظر، پیدا نیز مشاہدہ اور ایسا شعورِ فن عطا کیا تھا کہ اس کے مقام تک پہنچنا تو کیا اس کے قریب بھی جانا مشکل ہے۔ اس کی کیفیت میں

3:59 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سید عابد علی البدیع
عابد

شاعری کوئی تفریح یا گئی ہو جس کا دفتر ہو ہو۔ اور کے ۔ وہ
صوفی مشرب ہے ۔ اندر رسول پاک کی مدح سے ہو سر ذہن ہی
کے گن گائے جا رہے ہیں ۔ میں نے عرض کیا کہ اس نے زندگی
عوام کے ساتھ عوام میں بسر کی تھی اور چیزوں سے اسے سابقہ
پڑا آج تک اسی کی مسنوعات رسولوں پر حرف و ساری ہیں ۔ شاعر کی
یہ خوبی کہ وہ ہر تقریب اور ہر موضوع پر بے تکلف سے گفتگو
کر سکتا ہے ، اس کی عوام پسندی پر دلالت کرتی ہے ۔ وہ در اصل
زندہ شاعر ہے اور زندہ ہی صوفی ہے ۔ [illegible] جس طرح گلہ بسر ہوتی تھی اسی طرح آج بھی چیزے ہے ہیں
کے بن جاتے ہیں ۔ کوئی عنصر نظر نہیں آتا جو شاعر سے مانع
ہو ، وہ ہوس ہی ہے اور اس نے ساتھ ہوس والوں کو
ہر ایک نظیر میں آدمی کی عظمت کا صحیح اعتراف ہوتا ہے ،
یہ اس پر نسبی نے معنوں کا [illegible] ۔ اس کا مجموعہ منقبت و مناقب

جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے اس نے سب سے پہلوؤں پر تحقیق کی
ہے ۔ شاعر نے حواس خمسہ میں بسنے والی لذت بھی لکھے
ہیں جو ضمناً [illegible] کرتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے
کہ اس کی نظموں میں تحرک [illegible] ۔ اس نے مرنے کو رد کر دیا تھا ۔
مقام مسرت ہے کہ [illegible] اس کے جوہر کھلتے
جا رہے ہیں اور لوگ اس کے مجموعے کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں جو
ہر نئی شعر کی ایک کیفیت ہے ۔ اس کے موضوعات سخن کے تنوع
کا اندازہ اس فہرست سے لگایا جا سکتا ہے جو اسی نے نولکشور
پریس میں مرتب کی ہے ۔ اس فہرست میں بیس ۔ ہے پر
مشتمل ہیں ۔ مسدس کی تعریف و توصیف ہے ۔ مخمسات مسدسہ
ہیں ۔ مسدسات مثلثہ ہیں اور مسدسہ کو بند میں ترکیب بند
اور ترجیع بند کہتے ہیں ۔ قصیدہ ہیں ۔ نعتیہ ہیں ۔ رباعیات ہیں ۔
مناجات ہیں ۔ تعریفات اہل اسلام ہیں ۔ تعریفات اہل ہنود ہیں ۔

گروہ کے اہل تخیل ہیں ۔ مدارج عمر کا وصف ہے ۔ طفلی سے لے کر
بڑھاپے تک کسی چیز کو معمولی نہیں سمجھا ۔ مناظر ہیں اور نہ فصلی
مناظر ہیں ۔ سر پہاڑ اور [illegible] ۔ ترکیب ، چڑیے اور موسموں
کے مختلف رویوں پر الگ الگ اور ترجیع پر نظمیں لکھی
ہیں ۔ پھر یہیں تک ختم نہیں ہو جاتیں ۔ اخلاقیات کے موضوع پر اس
نے بعض نظمیں تو ایسی لکھی ہیں جن کا جواب اردو زبان میں نہیں
ملتا ۔ مثال کے طور پر "وحدہ لا شریک" نے عنوان سے اس نے جو
نظم لکھی ہے وہ عارفوں کی تعریف و توصیف میں ہے اور موسیقی
کی اصطلاحات میں اپنے جذبات و نظم کیا ہے ۔ اس طرح سے
ایک ایسی نظم وجود میں آئی ہے جس کی نظیر مجھے آج تک اور
میں نہیں ملی ۔ اس کا پہلا بند اس طرح ہے :

کیا علم لبوں نے سیکھا ہے جو اس لکھے تو سمجھے ہیں
اور بات نہیں منہ سے دے اس ہونٹ ہلائے جانے ہیں
دل ان کے فکر مسائل نے تن ان کے صل صحیح ہیں
منہ چیک رہیں مل سرخی یا گھنگھرو پہنے گاتے ہیں
ہیں راگ بھی کے رنگ بھرے اور بھاؤ بھی کے ساتھے ہیں
جو بے گت بے سر تال ہوئے ہیں دل پکھ وج نہیں ہیں

اخلاقیات کے بعد مسدسہ نظمیں ہیں ۔ ان میں "آدمی نامہ"
اردو کا وہ شاہکار ہے جس کی مثال اب تک نہ ملے گی ۔ پھر صاف
ہے ، قصص و حکایات ہیں ، معتقدات مذہب ہنود ہیں ، فارسی کلام
ہے ، خطوط منظوم ہیں ۔

خارج کے احوال کا یہ پرزور اور بے ساختہ اظہار اور بے نظیر
ترجمان شاید اتنی اچھی لکھا ہے کہ پڑھنے والے کو یقین نہیں آتا
کہ یہ نظیر کی غزل ہے ۔

---

۱ = پڑھتے ہیں ۔

3:59 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سید عابد علی البدیع

عابد

یہ شعر ملاحظہ فرمائیے :

آج تو ہمدم عزم ہے یہ جو ہم بھی رسمی کام کریں
بیک اٹھا کو پار کو ہے بعد شوق رفاقت کریں

ہوں سے [illegible] آپ بھی ہوس آئی ہے
بعد اس کے محبر مفصل فرقت کے آلام کریں

یا خود آوے آپ دفتر [illegible] ہم کو وہ
س مصلحت سے لکھیے کا بھی ہوت سا سراحم کریں

اس میں بھلا کیا حاصل ہوگا سوچ تو دیکھو میاں میر
وہ تو ہمیں ہو بھک ہے ہے روک ٹوپی بدنام کریں

مطبوعات میں اس قدر تنوع اور مصوریت کی کثرت ہے کہ انتخاب مشکل ہے - بہرحال یہ سہرہ دیکھیے :

ہونہار کرشمہ ناز و ستم عشوں کی جھکاوٹ ویسی ہی
مژگاں کی سناں ابروں کی کماں ابرو کی کھچاوٹ ویسی ہی

قتّال نگہ اور غمزہ مصلحت آنکھوں کا لگاوٹ ویسی ہی
پلکوں کی جھپک [illegible] کی پھرت سرے کی بناوٹ ویسی ہی

عیّار نظر، مکّار ادا، ٹیڑی کی چڑھاوٹ ویسی ہی

اس بانکی اور سجیلے کے [illegible] قامت شان بھرے
اور گہرے چاؤ رنگوں میں سو ناز کے طوطے بھرے

وہ ... صاف [illegible] او موتی سے دندان بھرے
وہ لعل جواہر کان بھرے، نو لاکھ کے بانے بھرے

[illegible] کی ہنک، جھومے کی جھمک، ٹیکے کی پلاوٹ ویسی ہی

[illegible] کے تعریف سے او [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] کا رنگ بھی دیکھیے :

[illegible] کی
[illegible] ہے ہر ٹی تن کی

[illegible]
[illegible]

[illegible]
وہ کیا بات کورنے برتن کی

[illegible] ہیں
[illegible] ہیں

[illegible]
حور و غلماں درود پڑھتے ہیں

نارگی جی کی اور نری تن کی
واہ کیا بات کورنے برتن کی

"آدمی نامہ" جیسا کہ عرض کیا گیا، نظیر کا شاہکار ہے - راقم نے بہت غور کیا ہے اس نظم میں کیا خاص بات ہے اور اس نتیجے پر پہنچا کہ نظیر نے تمام نظم میں آدمی کے متعلق بعد از نقطۂ نظر رکھا ہے اور جب انسان کی عظمت و ذلت کا وہ بیک وقت ذکر کرتا ہے، اس وقت دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے - قال نے کیا خوب کہا ہے :

آدمیّت احترامِ آدمی
ہا خبر شو از مقامِ آدمی

3:59 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

دوسرے "آدمی نامہ" میں معاصر سے بعض شعرا نظیر سے آگے بڑھ گیا ہے اور ان کی نظم زیادہ بامعنی وجود اور ان کی صنعت و حسنی دیکھنے ہی کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ نظموں میں ان کی تکنیک و بنت سے بہت فائدہ کام لیا گیا ہے۔

مثلاً اس نظم میں [illegible] کو نظیر کا یہ مصرع پسند آیا ہے "جو ہے آدمی ہی کہا کیجیے" اور کیسے ہی نظم نہیں کہ کرے، آخر ہر شعر نظیر ہی کی مدد کرتا ہے اور لے کس کی دے رہی۔ اس نظم کے مطالعہ سے یک مابعد طبیعیاتی سی کیفیت پیدا ہوگئی ہے کہ آدمی ایسے عناصر سے مرکب ہے جو متضاد ہیں۔ لیکن اس کے وجود اس میں کی کی حس، حوس، خیال اور دوسروں کی برتری۔ بصور بیشہ ابھی جھلک دکھاتی رہتی ہے اور ان متضاد عناصر میں سے آدمی مرکب ہے یہی ایک قدر مشترک ہے کہ اصلاً آدمی آدمی کا ہمدرد اور اس کا بہی خواہ ہے۔ کچھ بندوں سے شاید میں اپنی بات کی تشریح کر سکوں:

یاں آدمی ہی حسن تو ورے ہے آدمی
اور آدمی ہی سچ سے مرے ہے آدمی

پگڑی بھی آدمی کی اتارے ہے آدمی
چلا کے آدمی تو پکارے ہے آدمی

اور جن کے دوڑتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

چلتا ہے آدمی ہی مسافر ہو لے کے مال
اور آدمی ہی مارے ہے پھانسی گلے میں ڈال

یاں آدمی ہی جیب ہے اور آدمی ہی مال
سچ بھی آدمی ہی بکتا ہے بیچ کے لال

اور جھوٹ کا بھرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

اس بند میں تیسرا مصرع شعوری کوشش سے پوری نظم کے [illegible] سے ہٹ کر [illegible] ہے۔ مصرع بتا رہا ہے کہ آدمی ہمہ [illegible] ہے اور اس طرح سے [illegible] کرتا ہے۔ مثلاً:

اشراف اور رذیل ہے شاہ و وزیر
ہے آدمی ہی صاحب عزت بھی اور حقیر

یاں آدمی مرید ہے اور آدمی ہی پیر
اچھا بھی آدمی ہی کہلاتا ہے اے نظیر
اور سب میں جو برا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

اس بند نے آخری بند میں اس مصرع پر روشنی ہے کہ "اچھا بھی آدمی ہی کہلاتا ہے اے نظیر" میں مخاطب ہوں کہ آدمی کا یہ مطلب مصرع کا [illegible] ہے جس نے آدمی کو ہر روپ اور رنگ میں دیکھا ہے نیکی آخر تمام حالات و واقعات کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچ ہے کہ انسان میں اصل چیز نیکی ہے۔ جسے کہ مصرع کے مصرع میں اشارہ ملتا ہے، "آدمی نامہ" کا یہ رخ کہ یہ آدمیت کے احترام کو موضوع سخن بناتا ہے، اکثر لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہے۔ نظیر نے آدمی کو برا تو کہا ہے لیکن اس کی سرشت میں نیکی، بھلائی اور خوبی بھی دکھائی ہے۔

میر حسن بھی تصویریت کی صفت سے کام لیتے ہیں۔ ان کے ہاں بھی گرچہ تمام حواس حصہ متاثر ہوتے ہیں لیکن بیشتر بصارت ہی پر زور رہتا ہے۔ یہاں یہ بات ضرور ہے کہ وہ روشنی اور نور سے بہت متاثر ہیں۔ پیکر گری میں اور [illegible] و تشبیہات کی دیدہ وری میں وہ روشنی اور نور کا استعمال بڑے فن کارانہ انداز سے کرتے ہیں۔ بہرحال ان کے ہاں مصرع قدرت میں بھی جان پڑتی دکھائی دیتی ہے۔ ہم ہوا کی سرسراہٹ سنتے ہیں۔

3:59 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۳۲۹

پتی کی بوی سے لطف مہور ہوتے ہیں اور درختوں کو بھی دوسرے سے مانوس دیکھتے ہیں۔ مصور فطرت ان کے باہمی عشق (باقی ۱) کے قسم کا رنگ رلیوں سے ۔ ع کا بیان کرتے ہوئے ۔۔ لکھتے ہیں ۔ میں مختصر عبارت سے تشبیہات پیش کر رہا ہوں :

گلوں کا بس ہر اک جھونسا
سی اے عالم میں مست چوسا

وہ جھک جھک کے گرنا خندن پر
نشے کا سا عالم گلستان پر

کٹورے ہر طرف اور قرقرے
لیے ساتھ مرغیوں کے لڑکے

حسن آتش گل سے دہکا ہوا
ہوا کے مست باغ مہکا ہوا

صبا ہو گئی ٹھیریاں کرکے بھول
پڑے ہر طرف سوں سروں کے بھول

سماں دیکھ اس آن کا
پڑھیں باب پنجم "اکبر" کا

لبیرن مہ رو کی ہر طرف ریل
چسیں کوئی اور کوئی رائے دل

رنگیلی کوئی اور کوئی شیام روپ
کوئی چت لگن اور کوئی کام روپ

کوئی سیوتی اور ہنس مکھ کوئی
کوئی لال لگن اور تن سکھ کوئی

۳۳۰

ادھر آپس اور ادھر جانیں
ہوں ایسی ہوس کو دکھاتے

وہ ہے کا عالم ، وہ حسن
وہ کشش کی ہوی ، وہ دن کا سماں

درختوں کی کچھ چھاؤں اور کچھ وہ دھوپ
وہ باغوں کی سیری ، وہ سوسن کا روپ

وہ کوئی سی پنچھی کی دھیمی صدا
نہیں دور سے گوش پڑتی تھی آ

وہ رقص بتاں اور وہ مستانہ لاپ
وہ گوری کی سیں وہ ساون کی تھاپ

وہ دل پسند ہاتھ پر دھر کے ہاتھ
کچھ اس ادا سے ٹھوکر کے ساتھ

وہ تھی گیکری یا تڑی ڈور کی
مسلسل تھی کہ پھلجھڑی ڈور کی

عجب حال پڑتی تھی اس وار سے
کہ بے کل تھی ہر نار اس وار سے

گل و غنچہ کی طرح محبوب تھی
کہیں اور سدی دل کی مرغوب تھی

غزل میں اگرچہ فصاحت کی تمام خوبیوں کا وجود احسن موجود ہے لیکن تصویریت میں بھی اس کی عمارت قائم ہے ۔ کسی شعر کے قطعے کو وہ اس جے مستعمل کرتا ہے کہ ایک ایسی کیفیت کا بیان ہو سکے جو ایک یا دو شعروں میں نہیں سما سکتی ۔

4:00 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

[illegible] ہوں ملاحظہ فرمائیے [illegible]
[illegible] دوسری بحر میں بھی [illegible]
[illegible] کیا رنگ ہے۔ [illegible] دو مشہور [illegible]
شعر ہیں:

ے نظارہ وارفتگیِ شوق ہوائے ہ
رہ گزر کہ ہوش سے و ہوش سے

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش سے

ناقہ نہ کھوہ دشمنِ ایمان و آگہی
مغرب نہ بھول رونقِ تمکین و ہوش سے

یا اب کو دیکھیے تھے کہ ہر گوشۂ [illegible]
[illegible] باغباں و کفِ گل فروش ہے

نصف حرم سے ذوقِ صدائے جرس
ہر جنبشِ نگاہ وہ فردوسِ گوش ہے

یا صحبتِ حور دیکھیے آ کر تو بزم میں
ہے وہ سوز و ساز نہ خوش و خروش سے

داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

کرتا ہوں جمع پھر جگرِ لخت لخت کو
عرصہ ہوا ہے دعوتِ مژگاں کیے ہوئے

پھر پرسشِ جراحتِ دل کو چلا ہے عشق
سامانِ صد ہزار نمک داں کیے ہوئے

پھر چاہتا ہوں نامۂ دلدار کھولنا
جاں نذرِ دلفریبیِ عنواں کیے ہوئے

مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس
زلفِ سیاہ رخ پہ پریشاں کیے ہوئے

چاہے ہے پھر کسی کو مقابل میں آرزو
سرمے سے تیز دشنۂ مژگاں کیے ہوئے

اک نوبہارِ ناز کو تاکے[1] ہے پھر نگاہ
چہرہ فروغِ مے سے گلستاں کیے ہوئے

پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑے رہیں
سر زیرِ بارِ منتِ درباں کیے ہوئے

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے

پھر اس ادا سے بہار آئی
کہ ہوئے مہر و مہ تماشائی

دیکھو اے ساکنانِ خطۂ خاک
اس کو کہتے ہیں عالم آرائی

کہ زمیں ہو گئی ہے سر تا سر
روکشِ مطلعِ چرخِ مینائی

سبزہ و گل کو دیکھنے کے لیے
چشمِ نرگس کو دی ہے بینائی

---

۱ - متن 'ہوس' کے کاتب نے سارے مصرع کے کوائف اگر کر دیے ہیں۔
۲ - ذرا 'فروغ مے' اور 'تاکے' (تاک) کا نصف دیکھیے گا۔

4:00 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

بے نظیر شاہ وارثی بھی اپنی مدھ بھ کلام اور قوی کے کھنکوں سے میر حسن کی یاد دلاتے ہیں۔ ان کے چند شعر سن لیجئے، پھر میں یہ مسئلہ ختم کرتا ہوں :

ہو گئی، کہ دھوم سی مچ گئی
عروسِ چمن رنگ میں رچ گئی

شکوفے لگے سج کے پھولنے
عنادل کے چھکے لگے جھولنے

بڑے زور سے مینہ برسنے لگا
کسی کے نہ جی خوش ترسنے لگا

یہ عالم جو دیکھا تو شکلِ کتاں
ہوا پارہ پارہ دلِ عاشقاں

ان کی مثنوی بھی بہت سے مصنفِ مصرف کی عدسی کو محیط ہے۔ لیکن یہ کتاب کم ملتی ہے۔ مجلس ترقی ادب لاہور میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔ جن اہلِ ذوق کو مثنوی ہو وہ مجلس ترقی ادب لاہور کی لائبریری سے رجوع فرمائیں۔

مجسم :

دراصل محمد ذکا انگریزی نام ہے اور استعارہ و تشبیہ کی وارداتوں سے تعرّض کرتا ہے۔ میں اپنی کتاب "بیان" میں ان چیزوں سے مفصل بحث کر آیا ہوں۔

اب انداز کی صفات تخیلی میں صرف خیال افروزی (Suggestion) باقی ہے۔ اس کی داستان دراز ہے لیکن میں اختصار کرتا ہوں۔

۔۔۔ یہ کتاب بھی مجلس میں زیرِ جمع ہے۔

جمال الروزی :

جمال فروزی ایک ایسا وار صفت ہے کہ اس کے رموز و خواص [illegible] معلوم نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ دین ہے :

لہ اگ لیے تو جائیں پسیری من جانے

[illegible] جائے جس کے اسرار و رموز، حسن [illegible] صرف مخلوقی ہی کا تو وہبیات سے [illegible] ہے ہیں کہ ان سب رموز جمال و فروزی کی صفت موجود [illegible] ہو سکے یہ [illegible] اس طرح وجود میں [illegible] ہے جمال ساہ کی زرف نگاہی عمر [illegible] سلاح ہے اور اپنی شکست [illegible] اعتراف کرتی ہے۔ [illegible] جس سے اس مسئلے کو [illegible] تو ایک آدھ گوشہ [illegible] ضرور روشن ہوتا ہے۔ لیکن اس صفت کے اسرار و رموز [illegible] جمال کی [illegible] روشن ہیں [illegible] کے بعد ہی [illegible] کی [illegible] روزی کی [illegible] تعریف تو [illegible] ہوتی ہے [illegible] میں [illegible] فروزی [illegible] معانی کے [illegible] میں [illegible] نہ [illegible] ہے [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ہیں [illegible] ہے اور [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

4:00 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

کبھی وہ متکلّف ہوا تھا ۔ وہ شعر میں ان کیفیات کا عکس دیکھتے ہے اور یوں اسے اشعار میں وہ معنی بھی دکھائی دیتے ہیں جو شاید شاعر نے وہم و گمان میں بھی نہ تھے ۔ مثلاً ۔ صو [illegible] (Atom) کی ساخت سے متعلق جو انکشافات ہوئے [illegible] لیکن وہ ایک [illegible] مقطع میں کہتا ہے :

[illegible]

[illegible] اسی طرح عارف کا یہ حیران کن [illegible] ظاہر ہے کہ اس وقت جب وہ شعر کہا گیا تھا ، کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا ، لیکن وہ کہہ گیا :

سفر کی ہے ہی ہر دور ہم بتا سکتے
عرس سے پرے ہوں کس نے مکاں پہ

اس طرح [illegible] نورد یا [illegible] وہ ان شعر کی دنیا میں اکثر بھٹکتے ہیں ۔ معلوم نہیں [illegible] یہ شعر کہا ہے ، اس وقت یہ انکشاف ہو چکا تھا کہ نہیں ۔ بعض صیغے ۔ [illegible] یہ تفریحہ پیش کرتے ہیں کہ [illegible] وہ ہمیشہ گرم رہنے کا ۔ سورج سے [illegible] یہ انتظام کر دیا ہے کہ [illegible] اس کی حدت اور گرمی سے ہوتے رہتی ہے ۔ یوں جوہر (Atom) اس کی قید میں ہوتا ہے اور یہی تو بتانا چاہتا ہے کہ ہزاروں [illegible] سورج بھر دیا ہو یہ تو بتانا ، روشنی اور گرمی کی صورت میں بکھرتا رہتا ہے ۔ چنانچہ بعض موقعوں پر سورج کی تصویر عکسی [illegible] گئی ہو [illegible] ہزاروں میں ہے کہ معنی اس کی قید سے [illegible] رہے تھے ہزاروں تو میں نے کہ طریق عکاسی کہہ دیا ہے ۔ سائنس دان

ان شعلوں کی بندی کا بالکل صحیح اندازہ کر سکتے ہیں) ۔ [illegible] کا وہ شعر یہ ہے :

حقائق ایک ہے ہر شے کی حکی ہو کہ نوری ہو
ہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرے کا دل چیریں

جو شخص صنعت سے خوب آشنا ہوگا وہ اس شعر کا لطف اٹھانے کا اور ہیرں بھی ہوگا کہ شاعر سائنس کے حقائق پر کس صحیح مطلع ہے ۔ اب تو خیر پڑھ لکھا آدمی ہے اور عوام مبتدیہ سے خوب [illegible] بعض ایسے شعر سے بھی ایسی ہی باتیں کہی ہیں جو معرفی عوام سے بالکل بیگانہ تھے ۔

یوں کہہ لیجیے کہ خیال افروزی شعر کی وہ صفت خاص ہے جس سے کام لے کر شاعر کتنی کے الفاظ میں کبھی ان کی صوتی [illegible] ہو سکتی ہے ، کبھی ان کے معنوی رشتے ، کبھی دونوں کے اشتراک سے اور کبھی دوسرے لفظوں سے ایسی زوری و [illegible] [illegible] کر دیتا ہے کہ اس کی دلالتیں بہت دور تک پھیلی ہوئی ہوتی ہیں ۔ جو معنی مقام سے مترشح ہوتے ، بڑھتے ، [illegible] کی صوتی اور تہذیبی گونجوں کے ذریعے ان دلالتوں کی جھلک بھی [illegible] ہے اور یہ دونوں اسے ایک نئی دنیا میں لے جاتی ہیں ، [illegible] کے معنی ہو جاتے ہیں اور شعر سے جو مفہوم [illegible] ہوتا ہے وہ عین مقصود ہو جاتا ہے ۔ اس بحث کے ساری ہو جاتے ہیں کہ شعر کی زبان سے سفحوں کی ، کونوں کی اور [illegible] تو ہوتے ہیں ۔ شعر کے لفظ کی ترتیب ، ان کا گھٹنا بڑھنا اور ان کے ملازمے سننے والے کے خیال پر جو اثر [illegible] ہوتے ہیں ان سے وہ [illegible] ذوق سلیم سے مدد لے کر ، اپنے ہنگامی تاثرات یا گذشتہ [illegible] کی یاد کو وہ کہاں سے کہاں لے جاتا ہے اور نئی منزلوں کی طرف چل نکلتا ہے ۔ [illegible] بہت پیچھے رہ جاتے ہیں اور معانی بہت آگے نکل جاتے ہیں ۔

4:00 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

347-346

4:00 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ے معنی یا اس سے ملتی جلتی معنی خیزی' کے متعلقہ کو ہمیشہ مربوط ہوگی۔ ایسے شخص کے ذہن میں پہلی ہوئی صحبتوں کی یادیں تازہ ہو جائیں گی اور یاد کے افق پر وہ رہے نظر آئیں گے جو ہوش کی کائنات چن کر لاشعور کے اندھیروں میں گم ہو گئے تھے۔ کوئی سنے تو لا دوسرے مصرعے کی دلالتوں پر غور کرے۔ اور جوں جوں مصرعے کے مختلف پہلو شعور سے متعلق ہوں گے، کیونکہ دوسرے مصرعے میں لہجے کا کھیل بے بھی دیدنی۔

مثلاً:

مجھے کس طرح سے ہم دیکھتے ہیں

یعنی کس طرح سے ہم دیکھتے ہیں۔ یہ تو ہوا جس کی دلالتوں پر غور کرنے ہیں۔ لہجے کی جدت اور زور کی وجہ سے ہے۔ اس صرح یہ مصرعہ بنتا ہے۔ کہ کسی اور طرح سے نہیں دیکھ سکتے۔ وہ جو ہم سے نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ اور طرح سے دیکھنے سے بالکل مختلف ہے۔ یہ ہم پڑھ کر مختلف معنی تو یاد بنتے ہیں پر ٹھہرے ہیں شاید یہ شعر

ہوس ۔ ۔ ۔

4:00 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

کو کہ دیوار آہن میں خلد [illegible] کہ ہم محبت میں
رسوائی سہ سے کم ہو ندامت نے محبت کے معاملے کی پیچیدگی بڑھا
ہے۔ اس حرمان و حسرت کا [illegible] ہے [illegible] کہ
بھی نہیں ڈال سکتی۔ [illegible] محبت کی
عمر دن ہی ہوتی ہے، ہوس کے دل کی طرف سے ہم جھانکتی
تو 'نگاہ' کا کیا حال ہوتا:

[illegible]
جب [illegible]

'ہم شبیں' کا کنایہ معنی کی [illegible] ہے۔ چونکہ
یہ معنی محذوف ہی [illegible] ہوتے [illegible] کی ہے کہ اس
پوری ظالم رات سوں سے [illegible] ہوتا ہے کہ اس
شب کا ہوں [illegible] کی صبح سے ملا
ہو کر رز و ساز اور حسن و [illegible] تک پہنچا
ہے۔ دوسرا مصرع بھی [illegible] ہوتا ہے کہ
اس طرح کے [illegible] ہی [illegible]
ہیں دیکھنے کی [illegible] ہے [illegible] سوں سے دیکھا جانے
چاہے سے 'نگاہ' کر [illegible] 'نگاہ' یا 'نگاہ' سوں سے
مربوط ہے، پھر [illegible] ہی رہتی۔ اب کیا کیا جائے۔
ہم نہیں سے تخصیص [illegible] سے [illegible]
سلسلہ جاری ہے اور [illegible] کہ [illegible] جائے کہ
انہیں کس طرح دیکھا جائے۔ اس سفر [illegible] کر اپنی جبیں پر اور
سحر بھی ستاروں کی طرح [illegible]

حسرت: دیکھا جو مجھے گرم نظر نرم عدو سے
وہ [illegible] مجھ کو [illegible] سے نکل کر

فانی: [illegible] نگاہ اس نے آنکھیں [illegible] تو دیکھیے
[illegible] میں [illegible] مری [illegible]

حضرت اقبال کا شعر یاد آتا ہے:

[illegible]
[illegible]

رزو و تمنا کی محرومی ہی [illegible] ہوتی ہیں،
[illegible] نے ذیل کے [illegible] ہیں۔ سعدی کہتے ہیں:

[illegible]
[illegible]

دوسرا شعر [illegible] کی [illegible] پر [illegible] ہے۔ بھی
[illegible] ہے۔ [illegible] ہے جو حور
ہے حسن [illegible] پر مرمٹا [illegible] [illegible] کنارے بیٹھا
پانی میں [illegible] دیکھ رہا تھا۔ اسی محویت و استغراق کے عالم
میں وہ خود میں گر پڑا۔ اس کی [illegible] دل و [illegible] اور خود پسندی
کی [illegible] کرنے کے لیے [illegible] نارسیسس کا پھول شگفتہ ہوا
اور یوں پہلی بار چشم [illegible] نے اس خوبصورت پھول کی شکل
[illegible] جسے شعر کی دنیا میں علامت کے طور [illegible] ہوا تھا
[illegible] کی اصطلاح میں خود پسندی یا مرض نرگسیت کہلاتا ہے۔
آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ نقطہ پھیلے رہ گئے ہیں۔ [illegible] نئی
[illegible] کی [illegible] میں [illegible] کے نکل گیا ہے۔ [illegible] نرگس کی آنکھ سے
دیکھنے کا مفہوم بھی واضح ہوا کہ [illegible] ایسی محویت کہ

۱۔ غائب سے بھی ایک بات پیدا کی ہے۔

در پردہ انہیں غیر سے ہے ربط نہاں
ظاہر کا یہ پردہ ہے کہ پردہ نہیں کرتے

4:00 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

پکیں بھی سہ چوپکیں [illegible] کا ھد کھا رہے ہے ہں میں
ہلاسہ حیل بھی وقع ہد ہو۔ پہلا مصرع [illegible] ی مصرع کی
یاد دلاتا ہے :

نظارہ ز حسنش مرگں تھہ دارد

ور سب کا یہ شعر بھی ہد تا ہے :

صد حلوہ رو رہے حو مرے [illegible]
طاقت کہاں کہ دیدہ کا حسب تھہ سے

ں تھی کی کیفیت ہوتی ہں کے نصور میں ھسن مرگں بھی
ھو تمنا کو ہگوار گرری ہے۔ معنی کی نہ سطح ب شعر کو ہمز
سے بیاں کر تصویں کے حیرت خے میں ے گئی ہے جہاں کہنی
تھی کی اس کثرت اور فو ی ٹ ٹ ہوں ہے ھسے دیکھ کی سا تک
ور رہ رہ پر حیرت طاری ہوتی ہے۔ حیرت میں ایسی گم سم ،
چپ چاپ ، ب تک کھڑ رہ حا ے۔ ور ے معنی کی بحث اور سطح
کا حیال آیا ہے کہ محوب کو دیکھ کر ھسن کہنے کی طرح حیران
ور چپ ہو جاد ہے۔ ھسی ایندہ کا شعر ہے :

من از حیرت ، تو ر تماشا نہ تمانے نہ تیرے
چیں ماند نہ ہ ر وست تصویرے نہ تصویرے

نرگس کی آنکھ پہلے یونانی صنعت کی نرف لے گئی تھی ۔ اب ایران
میں ان ترک محبوبوں کی حرب کی یاد دلاتی ہے حن کی آنکھیں
نرگس کے پھول سے مشابہ تھیں اور یاد آتا ہے کہ بندوں نے ان
ترک محبوبوں کے متعلق یہ کہنے کی بات کہی تھی کہ جب
تک عاشق ترک محبوبوں سے اور غلاموں سے منسوب رہی شعر میں
سوز و گداز کا عنصر کم اور نشاط کا پہلو زیادہ نمایاں رہا۔

[illegible] ی نے [illegible] ں لکھی ہں :

[illegible] ک [illegible] ھ [illegible] ں [illegible] ر کی [illegible] ں کا
[illegible] ی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
ور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
مردوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ی۔ [illegible] [illegible] [illegible]
وجہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
استعمال ہوا ہے۔"

[illegible] ہ بھی یاد [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible]
اور نکیہ کا لگ [illegible] ہے۔

نرگس سے مستی کے حو [illegible] [illegible] [illegible] ہں اس کی
بھی [illegible] ہے لیکن ہں کی [illegible] [illegible] ۔ آپ ے [illegible]
[illegible] [illegible] ، ھسن مرگں و [illegible] کی [illegible] ۔ معنوی [illegible]
اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
دوسرے۔ پڑھنے والے ہی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
پائیں گے۔ بال جبریل کی [illegible] [illegible] کے شعر ہں :

[illegible] ہ ہے ، [illegible] ، [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

4:00 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ی کو دیکھ کر ... نسیم سحر
می میں ... ہے ...

... ''رنگین'' کا ... رنگ رمزی اور ... معنوں کا ...
... ہو رنگ سے مخصوص ہوتی ہیں ۔

... وصف ... ''رموز'' میں لکھتے ہیں :

... رنگ و بو کے ... ہے ...
... ہوں ہیں ... رنگ بھی رنگ کی ... اور ... کی ... رہی ہے ۔ ... وقت ... ہے جیسے ... کی ... لطف ... رہی ہے ... بعض وقت ... رنگ و بو ... گی ... کیا ... ہوں ہیں ... کے ... ہوئے ... ہے ... ہوں ... ہے ... رنگ کی ... اور ... سے ... ہے ، ... رنگ ... ہے ... ہوں ... ، چنانچہ ... ہے ... ایک ... ہے ... بڑی ... ہے ... کہ ... ہے ... رنگ کا ... ہے ... رنگ اور ... دونوں ... سے ... ہوتی اور ... ہوتی ہے ۔ ... ملاحظہ ہو :

کیوں نہ ہے گلشن ہے ... اس ... کا رنگ
گل سے ہے خوش رنگ تر اس کے ... کا رنگ

... گل داغ و ... نکہت کی ... درد
رنگ کی گرمی ہے ... چمن کی فکر ہیں

... ہے ... عمر ... رفتہ
رنگ ہے ... آنکھوں کے ... باندھا

(''اردو ... '' ... یوسف حسین خاں ، ص ۱۹۰ تا ۱۹۵)
(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ)

... رنگ کے ... میں یہ اشعار بھی ملاحظہ ہوں :

... کی ... کلیوں سے ہوا گلشن ... رنگین
... گلزار و ... سے نگہ روشن ہے ... رنگین
... میں ہے اک نوائے شوخیِ ہوا میں ہے اک صدائے ... میں
کسی کا ... ہے ... نگاہیں کہ ہیں در و دشت و ... رنگین

... لیں ... ، ... کے ... پر ...
... سے ... عشق ... ، شراب ہے روحِ ... رنگین

... کا ... ہے کہ ... ہے ... نور
... کا ... ہے کہ موجِ رنگ ہے ... رنگ
... کے ... ... کی ... کی ... نکہتوں
... آئے ... ... رنگ

آپ کا ... دامنِ کرواں رنگ ہے
... آنچلِ ... کہکشاں رنگ ہے
کیا تماشا ہے کہ نعموں پر ہے ... نور کا
کب تماشا ہے کہ نکہت ہر گلِ رنگیں رنگ ہے
... قبلہ ہے گویا ، ... اپنی ہے
آج ہر ... ... رنگ ہے

رنگ ہوتا ہے رخ آرائے ...
رنگ رہتا ہے ... گیرِ ...
گردشِ رنگ ... ...
لرزشِ رنگ ... ...

سبز رنگوں کی مہک آتی ہے
رخِ ... پہ چمک آتی ہے

4:01 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

"قفس" کا لفظ دونوں مصرعوں کی جان ہے اور معنی
مصرع اولیٰ میں یہ ہے کہ جگمگاتی ہوئی محفل ہو، شراب ہو،
سب کچھ ہو مگر رنگ نہ ہو، وہ محفل بیکیف ہو جس
سے مے کی مستی غائب ہو جائے۔ پھر فوراً ہی دوسرے
مصرع میں کہتے ہیں کہ ہو، ہر دانے جمے ہوئے

(جمعے صبح کا بعد طلسم)

دل سے ہر خیال کی تمام رنگینی اور رعنائی اور نکہت کا
لکھ سے کوئی معلوم ہوتا ہے جسے اصل میں ان میں سے کوئی
چیز بھی موجود نہیں۔ یہ محبوب کی نگاہ میں انتظار کی موج
ہے۔ محبت کی روشنی اور لہر ہے، اسی سے ہر خیال
ہو گئی ہے۔ بادہ، صراحی اور پیالے کا بھی یہی حال ہے۔
گئی ہے میں۔ لیکن جب وہ محبوب کا تصور کرتے
ہیں تو ایک طرف موجِ مے کا رنگ تھا دوسری طرف نشے کی
یہ تو ایسے شخص کا شعور ہوتا ہے کہ مستی اور رنگینی اس کی
کے ضمن سے ہی کے بعد بے محل کو رنگ و نکہت سے بھر
ا دیتا ہے۔ گاہ سے مستی کے تصورات و سمعہ اور رنگینی
مستی سے مربوط ہے۔ کیسے کیسے منظر آنکھوں کو نظر آتے ہیں
لب کی محفلیں ر میں معدوم ہوتی ہیں:

دیکھا کیے وہ مست نگاہوں سے بار بار
جب تک سبو اٹھے کئی دور ہو گئے

شبنم میں رنگِ گل، شراب میں بو
موجِ بادِ بہار ہیں دونوں

چو بہ حبیب نشینی و بادہ پیمائی
بیاد آر حریفانِ بادہ سا را

ہے یہ ساقی کی کرامت کہ نہیں جام کے پابند
اور پھر سب نے اسے بزم میں چلتے دیکھا

دوسرے شعر میں رنگ اور خوشبو کی رعنائی اور
بھی مبالغہ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ ان کی شعری
دھڑ شکستہ ہو کر پاؤں کی زنجیر ہو جاتی ہے اور
جس نے بادہ و نغمہ و سحر کے وارداتِ دل سے
رہی ہے۔

کلی کی زندگی اور موت نسیمِ سحر کے قبضۂ قدرت میں
جس موجِ صبا سے کلی کو شگفتگی اور رنگینی عطا ہوتی ہے وہی
ہو جائے تو کلی کی پتیوں کو پریشان بھی کر دیتی ہے اور
میں ڈال دیتی ہے۔ اسی لیے نسیمِ سحر
ہے اس میں عجز و غرور، محبت و بے نیازی
کی عشوہ گری ہوتی ہے اور نسیمِ سحر ان
رموزِ حسن سے آشنا ہونے کے بعد ہی ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ حال کا یہ تجربہ
وہ تو اپنے دل کو بھی نہیں سمجھ سکے تھے اور موجِ نسیمِ سحر کے
نام سے یاد کر رہے تھے اور یہاں ہو
سے

۱۔ سودا کہتے ہیں:

مرغانِ قفس کو پھولوں نے اے وائے بھلا سمجھے
آجڑ ہو گئے تو آ ہو سے مل بھی شاد ہیں ہم

۲۔ اکبر نے نسیمِ سحر اور شبنم کی علامتوں سے کام لے کر محبت
کہیں نہلا ہے۔ ایک غزل میں کہتے ہیں:

ہوائے شب بھی ہے عنبر افشاں، عروج بھی ہے ماہِ نو میں
نثار ہونے کی دو اجازت محل نہیں ہے نہیں نہیں کا

صبا بھی اس کی گلی سے آئی تو مجھ کو فوراً ہوا یہ محسوس
کوئی شگوفہ نہ یہ کھلائے، پیام لائی نہ ہو کہیں کا

4:01 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

سید عابد علی البدیع

عابد

ں کے معنوی تلازمے حسابات کے کئی مسئلے حل کرتے ہ
دوسرے مصرعے میں مسئلے کا بعد بھی بیان کیا ہے۔ یہ شعر بہ
معلوم ہوتا ہے جیسے مر۔ حکایت یا داستان ہے جس نے
گہری معنی بھی مفہوم رہے جبکہ یہ دونوں ہے صرف نو سطحی ہ
یعنی وہ بات یہ جس کی حیثیت ہی کچھ نہ ہو۔ یہ مفہوم ہوا کہ
میرے ہی ناکردہ گناہ کے عذاب ہی مجھے ملے تھے یہ جس
صبح ہی ہم سفر کی روح شگفتہ ہونے کے بعد تو آبرومندی کی
شاہراہ پر گامزن ہوں ہے اسی طرح ادھر موجِ عشق نے غنچۂ دل
کو شگفتہ کیا ادھر میں نے کام تمام ہو گیا۔

مندرجہ ذیل شعر کی زمزمی اور موسیقی کیفیتوں اور حسن
کاری پر غور کیجئے:

حسنِ مطلب میں مجھے فرق نہیں ایسا
سوز و تب و تاب وہی سوز و تب و تاب آخر

محبوب کی گوری گوری، محبوب کی کالی کالی
مجھنے کو ہے کافی سے سودائے محبت ہر

دامنِ گلشن ہے گر میں لیما گر ہوں
ہی سوزِ جگر ہے اور میری لیما کیا ہے

۔ راقم سطور کی عقیدت کے مطابق "لیما" اور "لیموں" کا مادہ ایک
ہی ہے۔ لیموں سے بھی دوسروں کے دلوں کو موم کرنے کا
کام لیا جاتا ہے اور لیما سے کر بھی دلوں کو مسخر کرنا مقصود
ہوتا ہے۔ لیموں کی بھی کوئی حقیقت نہیں، لیما کی بھی کوئی
حیثیت نہیں۔ محبت کی اس "لیما نوازی" نیچر کے معنی دونوں لیتا
ہے (دل کو مسخر کرنے کے معنی میں):

مائیر محبت بھی عجب محبت کا عمل ہے
سکتی ہے عمل بار بار چل جائے تو اچھا

آئی مجھے تدبیر کی گمراہیاں اس میں
ہ چھ اے ہمنشیں مجھ سے وہ چشمِ سرمہ سا نہ ہے

ونے ذبح کیا ہی — مگر ہوں نہ دیا میر
ہ حسن حنا کی یہ سر ہے وہ حنا پا ہے

ہ مبارک ہو مومنوں نے ہے
ہ بک رہی ہے فلسطان شہر میرے خلاف

ے ضمیر اپنا جب تک نہ مو بروں تک
آرہ کیسے ہے ہ زری ، ہ صاحب کشف

سورج ڈوبا ہے ہر رگ سے
دن کے سے ردائے نوری

عالم ہے حواس و مست کی
ہر شے نو نصیب نے حضوری

در ، بسر ، جادہ ، درے
سب ہیں فراقِ نا صبوری

شیریں ہے مجھے غمِ حدیثی
یہ حاک ہے محرمِ حدیثی

یہ لہ ساقی شیشہ دست پر چھلک مست
چمن زمانہ پہ ہوں رنگِ حسنِ رنگ است
بچشمِ عشق نگر نہ سراغِ و تیری
جہاں عجیب خرد سیمیا و نیرنگ است

4:01 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

۲۵۱

بن تیرہ خاندان کہ جہاں نام کردہ ای
فرسودہ پیکرے و صم خانۂ دل است

نمود غربوی دہ صم خانہ پا شکست
تاری بتان صنم خانۂ دل است

تو باین کمی نہ شاید مرا آستانہ دارم
بسوئے خانہ کرے خدائے خانہ دارم

بمید آں کہ روزے بشکار خوہی آمد
ز تمسر شہریاراں رہ تو نہ زہ

حسن من نہ تماشائے شہر بودہ است
بدوش مہ و بعوسِ کہکشاں بودہ است

نشیدی بادہ ناسر صحبت نگفتہ بے در بے
سوئے دیگراں افروختی چراغ بے در بے

من تو ز لب و لعب تمنا کردہ
رہ بر سعد حور صورت بریدہ بے در بے

۱۔ امیر خسرو کا شعر ہے۔

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف
بمید آں کہ روزے بشکار خواہی آمد

۲۔ فارسی کے اس مشہور شعر کا فیضی اقبال کے شعر نے صاف دکھائی دیتا ہے۔ فیضی نے یہ شعر بعینہٖ بھی کیا ہے۔

وفا آموختی ز ما بکار دیگراں کردی
بودی گوہرے ما نثار دیگراں کردی

۲۵۲

انداز کی صفاتِ جمالی :

[illegible] کی صفتِ جمالی کا بیان کیا ہے۔ یہ صفت دو ہیں :

(۱) ترنم (Melody)۔

(۲) [illegible] (Harmony)۔

اس مسئلے کا حل موسیقی اور شعر کے باہمی تعلق میں پوشیدہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ شیریں آوازوں کی تکرار کا ترنم سے جیسے کوئی سرگم یا سارے گا ما پا دھا نی یہ تسلسل دیا جائے تو [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] ترنم پیدا ہوتا ہے۔ [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible]

4:01 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

اس میں یہ شعر واقع ہوا ہے :

مست در بستر من فتد و رندان دانند
حالتِ مست کہ در بستر ہشیار افتد

صبح گر حال من عرصہ دہید بر شاہ
کارم از بیم بہ سوگند و بہ انکار فتد

حضرت علی رضاؑ کی تعریف میں جو قصیدہ ہے وہ ترنم میں اپنی نظیر آپ ہے :

بہ گردوں تیرہ ابرے بامداں برشد از خرپا
جواہر خیز و گوہر بیز و گوہر ریز و گوہر زا

اور ایک قصیدے نے یہ شعر سنیوالی ہیں :

کنوں در شستہ و ارغوں و بسمل در
چمن تکبیں ، سمن ترئیں ، زمیں آئیں ، زمن زیور

بہ صحن باغ و صرف راغ و بہر مرغزار و پائے جو
بہ لالہ و بہ گل کاہ و بہ جوئبار و بہ لب ساغر

ردو میں جوش کے ہاں ، جیسے حالیؔ کے ہاں اور علامہ اقبال کے ہاں تری کا رنگ ، لہر پیدا کرتا ہے اس شعر میں وہی حروف علت ، حروفِ صحیح جھومتے ہیں ۔ علامہ مرحوم کا ایک شعر یہ ہے :

سرور بخشی بہر میں ساقیِ حیرت و سر
سرور ، جگر سوز ، جگر سوز ، سینہ در

رہے تری سیہ کا سرمایہ صبر
آزادہ ، پر کشادہ ، پرزادہ ، گم سپہر

اسی طرح ان اشعار پر غور کیجیے کہ حروفِ علت یا حروفِ صحیح کی تکرار سے کس طرح نغمہ پیدا ہوتا ہے :

وہ مشرق کا ستارا ماہ پارہ عالم آرا تھی
وفا کے دیوتا نے دلبری کا روپ دھارا تھا

اس شعر میں الف کی تکرار او، رَا کی تکرار دیدنی اور شنیدنی ہے ۔

یہاں راقم السطور اپنا موقف واضح کر دینا چاہتا ہے کہ اس کے خیال میں حروفِ تہجی (اردو) کی ترتیب غلط ہے اور ان کی ترتیب یہ ہے :

شدہ ، تیور ، کومل

جب کسی مسئلے میں سے کوئی سُر گرے گا تو اسی ترتیب سے گرے گا اور اسی ترتیب سے ظاہر ہوگا ۔

ب	پ	ت	ٹ	ث
۲	۲	۲	۲	۲
شدہ	تیور	کومل	ات تیور	ات کومل

جب سُر گم ہوں گے تو اسی ترتیب سے گم ہوں ، مثلاً اگر کسی مسئلے میں تیور نہیں ہے تو ات کومل بھی نہیں ہوگا ۔ سُروں کے استعمال سے جہاں جڑھے ہوئے سُر مثلاً پ ، ٹ ، ث لگائے جاتے ہیں وہاں جذبہ کی شدت کا یوں مصوّر ہوتا ہے اور جہاں کومل سُر لگائے جاتے ہیں وہاں لطیف ، نفیس اور نازک جذبات کی ترجمانی مقصود ہوتی ہے ۔ دیکھیے س ش میں س شدہ اور ش تیور سُر واقع ہوا ہے

4:01 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS

ں ہے ں کی ، ور ہے ھے کا ت و ں کی ار سے ں کی
ھوت ا ھار ہوگا ۔

مصحفی ھو ں رھو ا ر ر ہے ، یکھیے ں ھو ھو یور
ا چڑھا ہوا ُسر ہے ، ُس رح مھ ک ہے :

شب وہ ں کھوں ں معل ش ر ی ے گئے
ے گئے ھوب ں ا ور اختر ھاری ے گئے

حواب و ھور صر و سکوں ک ر ے جیسا رہ
ے قرا ہے کو بسی ے قراری ے گئے

گر ہوا غرم سفر ، ں ا شحر ہ مصحفی
وقت شد ّکر مجھے ہی کناری ے گئے

ں شعر میں ں ا چڑھ ہوا ُسر ور ر ں لفظ ر ترکیب کا رنگ
پیدا کرتی ہے ۔ ہی طرح جناب فروری نے مسلسے میں یعنی معنی کی
مختلف سطحیں اور ہیں ترتیب کرے ۔ مسلسے میں غلط سے ہی
مگر پہلے ہاں ں کا تصور نہ ہے ۔ یہ شعر ملاحظہ فرمائیے :

مسلہ مسلات ہے ں ں ں شط ایک ہے
خانۂ عدی مگر سایر صد نے اب ھ

ں جلوہ عرض کرے ے حسن لب رنگ
آئینۂ خیال میں ھوںکا کرے لوئی

---

۱ ۔ یہ ہوہ بیج ور معنی خیز شعر ہے ۔ ر شخص ہے ں میں ایک
تمثالِ خیال ، ایک معیاری پیکر حسن سے بھرا ہے ۔ ں کار کو
ہی کی جستجو ہے تاب رکھتی ہے اور جب کہیں اس تمثالِ خیال
کا کوئی پہلو نظر آجاتا ہے تو ں کار بے تاب ہو جاتا ہے ۔ یہ
(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

دل شکستہ سے نمی ہے مایوس ہ رب لب تک
آب گیہ لوہ ہر حرص گراں جاں گرے

روشنی ہنسی ہے عشقِ ھر ویراں سار سے
ھحص ے منع ہے گر ں خرمن میں ہیں

تمنا ر ے ھو نیہ ں ں
مجھے ں نہا ے وہ دیکھیے ہیں
نہا ر فیروں ہ ہم بھیس عجب
تمنائے ہیں کرم دیکھیے ہیں

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ)

تمثالِ خیال وہ تصور ہے ھو ں کار ے ھیں سے لے کر آخر
طوعت تک اپنے ذہن میں ایک معیار کی طرح قائم رکھتا تھا ۔ اس
میں لب کسی کے ہوتے ہیں ، آنکھیں کسی کی ، باتیں کرنے کی ادا کسی
کی ۔ یہ ر لب تمثالِ خیال یہ معیاری پیکر خیال زندگی میں نہیں
ملتا اور اس کی جستجو میں ں کر اپنے ہنرمند نغموں سے کام لیتا
ہے ۔ اقبال نے ایک اور صفحہ پر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے ۔

مرے نغمہ میں ہے اک نغمہ جبرئیل آنبوب
سنبھال کر جسے رکھا ہے لامکاں کے لیے

ں زمین میں سیمہ کے یہ شعر بھی شیدی ہیں ۔

سنے ہی محبت کے سنج ہیں ہر کچھ کچھ
بڑھا بھی دیے تھا ہم زیب داماں کے لیے

نہ حاکیوں سے تعلق نہ قسمتوں سے ربط
نہ ہم زمیں کے لیے ہیں ، نہ آسماں کے لیے

4:02 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک تیز رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہ رو کو میں

پھر دے ہوتی میں رہوں گا رہ کوئے دار
حد و گزرہ ایک دن یہی حد تو ہو میں

ہے آدمی بجائے خود اک محشرِ خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

ہے موت فرصتِ ہستی کا غم کوئی
عمرِ عزیز صرفِ عبادت ہی کیوں نہ ہو

جاں کا یہ شعر بھی اس سلسلے میں بہت پھبتا ہے :

دی ہے رہ بے نیازی کی تلقین نہ پوچھ
ایسے الجھاؤ ترے کاکلِ پیچاں میں نہیں

اور یہی کہتا ہے :

ہے تنگ ظرفِ حوصلہ اہلِ بزم ساقی
ساقی سے جام بھر کے پلایا نہ جائے گا

روٹھیں نہ اب بات پہ کیوں ، جیتے ہیں وہ
ہم وہ نہیں کہ ہم کو منایا نہ جائے گا

حسرت نے "نکاتِ سخن" میں کچھ شعر دیے ہیں کہ خیال آفرینی کے سلسلے میں انہی نظیر آپ ہیں :

ڈھلا ہے رنگ لیکن روپ ہے رخسارِ جاناں پر
ابھی باقی ہے کچھ کچھ دھوپ دیوارِ گلستاں پر

کہاں گلوں کے وہ تختے وہ لالہ زار کہاں
بہار تو ہے مگر اب وہ کی بہار کہاں ؟

رو ہر ایک سیر تماشا ٹھہر گئی
ٹھہرے وہ جس جگہ وہیں میلا ٹھہر گیا

غریب کی صبح میں ابھی نہیں ہے وہ روشنی
جو روسی نہ شامِ سودِ وطن میں تھی

کو ابر گھرا ہوا کھڑا ہے
سو بھی تلا ہوا کھڑا ہے

ہے موسمِ گل ، چمن میں ہر نخل
پھولوں سے لدا ہوا کھڑا ہے

صحرا تری عجمہ دہنی کو نہیں جانے
ہنستے ہیں مگر تیری ہنسی کو نہیں جانے

کافر عشق ہو گئے آخر
ان بتوں کا کہا کیے ہی بنی

رات ساقی بغیر تھام کے دل
رہر کا گھونٹ پی لیے ہی بنی

وہ تپِ عشق تھا ہے کہ پھر صورتِ شمع
شعلہ تا لبضِ جگر ریشہ دوانی مانگے

4:02 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta

۳۵۹

حالہ ویراں ساری حیرت تماشا کیجیے
صورتِ نقشِ قدم ہوں رفتہ رفتار دوست

سائے کی طرح ساتھ پھریں سرو و صنوبر
تو اس قد دل کش سے جو گلزار میں آئے

رکھتے ہو تم قدم مری آنکھوں سے کیوں دریغ
رتبے میں مہر و ماہ سے کمتر نہیں ہوں میں

شعلہ : عشاق سے نگاہ نہ رکھیو دریغ تم
پیتے ہیں لوگ خونِ جگر تک نظر سے فیض

رگ دہلوی :
کتنے رہرو ملے کہ راہ میں ہے
کارواں کارواں غبار ہنوز

آتش : سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجرِ سایہ دار راہ میں ہے

نہ تدرقہ ہے ، نہ کوئی رفیق ساتھ اپنے
فقط عنایتِ پروردگار راہ میں ہے

کہیں تو جام دھرا ہے کسی طرف ساغر
کدھر جھکائے سر اپنا سمجھ نہ مار کرے

۳۶۰

تمام بے جی میں ہے کہ نقد سے شیخ کی
اب کے ہو میں نماز کروں ، بے وضو کروں

محفلِ وعظ تو تا دیر رہے گی قائم
رند ہے میخانہ ابھی پی کے چلے آتے ہیں

حلقے میں قمروں کے [illegible] کر
تحقیق تمام ہو گئی ہے

قبل کے ساتھ خیال فروری کے سلسلے میں غالب کا خیال مرور آتا ہے ، اگرچہ وہ بھی مدعی ہے کہ :

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے
جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آئے

پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ پروفیسر یوسف حسین خاں کے خیال میں ہر لفظ میں ایک جوہری توانائی موجود ہوتی ہے جس کی رنگا رنگی اور سب ذکی شعر کو روشن اور درخشاں کر دیتی ہے غالب کے ہاں بھی الفاظ ایسی ترتیب ، موزونیت اور سلیقے سے استعمال ہوئے ہیں کہ خیال افروزی کی پراسرار صفت پیدا ہو جاتی ہے ۔ مثال کے طور پر وہ ایک مشہور غزل میں کہتا ہے :

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انہیں کچھ نہ کہو
جو مے و نغمہ کو اندوہ ربا کہتے ہیں

عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ شراب پینے سے یک گونہ کی کیفیت اور ایک نشاط کی صورت ظاہر ہوتی ہے ۔ یہی موسیقی کے متعلق تصور کیا جاتا ہے ۔ سب یہ ہے ۔ کہ عام ذہنوں میں موسیقی کسی

4:02 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS
سید عابد علی البدیع
عابد

خوش شکل مغنیہ کی ادا کاری سے مربوط ہوتی ہے اور وہ یہ جان بھی نہیں سکتے کے موسیقی میں ایسی ایسی لطیف ، غم انگیز اور پُر سوز کیفیات موجود ہیں جن کا ذکر بھی ان لوگوں کو حیرت انگیز معلوم ہوتا ہوگا ۔ اسی طرح عام لوگ شراب کو ، محض زندگی سے فرار کا ایک ذریعہ تصور کرتے ہیں اور ان کے ذہن میں شراب پینے والے کی یہ تصویر ہوتی ہے کہ پی رہا ہے اور جھوم رہا ہے ۔ ان لوگوں کو کیا معلوم کہ فن کار شراب کی کیفیت سے اور نغمے کی صورت سے ایسے ایسے حیرت انگیز کوائف سے متکیف ہوتے ہیں کہ ان کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا ۔ فن کار تو فن لطف کو زندگی کا خلاصہ اور اس کی آخری قدر سمجھتا ہے، اور جیسا کہ شوپنہار نے لکھا ہے، اس کے ہاں فن لطیف کا اثر محض فرار کی کیفیت نہیں اختیار کرتا بلکہ وہ زندگی کے ایسے دقایق و رموز پر مطلع ہوتا ہے جن کی حیرت انگیزی اور دل آویزی خود اُس کے لیے ایک عجیب چیز ہوتی ہے ۔

غالب تو خود کہتا ہے :

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
یک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیے

یہ بے خودی دراصل فن کار کی یہ کاوش ہے کہ وہ زندگی کے روزانہ مشاغل کی اکتا دینے والی صورت سے نجات پا جائے اور ایک ایسی کیفیت حاصل کرے جو تمام لطیف کیفیات کا خلاصہ ہو۔ سماع میں ، صوفیہ کے پان بعض اشعار پر جس طرح انھوں نے وجد کیا ہے بلکہ جان دے دی ہے ، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیقی محض انبساط کے حصول کا ذریعہ ہی نہیں ہے بلکہ ایسی کیفیات کے حصول کا وسیلہ بھی ہے جو عام لوگوں کو بہت کم نصیب ہوتی ہیں ۔ موسیقی کے ماہر بعض اوقات یہ تصور کرتے

ہیں گویا خود راگ یا راگنی کسی صورت خاص میں مجسم ہوکر ان کے سامنے موجود ہے ۔ پنڈت دیاشنکر نسیم کہتا ہے :

وہ ناچنے کیا کھڑی ہوتی تھی
خود راگنی آ کھڑی ہوتی تھی

فن کار کا تعلق دوسرے فنونِ لطیفہ سے کتنا گہرا اور کتنا پراسرار ہوتا ہے اس کا اندازہ اسی سے لگا لیجیے کہ غالب خود اپنی نفسی کیفیات کو بیان کرتے وقت موسیقی ہی سے کیفیات مستعار لیتا ہے اور خود کہتا ہے :

پُر ہوں میں شکوے سے یوں راگ سے جیسے باجا
اک ذرا چھیڑیے پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے

بات یہ ہے کہ فن کار فنون لطیفہ کے متعلق جو نظریات رکھتے ہیں وہ عام لوگوں کے تصورات و افکار سے بالکل مختلف ہوتے ہیں ۔ خود غالب جب کسی معیاری مغنی کی جستجو میں نکلتا ہے تو کہتا ہے :

ڈھونڈے ہے اس مغنّی آتش نفس کو جی
جس کی صدا ہو جلوۂ برقِ فنا مجھے

غالب نے یہ کہہ کر کہ :

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انھیں کچھ نہ کہو
جو مے و نغمہ کو اندوہ ربا کہتے ہیں

ایک خاص کیفیت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ فن کار ، فنون لطیفہ کو عام لوگوں کی نظر سے نہیں دیکھتا ۔ وہ اپنی مشہور مثنوی ''مغنی نامہ'' میں ، نغمے کی بعض کیفیات کا ذکر کرتا ہے جن سے عام لوگ متکیف نہیں ہوتے ۔ یہ شعر شنیدنی ہیں اور غالب کے

4:02 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS | سید عابد علی البدیع عابد

اردو شعر کی تفسیر :

مغنی نامہ : مغنی دگر زخمہ بر تار زن
گل از نغمۂ تر بہ دستار زن

بہ پردازش آں گل افشاں نوای
نگویم غمَ از دل دل از من رہای

دل از خویش بردار و بر ساز نہ
ہم از خویش گوشے بر آواز نہ

ساقی نامہ :

بیا ساقی آئینِ جم تازہ کن
طرازِ بساطِ کرم تازہ کن

بہ پرویز از مے درودے فرست
بہ بہرام از نے سرودے فرست

بہ دورِ پیاپے بہ پیمانۂ مے
بہ شورِ دمادم بہ فرمانۂ نے

نشاں ہائے رازِ خیالِ خودیم
نوا ہائے سازِ خیالِ خودیم

خوشت باد غالب بہ ساز آمدن
نوا سنجِ قانونِ راز آمدن

کہ چوں سینہ کم تر دہد بانگ خوں
بہ نشتر گشای رگِ ارغنوں

یہ جو سینہ خون کم دیتا ہے اور آواز خون کم آتی ہے تو اس کو نشتر سے کشادہ کرنا چاہیے ۔ یہ معیار اور یہ تصور موسیقی کا عرفی کے اس مشہور شعر کی یاد دلاتا ہے :

نوا را تلخ تر می زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی
حدی را تلخ تر می خواں چو محمل را گراں بینی

اور فنونِ لطیفہ کے اسی تصور سے متاثر ہوکر اقبال نے غالباً عرفی کے متعلق کہا تھا :

محل ایسا کیا تعمیر عرفی کے تخیل نے
تصدق جس پہ حیرت خانۂ سینا و فارابی

خیال افروزی کے سلسلے میں ایک بات اور ملحوظِ خاطر رہنی چاہیے کہ غالب بعض اوقات اس کیفیت خاص سے متاثر ہوتے ہیں جسے باڈلیئر اختلال حواس یا امتزاجِ حواس کہتا ہے ۔ یہ وہ منزل ہے جہاں نکہت نغمہ بن کر ، نغمہ کیف بن کر اور رنگ بو بن کر ظاہر ہوتا ہے ۔ غالب اس کیفیت سے بھی متکیف ہوا ہے اور اس سلسلے میں اس کے شعر اپنے رنگ میں بے نظیر ہیں ۔ وہ کہتا ہے :

نشہ ہا شاداب رنگ و ساز ہا مستِ طرب
شیشۂ مے سرو سبز جوئبارِ نغمہ ہے

ہم نشیں مت کہہ کہ برہم کر نہ بزمِ عیش دوست
واں تو میرے نامے کو بھی اعتبارِ نغمہ ہے

---

۱ - آج کل کا یہ شعر بھی سن لیجیے :

ساز کی آواز پر دھوکا ہے موجِ رنگ کا
پھول کی رنگینیوں پر اعتبارِ نغمہ ہے

4:02 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS | سید عابد علی البدیع عابد

اسی طرح میر انیس نے چڑھے ہوئے 'سر' استعمال کر کے تلوار کی چاٹ بھرت دکھائی ہے :

نیا کیا چمک دکھاتی تھی سر کاٹ کاٹ کے
لتی تھی کیا تنوں سے زمیں پاٹ پاٹ کے

پانی جو تھی بہے ہوئے وہ گھاٹ گھاٹ کے
دم اور بڑھ گیا تھا لہو چاٹ چاٹ کے

ان اشعار میں بھی چڑھے ہوئے 'سر' یا تیور 'سر' یعنی چ کے مقابلے میں چ کی بہار دیکھیے ۔ اسی طرح ت کے مقابلے میں ٹ چڑھا ہوا 'سر' ہے اس لیے جذبے کی شدت کا اظہار کرتا ہے :

بہار آئی ، اک دھوم سی مچ گئی
عروسِ چمن رنگ میں رچ گئی

شگوفے لگے شاخ پر پھوٹنے
عنادل کے جھکے لگے جھوٹنے

ترنم کے متعلق تو واضح ہو گیا کہ جذبے کی نوعیت کے مطابق حروفِ علت یا حروفِ صحیح کی تکرار سے پیدا ہوتا ہے ۔

نغمہ :

نغمہ ، البتہ زیادہ پیچیدہ کیفیت ہے ۔ اس میں حروفِ علت اور حروفِ صحیح اس طرح ممزوج ہوتے ہیں گویا ایک خاص کیفیت کا شعور ہوتا ہے ۔ یہی کیفیت نغمہ کی ہے ۔ جہاں حروفِ علت اور حروفِ صحیح اس طرح امتزاج سے استعمال کیے جائیں گے کہ ان میں ایک خاص ترتیب اور ہم آہنگی نظر آئے گی ، نغمہ پیدا ہوگا ۔ ان اشعار پر غور کیجیے ۔ خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ حروفِ علت اور حروفِ

صحیح کے فن کارانہ امتزاج سے ایک خاص لے پیدا کی گئی ہے ۔ اسی کو نغمہ یا Harmony کہتے ہیں ۔

جوش کی یہ نظم نغمے کی بہت اچھی مثال ہے :

خزاں کے جور سے ہرچند خوار ہیں ہم لوگ
مگر امانتِ فصلِ بہار ہیں ہم لوگ

جلال جھو نہیں سکتا ہے باد و باراں کا
وہ دستِ غیب کے نقش و نگار ہیں ہم لوگ

چمن میں سنتے ہیں ہر صبح نغمۂ الہام
امینِ زمزمۂ شاخسار ہیں ہم لوگ

حیات کی ابدی رات کے اندھیرے میں
چراغِ عابدِ شب زندہ دار ہیں ہم لوگ

بجھے پڑے ہیں زمانے کے ہاتھ سے ہرچند
مگر پیمبرِ برق و شرار ہیں ہم لوگ

اسی طرح جوش کے ان اشعار پر غور کیجیے کہ حروفِ علت اور حروفِ صحیح کے امتزاج سے کیسا نغمہ پیدا کیا گیا ہے :

ہم کو یہ مرحمت نہ کی ہوتی
داورا ! زندگی نہ دی ہوتی

اور اگر ناگزیر تھی ہستی
تو حقیقی و سرمدی ہوتی

کاش اپنے خمیر میں یا رب
خونے تسلیم و بندگی ہوتی

4:02 PM
سید عابد علی عابد | ریختہ
https://www.rekhta.org/ebooks/al-badee-syed-aabid-ali-aabid-ebooks/?lang=ur
rekhta BOOKS | البدیع سید عابد علی عابد

علامہ اقبال کے ہاں بھی نغمے کا شعور بہت فن کارانہ ہے ۔ مثلاً :

غم زندگی ، سم زندگی ، دم زندگی ، رم زندگی
سم غم نہ کھا ، غم رم نہ کر کہ یہی ہے شانِ قلندری

گلہ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کبھی بت کدے میں کروں بیاں تو کہیں صنم بھی ہری ہری

نئی نسل نے بھی اپنے اشعار کے اندرونی آہنگ سے ایک وزن اور ایک نغمہ پیدا کیا ہے ۔ اس لیے اس مرحلے پر ترنم اور نغمے کے مسائل بہت متنازعہ فیہ ہیں کہ نئی نسل کے آہنگ اور وزن کو سمجھنے کے بعد ہی ہم دراصل ترنم اور نغمے کے صحیح معانی متعین کر سکتے ہیں ۔ اب تک جو سمجھ میں آئے تھے ان کا میں ذکر کر چکا ۔

★ ★ ★

مجلسِ ترقیِ ادب کی چند مطبوعات

نمبر شمار		قیمت
۱	**قائدِ اعظم اور آزادی کی تحریک :** از پروفیسر جولائی کامران	۲۰/۰۰
۲	**تاریخِ ادبِ اردو :** از ڈاکٹر جمیل جالبی ، جلد اول . .	۷۵/۰۰
۳	**تاریخِ ادبِ اردو :** ،، ،، ،، ،، جلد دوم . .	۱۲۰/۰۰
۴	**اکبر الہ آبادی :** از ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا . . .	۵۰/۰۰
۵	**حلقۂ اربابِ ذوق :** از یونس جاوید	۳۵/۰۰
۶	**زبان اور شاعری :** از محمد ہادی حسین	۱۵/۰۰
۷	**یورپ میں اردو کے مراکز :** از ڈاکٹر سید سلطان محمود حسین	۱۰/۰۰
۸	**فلسفۂ حسن :** از ڈاکٹر نصیر احمد ناصر . . .	۷۰/۰۰
۹	**پیرس کا کرب :** (بودلیئر کی نظموں کا ترجمہ) از ڈاکٹر لئیق بابری	۲۰/۰۰
۱۰	**دیوانِ میر مہدی مجروح :** مرتبہ ریاض احمد .	۲۷/۰۰
۱۱	**مکارم الاخلاق :** از مولوی ذکاء اللہ دہلوی مرتبہ احمد رضا	۱۶/۵۰
۱۲	**محاسن الاخلاق :** از مولوی ذکاء اللہ دہلوی مرتبہ احمد رضا	۲۵/۰۰
۱۳	**تہذیب الاخلاق :** از مولوی ذکاء اللہ دہلوی مرتبہ احمد رضا	۳۰/۰۰

مجلس ترقی ادب ، کلب روڈ ، لاہور